◆

فرانس کی فضائیہ کا وہ طیارہ تنزانیہ کی حدود میں داخل ہو گیا تھا جو انہیں دارالسلام لے جا رہا تھا۔ لیکن وہ اس سے قطعی لاعلم تھے کہ ان کے پانچ ساتھی راستے ہی میں پیراشوٹ کے ذریعے طیارے سے چھلانگ لگا دیں گے۔ خود ان کا تعلق فوج کے مختلف شعبوں سے تھا۔ مگر وہ پانچوں کے لئے قطعی اجنبی تھے۔ انداز سے فوجی نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ان کا تعلق مشرق وسطیٰ لئے فرانس کے محکمہ کار خاص "ایس ڈی سی ای" سے تھا۔ لیکن یہ پانچوں وسطی افریقہ سے امور کے اسپیشلسٹ بھی تسلیم کئے جاتے تھے۔

ان پانچوں کے علاوہ دوسرے لوگ اس کانفرنس میں شرکت کرنے جا رہے تھے وہ طاقتوں کے نمائندوں اور مختلف قسم کے ماہرین پر مشتمل تھی۔ ایس ڈی سی ای کے سربراہ اپنے محکمے کی آر فائیو برانچ کے ان پانچ ممبروں کو اس لئے بھیجا تھا کہ وہ دوسروں سے الگ حالات کا جائزہ لیں جن کے لئے بڑی طاقتوں نے مختلف ممالک کی وہ کانفرنس دارالسلام میں کرنے کی اسکیم بنائی تھی۔

اور یہ پانچوں بھی آپس میں ایک دوسرے کے لئے اجنبی تھے۔ مشرق وسطیٰ ممالک سے کھڑے کھاٹ پیرس میں طلب کئے گئے تھے اور ایس ڈی سی ای کے سربراہ راست ان سے گفتگو کی تھی۔ غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ سربراہ نے بہ نفس نفیس ممبروں کو کسی سلسلے میں ہدایات دی ہوں....

ریتا شام سے آئی تھی۔ سارہ عراق سے طلب کی گئی تھی۔

شیپرو اردن سے آیا تھا اور فارگو اسرائیل سے۔ لبنان سے گیسپر آیا تھا اور اس ٹیم

ے سپرد کی گئی تھی۔ اس کی آنکھیں بڑی جاندار تھیں اور چہرے کی بناوٹ بھی بڑی دلکش ویسے انداز میں خاصا مردانہ پن پایا جاتا تھا۔ سارہ دراز قد اور کسی قدر فربہ اندام تھی.... آنکھیں نیم وا رہتی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کچھ ہی دیر پہلے سو کر اٹھی ہو...... مسکراہٹ فکرمندی جھلکتی تھی...... دوسروں کی باتیں خاموشی سے سنتی رہنے کی عادی معلوم ہوتی تینوں مرد طاقتور اور سخت گیر لگتے تھے۔ ان کی ظاہری حالت کسی نمایاں خصوصیت کی کتی تھی۔ بس عام سے آدمی لگتے تھے۔ شیپرو کسی قدر بذلہ سنج بھی تھا.....

بج کر پانچ منٹ پر ریتا نے اپنے ساتھیوں کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کیبن کی طرف بڑھ انہیں پیراشوٹرز کا لباس پہننا تھا۔

کیبن میں پہنچ کر وہ بولی۔ "ٹھیک چھ بج کر ستاون منٹ پر ہمیں باہر ہو جانا چاہئے.... انسٹرکشن کے مطابق...."

کی رفتار کے مطابق ہمارے درمیان میلوں کا فاصلہ ہو جائے گا۔" گیسپر نے کہا۔

کے بعد دیگرے نہیں بلکہ بیک وقت باہر ہوں گے۔" ریتا نے کہا۔

کس طرح ممکن ہو گا۔" شیپرو نے حیرت سے کہا۔

بتاؤں گی۔" ریتا بولی۔ "اسی کو ممکن بنانے کے لئے ہم اس خصوصی ساخت والے میں سفر کر رہے ہیں۔ ہمارے درمیان صرف اتنا ہی فاصلہ ہو گا کہ...... پیراشوٹ ایک سے الجھنے نہ پائیں۔ بس اب جلدی سے لباس پہن لو!"

انہوں نے بڑی تیزی سے پیراشوٹرز کے لباس پہنے۔ اس کے بعد ریتا نے اس بنچ کی کیا جو کیبن میں پڑی ہوئی تھی۔

اس بنچ پر بیٹھ جائیں گے اور حفاظتی پیٹیاں کس لیں گے۔"

حفاظتی پیٹیاں کہاں ہیں؟" سارہ نے حیرت سے کہا۔

کے نیچے لٹک رہی ہیں۔ عقب سے ہمارے شانوں پر آئیں گی اور سینے پر کراس بناتی نیچے چلی جائیں گی۔"

بنچ ہمارے پیچھے سے نکلنے نہ پائے۔" شیپرو ہنس کر بولا۔

صورت میں پیراشوٹ ضرور آپس میں الجھیں گے۔" سارہ بولی۔

فکر نہ کرو۔ پیراشوٹ کھلنے سے قبل ہی ہم ان پیٹیوں سے آزاد ہو جائیں گے اور پھر یہ ہمیں اتنے فاصلوں پر اچھال دے گی کہ پیراشوٹ آپس میں نہ الجھنے پائیں۔"

"میرے لئے بالکل نئی چیز ہے۔" کیمپر نے کہا۔

"پتہ نہیں اور کتنی ہی ایسی حیرت انگیز ایجادات سے ہمارا سابقہ نہیں پڑے گا۔" ریتا نے کہا۔

"بہرحال اب ہمیں بیٹھ جانا چاہیے۔ تم یہاں بیٹھو۔ تم یہاں اور تم یہاں..... تم ادھر.....!"

انہیں بٹھا دینے کے بعد خود بائیں سرے پر بیٹھ گئی اور حفاظتی پیٹیاں کسی جانے لگیں۔

ٹھیک چھ بج کر دس منٹ پر ریتا نے کیبن کی دیوار پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا تھا۔ لوگوں سمیت فرش میں دھنستی چلی گئی۔ اور پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ کھلی فضا میں تھے۔ طیارہ ان کے اوپر گزر گیا تھا۔

ادھر حفاظتی پیٹیاں خود بخود کھلیں اور زبردست جھٹکے کے ساتھ وہ ادھر ادھر بکھر کر تیزی سے نیچے جانے لگے۔ پیراشوٹ کھلتے ہی پھر جھٹکے لگے۔

انہوں نے دیکھا کہ ان پانچوں کے علاوہ کوئی اور چیز بھی پیراشوٹ کے ذریعے نیچے جا رہی ہے۔ یہ ان کے لئے حیرت انگیز اور نیا تجربہ تھا..... مخصوص فاصلوں سے وہ زمین پر اترے۔ چھٹا پیراشوٹ وہ بڑا اور لمبا صندوق نیچے لایا تھا جس میں ان کا ضروری سامان اور اسلحہ تھا۔ انہوں نے خود کو بڑی بڑی چٹانوں سے گھرے ہوئے سطح زمین کے ایک ٹکڑے پر پایا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگے..... اگر یہ سارا عمل کمپیوٹر کی ہدایت کے مطابق نہ ہوتا تو شاید وہ چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو چکے ہوتے۔ خاصی دیر تک وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے چاروں طرف دیکھتے رہے پھر ریتا نے کہا۔ "پیراشوٹ لپیٹو..... اور یہیں انتظار کرو۔"

"انتظار۔! کس کا انتظار؟" سارہ چونک کر بولی۔

"چیتوں اور تیندووں کا.....!" شیپرو ہنس کر بولا۔

سارہ نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لئے شانے سکوڑے اور ریتا کی طرف دیکھنے لگی۔

"کچھ لوگ اور آکر ہم سے یہیں ملیں گے۔" ریتا نے کہا۔

"موسیو ایم کی دکھائی ہوئی تصاویر میری سمجھ میں تو آئی نہیں۔" کیمپر بولا۔

"کیا تم بھی زیرولینڈ کے ایجنٹوں سے ٹکرائے ہو؟" ریتا نے پوچھا۔

"نہیں..... صرف نام سنتا رہا ہوں۔"

"اسی لئے تم ان تصاویر پر یقین نہیں کر سکو گے۔"

"میں اس دھاریدار آدمی کو جلد از جلد دیکھنا چاہتی ہوں۔" سارہ نے کہا۔

ریتا کچھ نہ بولی وہ پر تشویش نظروں سے چاروں طرف دیکھے جا رہی تھی دفعتاً فارگو نے کہا "ہمیں جلد از جلد چھولداریاں نصب کر لینی چاہئیں۔"

"میں تم سے متفق نہیں ہوں۔" ریتا بولی۔ "بہتر یہی ہو گا کہ ہم ان چٹانوں میں کہیں کوئی جگہ تلاش کریں جہاں سے دیکھے نہ جا سکیں۔"

"ٹھیک ہے۔!" شیپرو بولا۔ "یہاں کھلے میں چھولداریاں نصب کرنا مناسب نہ ہو گا اور پھر ابھی تو نہیں جانتے کہ ہیں کہاں۔"

"اسی لئے کوئی غار ہی مل جائے تو اچھا ہے۔" ریتا کچھ سوچتی ہوئی بولی۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو..... ہم دیکھتے ہیں۔" شیپرو بولا۔

وہ سامنے والی چٹانوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ریتا بہت زیادہ متفکر نظر آ رہی تھی۔ اس نے چرمی تھیلے سے چمکدار ستاروں کی ایک جھالر سی نکالی اور اسے دائرے کی شکل میں زمین پر کلائی سے گھڑی کھول کر جھالروں والے دائرے کے وسط میں رکھ دی۔ گھڑی کے ڈائیل سوئیوں کی بجائے گول گول نقطے بنے ہوئے تھے۔ سارہ بھی اسی کے قریب آ بیٹھی اور جھک گھڑی کے ڈائیل کو دیکھنے لگی جس کے دو نقطے بیک روشن ہو گئے تھے۔ ریتا نے اس دیکھا جدھر اس کے ساتھی گئے تھے۔ ڈائیل پر ٹھیک اسی طرف کا نقطہ روشن ہوا تھا اور یہ کے ہونے والا نقطہ تھا۔

ادھر بھی کسی کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔" سارہ نے دوسرے روشن نقطے کی طرف یہ تین کے ہندسے کی جگہ پر تھا۔

"ہاں ہے تو۔ ہوشیار رہو۔" ریتا نے کہا اور سارہ نے اپنے تھیلے سے مشین پسٹل نکال لیا جو پچاس فائر کر سکتا تھا۔

* * *

تک اس طرح چلتے رہیں گے یور مجسٹی۔" جیمسن نے عمران سے کہا۔

"میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے۔" عمران بڑی معصومیت سے بولا۔

وہ ایک جیپ میں سفر کر رہے تھے جس کی باڈی پر دونوں اطراف "محکمہ ارضیاتی تحقیق" تحریر تھا۔ جوزف ڈرائیو کر رہا تھا۔ جیمسن اس کے برابر بیٹھا ہوا تھا اور عمران پچھلی سیٹ پر تھا۔ جوزف اور جیمسن بدستور پچھلے میک اپ میں تھے یعنی جوزف کے چہرے پر داڑھی تھی اور جیمسن بھی ٹیگر وہی بنا ہوا تھا لیکن داڑھی اور مونچھیں غائب تھیں۔ اور عمران نے تو میک اپ ہی چھوڑ دیا تھا۔ وہی حماقت انگیز سی شکل اور وہی اوٹ پٹانگ باتیں۔ جوزف اور جیمسن کو علم نہیں تھا کہ اب وہ کس چکر میں ہے اور اس کے لئے کون سا طریق کار اختیار کر رہا ہے۔

"جب آپ کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے تو ہمیں رک جائیے۔"

"اس سے کیا ہوگا؟"

"ہو سکتا ہے کہ فرشتے ہماری تلاش میں ہوں.....!"

"اچھا تو پھر رک جاؤ.....!" عمران نے بیچارگی سے کہا۔

"کیا واقعی باس۔" جوزف نے بے حد خوشی ظاہر کرتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں ہاں۔ فرشتوں کا معاملہ ہے.....!"

"اچھا تو تم فرشتوں کا انتظار کرو اور میں تھوڑا سا گناہ کر ڈالوں۔"

"کیوں بکواس کر رہا ہے۔"

"بس یہ تنہائی بوتل پاس اور بدن ٹوٹ رہا ہے۔" جوزف نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔ اس نے سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک سربند بوتل نکالی تھی اور اسے کھول کر لمبے لمبے گھونٹ لینے لگا تھا۔

"کسی دن حلق میں پھندا لگ گیا تو مزہ آ جائے گا۔" جیمسن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"نہ جانے وہ دن کب آئے گا مسٹر.....بہت عرصے سے منتظر ہوں۔"

"ارے مرنا ہی چاہتا ہے تو مجھ سے کیوں نہیں کہتا۔" عمران بول پڑا۔ اس پر جوزف نے آنکھ مار کر مسکرایا تھا۔ جب سے اس نے تنزانیہ میں قدم رکھا تھا۔ بے حد خوش مزاج ہو گیا تھا۔ جیمسن تو بعض اوقات متحیر رہ جاتا۔ اسے یقین ہی نہیں آتا تھا کہ یہ وہی جوزف ہے۔ کبھی کبھی اسے اپنے عشق کی داستانیں بھی سنانے لگا تھا۔ لیکن عمران کی موجودگی میں محتاط رہتا تھا۔

عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے سیٹ پر پھیلا کر بغور دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھائے بغیر بولا۔ "چوتھائی سے ایک گھونٹ زیادہ نہیں ورنہ گردن توڑ دوں گا۔"

"ہو چکی باس۔" جوزف گڑبڑا کر بولا۔ "تو بڑھوں آگے۔"

"جلدی کر.....!"

انجن دوبارہ اسٹارٹ ہوا اور گاڑی آگے بڑھ گئی.....جیپ ایک کچے راستے پر جا رہی تھی جس کے دونوں طرف اونچی اونچی جھاڑیوں کے سلسلے تھے۔

"جیمسن.....!" عمران کچھ دیر بعد بولا۔

"یس یور ہائینس.....!"

"تم پچھلی رات سوتے میں رو رہے تھے۔"

"ہاں شاید۔ لیکن مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ خواب میں کیا دیکھا تھا۔"

"اپنی شادی ہوتے دیکھی ہو گی۔" جوزف نے کہا۔

"ابے اوئے۔" عمران غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں آنے کے بعد سے تو بہت زیادہ بولنے لگا ہے۔ اس سے پہلے تو دوسروں کی باتوں میں دخل اندازی نہیں کرتا تھا۔"

"آئی ایم سوری باس۔" جوزف یک بیک سنجیدہ ہو گیا۔

"کی گراو کا میدان ادھر کس جانب پڑے گا۔"

"اگر ادھر جانا تھا تو ہم غلط راستے پر نکل آئے ہیں۔" جوزف طویل سانس لے کر بولا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا۔"

"کس طرح بتاتا باس۔ تم تو بس نقشے ہی دیکھتے رہتے ہو۔ مجھ سے کچھ نہیں پوچھتے۔"

"اب پوچھ رہا ہوں۔"

"تین میل پیچھے جانا پڑے گا.....اگر پہلے ہی بتا دیا ہوتا تو.....!"

"اب بتا دیا ہے۔ گاڑی پلٹا لے.....بکواس سے فائدہ.....!"

جوزف نے جیپ پلٹائی اور جیمسن ہنس کر بولا۔ "بڑی عجیب بات ہے۔ وہاں بڑی بڑی طاقتوں کے نمائندوں کی میٹنگ ہو رہی ہے اور ہم یہاں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔"

"مگر آپ کیا چاہتے تھے جناب والا۔" عمران نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"میں سمجھا تھا شاید آپ کی شرکت بھی ضروری ہو۔"

"میں کس کھیت کی مولی ہوں جناب۔"

"اگر نہیں ہیں تو پھر ہم یہاں کیوں پائے جاتے ہیں؟"

"یہاں کی حکومت کے مہمان ہیں۔ اگر اپنا مفاد بھی پیش نظر نہ ہوتا تو اسے میزبانی کا شرف ہرگز نہ بخشا جاتا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ آپ ہی کی وجہ سے یہ کانفرنس بلائی گئی ہے۔"

"جنرل کیو کے علاوہ یہاں اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ واقعہ مجھے پیش آیا تھا۔ اور پھر کانفر کے سامنے صرف طیاروں کی تباہی کا مسئلہ رکھا جائے گا اور زندہ بچ جانے والے پائلٹ کی شہا پیش کی جائے گی۔"

"ان تصاویر کے بارے میں کیا کہا جائیگا جو آپ ہی کے توسط سے جنرل کیو تک پہنچی تھیں۔"

"سپانڈا کے قریب ایک ایسے ہڈیوں کے پنجر کے قریب ملی تھیں جس کا گوشت جانو گئے تھے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"ہڈیوں کا پنجر دیکھے بغیر یہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔"

"خدا کی پناہ.... آپ کی شخصیت اس طرح تباہ کی گئی ہے۔"

"چپ.... میری کوئی شخصیت نہیں۔ میں ایک بڑی مشین کا صرف ایک پرزہ ہوں۔"

"لیکن میں تو نہیں ہوں کسی مشین کا پرزہ۔"

"خوش قسمتی ہے تمہاری۔"

قریباً تین ہی میل کی مسافت طے کرنے کے بعد جوزف نے اسی راستے کی ایک گاڑی موڑ دی تھی۔ جس کا رخ شمال کی طرف تھا۔

"ادھر کیوں جا رہے ہیں باس۔" جوزف نے سوال کیا۔

"باہر کے کچھ مہمانوں کو ریسیو کرنا ہے۔"

"اس میدان میں....!" جوزف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیوں....؟ اس میں کیا دشواری ہوگی۔"

"سب سے پہلی دشواری تو یہ ہوگی کہ اس میدان میں ان کا داخلہ ہی ناممکن ہوگا.... ویسے یدل آ رہے ہوں تو دوسری بات ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"وہ ایسی چٹانوں سے گھرا ہوا ہے کہ گاڑیاں وہاں نہیں پہنچ سکتیں۔ ویسے اگر بیلی کوپٹر سے آ ہوں تو دوسری بات ہے۔"

"ہو سکتا ہے کہ بیلی کوپٹر ہی سے آ رہے ہوں۔"

"لیکن ہمیں پیدل پہنچنا پڑے گا۔" جوزف بولا۔ "گاڑیاں ان چٹانوں کو عبور نہیں کر سکیں گی۔"

عمران کچھ نہ بولا۔

"کیا آپ نے میرے باس کو واپس بھیج دیا....!" جیمسن نے پوچھا۔

"یہاں کی آب و ہوا اسے سوٹ نہیں کر رہی تھی۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر بھی کل سے نظر نہیں آئیں۔"

"وہ اپنا فرسٹ ایڈ بکس گھر بھول آئی تھی لینے گئی ہے۔"

"کہاں گئی ہیں؟"

"گھر اور کہاں....؟"

"یعنی کہ وہ بھی واپس گئیں....!"

"یہاں کے مچھر بھی اسے پسند نہیں آئے تھے۔"

"وہ بھی گئیں۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"آپ کو کیا تکلیف ہے؟"

"وہ میری شریک غم تھیں یور ہائینس۔ میری داڑھی ضائع ہو جانے کا دکھ تھا انہیں۔"

"ان کی سات پشتوں میں بھی کسی نے دکھ کا نام تک نہ سنا ہوگا۔"

"لیکن میں آپ سے متفق نہیں ہوں یور ہائینس۔ بڑی درد مند خاتون ہیں۔"

عمران خاموش ہی رہا۔

جیپ ہوٹل سے ملنے والے کچے راستے پر ہچکولے لیتی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جوزف راہ پر اگر منڈی کے آثار صاف پڑھے جا سکتے تھے۔ کئی گولو میدان کا نام سنتے ہی اس کی یہ

کیفیت ہوگئی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کچھ کہنا بھی چاہتا ہو۔

"ہاں۔" وہ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "میری بھی ایک بات سن لو...."

"ضرور سناؤ۔"

"کی گولو کے میدان میں تم کس سے ملو گے؟"

"تم دیکھ ہی لو گے۔"

"نہیں۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم ہونا چاہئے۔"

"کوئی خاص بات۔"

"خاص بات نہ ہوتی تو اس طرح بات کیوں کرتا.... کیونکہ میں تو حکم بجالانے وا سے ہوں۔"

"فرنچ سیکرٹ سروس کے کچھ ممبر ہیں۔"

"کی گولو کے میدان میں؟"

"ہاں وہیں...."

"اب یہ بھی بتادو کہ تمہیں اس کی اطلاع کس سے ملی تھی؟"

"کیوں خواہ مخواہ دماغ چاٹ رہا ہے۔"

"کسی دشمن ہی نے تمہیں کی گولو میدان کی طرف بھیجا ہے۔"

"اور تو مجھے کیا سمجھتا ہے۔"

"نہیں باس۔ خدا کے لئے اس معاملے میں سنجیدگی اختیار کرو.... پہلے یہ سیکرٹ سروس والوں نے ملاقات کے لئے خود ہی وہ جگہ منتخب کی ہے۔"

"میں نہیں جانتا۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ وہیں ان سے رابطہ قائم کروں۔"

"شاید پھر کوئی مسوا ہم پر مسلط ہو گیا ہے۔" جوزف طویل سانس لے کر بولا۔

"جنرل کیو۔ ڈیرولینڈ کا ایجنٹ نہیں ہو سکتا۔"

"میں محسوس کر رہا ہوں باس کہ یہاں سب کچھ ممکن ہے۔"

"تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ ہم پھر کسی دشواری میں پڑنے والے ہیں۔"

"یقین کرو باس۔ میں نے جب سے یہاں قدم رکھا ہے مجھے یہی محسوس ہو رہا

ہر ملک نہ ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہر فرد میں کوئی خبیث روح حلول کر گئی ہو۔"

"انگریزوں کے دور کے لوگ تجھے اب کہاں نظر آئیں گے۔ اسی لئے تو اجنبیت محسوس کر رہا ہے۔ نفسیاتی اثر ہے۔"

"انگریزوں کے دور میں بھی کوئی اس میدان میں قدم رکھنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ مسلوپکاس اور اس کے بھائی گزالی کی روحیں اب بھی اس میدان پر حکومت کرتی ہیں۔"

"میرے پہنچتے ہی بھاگ کھڑی ہوں گی.... تم نے شاید چاکا کے بیٹوں کا نام لیا تھا۔"

"ہاں باس تم تو جانتے ہی ہو۔ لیکن گزالی چاکا کا بیٹا نہیں تھا۔ مسلوپکاس کا دودھ شریک بھائی تھا۔ دونوں نے اپنے بھیڑیوں سمیت اسی میدان میں پناہ لی تھی۔ چاکا کی شکست کے بعد.... اور یہیں غائب ہو گئے تھے۔"

"سیکڑوں سال پہلے کی بات ہے۔" عمران نے شانوں کو جنبش دے کر کہا۔ "مجھے اس میدان کے خطرناک ہونے کا کوئی ٹھوس ثبوت چاہئے۔ بدروحوں اور شیاطین کی بات نہ کر!"

"کیا میں گاڑی روک دوں باس؟"

"ٹھوس ثبوت پیش کرنے کے لئے۔" عمران نے حیرت سے کہا۔

"ہاں باس....!"

"چل روک دے تو بھی کیا یاد کرے گا۔"

جوزف گاڑی روک کر عمران کی طرف مڑا اور عمران نے انتظارانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔

جوزف چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "میرے ملک میں بھی اب تہذیب کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اوہام پرستی کی جڑیں بھی کاٹی جارہی ہیں۔ ہو سکتا ہے جنرل کیو نے بھی ان داستانوں کو لپ کر دیا ہو جو اس میدان سے منسوب رہی ہیں۔ اسی بنا پر اس نے تمہیں ایسا کوئی مشورہ بھی دیا ہو۔ پھر یہ خیال غلط بھی ہو سکتا ہے کہ بربنائے دشمنی تمہیں وہاں بھیجا جا رہا ہو۔"

"تمہید ختم بھی ہو گی یا نہیں۔" عمران اسے گھونسہ دکھا کر بولا۔

"تمہید کے بغیر تم نہیں سمجھ سکو گے باس۔ افریقہ کے باشندے تہذیب یافتہ ہوتے جارہے ہیں۔ لیکن جن ممالک سے انہوں نے یہ روشنی حاصل کی ہے کیا وہاں بھی بعض قدامت پسند لوگ نہیں پائے جاتے۔ کیا یورپ میں آج وچ کرافٹ موجود نہیں ہے۔ کیا وہاں اس کے نام پر انسانی

خون کے نذرانے نہیں دیے جاتے۔"

"میں سمجھ گیا..... آگے چلو..... !"

"اس میدان میں زولو قبائل کی ایک قدیم قربان گاہ واقع ہے اور وہ آج بھی چوری چھپے وہاں انسانی خون کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ ابھی تک اس مخصوص جگہ کا پتہ نہیں چل سکا جہاں یہ رسم ادا کی جاتی ہے۔ انہی چٹانوں میں کہیں پوشیدہ ہے۔ کچھ لوگ اسے ایک بھولی بسری کہانی کہتے ہیں اور کچھ اس پر یقین رکھتے ہیں کہ اب بھی وہاں قربانی کے نام پر انسانی گردنیں کٹ رہی ہیں۔"

"کیا انگریزوں کے..... دور میں اس قربان گاہ کا پتہ لگانے کی کوشش نہیں کی گئی؟"

"کیوں نہیں۔ وہ بھی تھک ہار کر بیٹھ رہے تھے۔"

"تب تو ہمیں جلدی کرنی چاہیے۔ کہیں وہ لوگ سچ مچ کسی دشواری میں نہ پڑ جائیں۔" عمران نے کہا۔ "گاڑی اسٹارٹ کرو۔ اگر تم دونوں ان چٹانوں کو عبور کرنا نہ چاہو گے تو تمہیں مجبور نہیں کیا جائے گا۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو باس۔" جوزف تیز لہجے میں بولا۔ "سب سے آگے میں رہوں گا۔ لعنت ہے مجھ پر اگر میں تمہیں وہاں تنہا جانے دوں۔"

جیمسن اس دوران میں ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے؟" عمران نے اسے پوچھا۔

"میں نے ابھی کوئی زولو قربان گاہ نہیں دیکھی آج وہ بھی دیکھ لوں گا۔" جیمسن نے دانت نکال دیے۔

جوزف نے انجن اسٹارٹ کیا ہی تھا کہ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ٹھہر جاؤ۔ انجن بند کر دو۔"

جوزف انجن آف کر کے پھر عمران کی طرف مڑا۔ وہ تھیلے سے سفری ٹرانسمیٹر نکال رہا تھا۔

"ذرا میں جنرل کیو سے بھی دو باتیں کر لوں۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کر

"ہیلو..... ٹی سکسٹی ایٹ..... ہیلو۔ اوزیڈ ایم کالنگ..... سکسٹی ویٹ۔ اوور۔ کالنگ۔"

تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے جواب ملا تھا اور عمران نے کہا تھا کہ وہ جنرل کیو

جائے۔

جنرل کیو سے رابطہ ہونے میں بھی کچھ دیر لگی تھی۔

"اوزیڈ ایم سر۔" عمران بولا۔ "میں کی گولو کے میدان کی طرف جا رہا ہوں اوور۔"

"کیوں ادھر کیوں جا رہے ہو۔"

"آپ کی ہدایت کے مطابق ان لوگوں سے وہیں تو ملاقات ہوئی تھی۔ اوور۔"

"کن لوگوں سے.....؟"

"ایس ڈی سی ای۔ آر فائیو۔ اوور۔"

"میں نے وہ جگہ منتخب نہیں کی.....!" جنرل کی آواز آئی۔

"تو پھر آپ کے سیکرٹری نے کی ہو گی کیونکہ مجھے اسی کے ذریعے آپ کا پیغام ملا تھا۔

"لیکن اس نے مجھے جگہ کے بارے میں نہیں بتایا۔" جنرل کی آواز آئی۔

"بہر حال..... وہ لوگ وہاں پہنچ چکے ہوں گے اوور.....!"

"ہوشیار رہنا اس کی شہرت اچھی نہیں ہے..... میں معلوم کروں گا کہ وہی جگہ کیوں منتخب کی گئی..... !" جنرل کی آواز آئی۔

"اس کا مطلب ہوا کہ آپ وہ جگہ اس کام کے لئے منتخب نہ کرتے۔ اوور.....!"

"تمہارا خیال درست ہے۔"

"پہلی فرصت میں اپنے سیکرٹری کو حراست میں لے لیجئے۔ اوور.....!"

"میں دیکھ لوں گا۔ لیکن تم بہت محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل۔"

عمران نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کر دیا۔

جوزف نے سب کچھ سنا تھا لیکن کچھ بولا نہیں تھا۔ جیمسن نے پوچھا۔ "کتنے افراد وہاں پہنچے

"پانچ افراد..... تین مرد اور دو عورتیں.....!"

"عورتیں بھی.....!" جیمسن اچھل پڑا۔ "اور فرانسیسی عورتیں۔ اوہ مائی گاڈ۔ جلدی کیجئے۔"

".....!"

"چلنا ہی پڑے گا۔" عمران نے پر تفکر لہجے میں کہا۔

جوزف نے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی حرکت میں آ گئی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ شاید اب زبان نہیں کھولنا چاہتا تھا۔

"آخر یہ عورتیں کیوں؟" جیمسن بڑبڑایا۔

"خاموش بیٹھو...!" جوزف دانت پیس کر بولا۔

"ضرورت پڑنے پر سائیلنسر لگے ہوئے پستول استعمال کیے جائیں گے۔" عمران نے دیر بعد کہا۔

"بہت بہتر جناب...!" جیمسن بولا۔ "لیکن عورتیں سمجھ میں نہیں آئیں۔"

"کسی شعبے کی اسپیشلسٹ ہوں گی۔ لیکن تمہیں ان کے لئے زیادہ فکر مند ہونا مغرب کی عورت اپنا امتیاز کھو بیٹھی ہے۔"

"یہ عورتوں کی باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے باس۔" جوزف بولا۔ "کیا اس تمہارے پاس وہ ربر ماسک موجود ہے جو تم نے یہاں آنے سے قبل تیار کرائے تھے۔"

"ہیں تو... پھر؟"

"ایک اپنے چہرے کے لئے منتخب کر لو اور اسی کی رنگت سے مناسبت رکھنے وا بھی نکال لو۔ کم از کم دور سے تو تمہیں افریقی ہی نظر آنا چاہئے ورنہ کوئی ان وحشی تمہارا راستہ ضرور روکے گی۔ اس میدان میں کسی غیر افریقی کو برداشت نہیں کیا جاتا۔"

"بہت دیر بعد تو نے کوئی ڈھنگ کی بات کی ہے۔" عمران نے کہا اور ایک ہاتھ ڈال کر سیاہ رنگ کے کچھ ربر ماسک نکالے اور ان میں سے ایک ماسک الگ کر لیا۔ جوڑی بھی نکالی جس کی انگلیوں پر ناخن بھی لگے ہوئے تھے۔

پھر ذرا ہی سی دیر میں وہ بھی انہی کی طرح کوئی سیاہ فام افریقی نظر آنے لگا۔

"اب اتنا تو ہو گا کہ وہ جھگڑا شروع کرنے سے پہلے دو چار باتیں بھی کریں گے۔" نے کہا۔

"ابھی کتنا فاصلہ باقی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

سے زیادہ پانچ چھ میل...!"

"جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔"

دفعتاً ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور جیسے ہی عمران نے ریسیور کا سوئچ آن کیا آواز آئی۔

لو او زیڈ ایم..... ہیلو او زیڈ ایم.....!"

"او زیڈ ایم.....!" عمران نے ٹرانسمیٹر سوئچ آن کر کے کہا۔

"جنرل کیکو کا پیغام نوٹ کرو..... اوور.....!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"او کے..... اسٹارٹ..... اوور....." عمران نے کہا۔

"وہ لوگ لینڈ کر چکے ہیں اس نے یہ معاملہ خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ متعلقہ سیکرٹری ہو گیا ہے۔ بہت محتاط رہو..... اوور اینڈ آل۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

عمران نے سوئچ آف کر دیئے اور جوزف سے بولا۔ "گاڑی اور تیز چلاؤ۔"

"وہ تو ٹھیک ہے باس! لیکن وہاں پہنچ کر بھی کچھ وقت صرف کرنا پڑے گا۔ یہ دیکھنا لازمی ہو ہاں سے وہ چٹانیں عبور کی جا سکیں گی۔"

"اور پھر سب کچھ ناممکن ہو جائے گا۔" جیمسن نے کہا۔ "کیونکہ اندھیرا پھیلنے میں اب زیادہ لگے گی..... سورج غروب ہونے والا ہے۔"

عمران کی آنکھوں میں تشویش کے آثار صاف پڑھے جا سکتے تھے۔ جوزف نے حتی الامکان جلد وہاں پہنچنے کی کوشش کر ڈالی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان چٹانوں کے قریب کھڑے جنہوں نے کی گولو میدان کا احاطہ کر رکھا تھا۔

"میں آگے چلوں گا باس۔" جوزف نے کہا۔ "اگر کسی سے مڈبھیڑ ہوئی تو بات بھی میں خود کروں گا۔ کتنا اچھا ہوتا اگر تم بھی فوجی وردی میں ہوتے۔"

"اب آگے بھی بڑھو۔" عمران اسے گھونسہ دکھا کر بولا۔

جوزف اور جیمسن مقامی فوجی وردی میں تھے اور عمران کے جسم پر سادہ لباس تھا۔

جوزف نے چٹانوں کو عبور کرنے کے لئے ایک جگہ منتخب کی اور وہ چل پڑے۔

"اس وقت تو میں سوچ رہا ہوں کاش ہم بندر ہوتے۔" جیمسن نے کہا۔

جوزف چلتے چلتے رک کر مڑا.....

"تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا...؟" وہ جیمسن کو گھورتا ہوا بولا۔

"کیوں بھائی۔ کون سا قصور سرزد ہوا ہے مجھ سے۔" جیمسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کسی مہم پر روانہ ہونے سے قبل اس منحوس جانور کا نام نہیں لیا کرتے۔"

"آگے بڑھو خدا کے بندے......!" عمران بے بسی سے بولا۔

راستہ دشوار گذار ثابت ہو رہا تھا۔ بڑی مشکل سے کسی جگہ پیر ٹکتے تھے۔ جیمسن تو دو ہو جاتا۔ دفعتاً جوزف نے بہت اونچی آواز میں گانا شروع کر دیا۔ عمران نے آنکھیں پھاڑ کر پہلے اسے دیکھا پھر جیمسن کی طرف دیکھنے لگا۔ جیمسن نے شانے سکوڑے تھے۔

لیکن وہ اپنی مادری زبان میں تو نہیں گا رہا تھا۔ عمران کو سواحلی آتی تھی۔ جیمسن شا کہنے والا تھا لیکن عمران نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

خاصی جدوجہد کے بعد وہ اوپر پہنچ سکے اور اب یہاں سے نیچے اترنے کے لئے کوئی منا جگہ تلاش کرنی تھی۔ جوزف اب بھی اسی طرح گاتے جا رہا تھا اور ان دونوں میں سے کسی طرف بھی متوجہ نہیں تھا۔

"آخر چکر کیا ہے؟" جیمسن نے سرگوشی کی۔

"شاید پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔" عمران بڑی معصومیت سے بولا۔

"کہیں اس کا دماغ تو نہیں چل گیا ہے؟"

"دعا کرو اس کے حق میں...... فضول باتوں میں کیا رکھا ہے۔"

جوزف ہی نے دوسری جانب نیچے اترنے کے لئے ایک جگہ منتخب کی تھی اور اس کی توجہ دیئے بغیر چل پڑا تھا۔ عمران بڑے غور سے اپنے گردوپیش کا جائزہ لیتا ہوا نیچے اتر رہا تھا۔

"وہ دیکھئے......ادھر......" جیمسن ایک طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "وہ پتھروں کے معلوم ہوتے۔"

اس نے میدان میں ایک جانب اشارہ کیا تھا۔ عمران رک کر ادھر ہی متوجہ ہو گیا دوربین نکالی اور اسے آنکھوں کے سامنے لاتے ہی بولا۔ "اوہو تو وہ پہنچ گئے ہیں ہوئے پیراشوٹ معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ اور سامان بھی ہے۔ لیکن وہ ہیں؟"

جیمسن نے بھی اس کے ہاتھ سے دوربین لے کر ان اشیاء کا جائزہ لیا۔ لیکن وہ

رکا نہیں تھا۔ بدستور گاتا ہوا نیچے اتر رہا تھا۔

"کاش۔ اس کے دماغ کے کیڑے بھی یہ دوربین دکھا سکتی۔" جیمسن بولا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ چلو آگے بڑھو۔" عمران اس سے دوربین لیتا ہوا بولا۔

"بہت بہتر جناب! لیکن مجھے اس پر ترس آ رہا ہے۔ پاگل ہونا تھا تو وہیں ہو جاتا۔ آخر اپنے یس پہنچ کر کیوں پاگل ہوا؟"

"کیا ہم اسی مسئلے پر غور کرنے کے لئے یہاں اکٹھا ہوئے ہیں؟" عمران نے جھنجھلائے لہجے میں "خاموشی سے چلو۔"

وہ نیچے بھی پہنچ گئے۔ لیکن وہ پانچ افراد کہیں نظر نہ آئے جن کا سامان وہاں پڑا ہوا تھا۔ جوزف نے اب خاموشی اختیار کر لی تھی۔ اور کسی شکاری کتے کی طرح چوکنا ہو کر چاروں طرف نظریں دوڑا رہا تھا۔

"یہ تو ثابت ہو گیا کہ وہ لوگ یہاں پہنچ چکے ہیں۔" عمران بولا۔

"اب کہیں اور پہنچے ہوں گے باس۔" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "انہیں یہاں مشورہ نہیں بلکہ خودکشی کا مشورہ دیا گیا تھا۔"

"بھی ہوا ہو...... یہاں سے اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک ان کا سراغ مل جاتا۔" عمران فیصلہ کن لہجے میں بولا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔"

"تم پر گانے کا دورہ کیوں پڑا تھا؟" جیمسن پوچھ بیٹھا۔

"وہ [illegible] زبان میں موت کا گیت تھا۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہاں سے واپس نہ جا سکو گے۔"

"میں ایسا حکم لگانے والا کون ہوتا ہوں۔ زندگی اور موت دونوں اوپر والے کے اختیار میں ہیں۔"

"تم وہ گیت کیوں گا رہے تھے؟" جیمسن نے سوال کیا۔

"قدیم سے یہ گیت قربان گاہوں پر گایا جاتا ہے۔ اگر کوئی دل والا اس دوران میں نظر آ گیا موت کا رقص کرتے بھی دیکھ سکو گے۔"

"تم وہ گیت ہمیں نہیں بلکہ انہیں لوگوں کو سنا رہے تھے جن سے سابقہ پڑنے والا ہے۔"

"یہی سمجھ لو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ سامنے نہیں آئیں گے۔"

"اور ہم تمہارے اسی گیت کی وجہ سے محفوظ رہیں گے۔"

"چلو تم سمجھے تو......!" جوزف پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

اس دوران میں عمران اس بڑے صندوق کو کھول کر اس کا جائزہ لیتا رہا تھا جو انہیں پیڑ کے قریب پڑا ملا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے صندوق کا ڈھکنا بند کر دیا اور جوزف کی طرف مڑ کر بولا۔ "بلاشبہ انہیں لوگوں کا سامان ہے۔ لیکن آخر......!"

"خاموش باس۔" جوزف آہستہ سے بولا۔ "میں خطرے کی بو سونگھ رہا ہوں۔ لیکن خدا کے لیے مجھے بات کرنے دینا باس۔ ورنہ یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا۔"

"واپسی ویسے بھی ناممکن ہو گی مسٹر جوزف گوگوٹا......" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک...... کیا مطلب......؟"

"میں اس قربان گاہ کو ضرور تلاش کروں گا جس کا سراغ انگریزوں کو بھی نہیں ملا تھا۔"

جوزف کچھ نہ بولا۔ لیکن جیمسن کے پتلے پتلے ہونٹ اس طرح کپکپا رہے تھے جیسے جذبے کے اظہار کو روکنے کی کوشش کر رہا ہو......

دفعتاً عمران تیزی سے ایک جانب بڑھا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔

جیمسن نے بھی اس کے قریب پہنچنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ لیکن جوزف جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔

جیمسن نے دیکھا کہ چمکدار تاروں کی ایک جھالر کے درمیان رکھی ہوئی ایک سمت عمران کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی...... جیمسن بھی بالکل اسی کے سے انداز میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور جھک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا یہ کوئی ٹوٹکا ہے یور ہائینس؟" اس نے آہستہ سے پوچھا۔

"نہیں یہ ایمرجنسی ڈینکلر ہے۔ فرانس کی سیکرٹ سروس والوں کی ایجاد...... شاید انہیں ہو گیا تھا کہ وہ گھیرے جا رہے ہیں۔ ورنہ اسے کیوں استعمال کرتے۔"

"اور شاید پھر اسے اٹھا لینے کا بھی موقع نہیں مل سکا تھا بیچاروں کو......؟"

ں کا کیا حشر ہوا ہو۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

عمران نے جوزف کو آواز دی۔ وہ فوجی انداز میں ایڑیوں پر گھوما اور نپے تلے قدم اٹھاتا ہوا پاس پہنچ گیا۔

دھر دیکھو......!" عمران نے ڈینکلر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

یکھ رہا ہوں باس! لیکن یہ ہے کیا؟"

ن ڈینکلر...... ان لوگوں نے اسے استعمال کیا تھا لیکن پھر اسے اٹھانا بھی نصیب نہیں

ن لوگوں سے سابقہ پڑا ہے وہ ایسے ہی ہیں باس! بجلی کی سی سرعت سے اپنا کام کرتے ہیں۔"

دھر دیکھو...... یہ تین کے ہندسے کی جگہ کا نقطہ ہے...... صرف یہی نقطہ روشن نظر اس کا یہ مطلب ہوا کہ اسی کی سیدھ میں یا اس کے ادھر ادھر کے تین تین درجے کے اندر کوئی موجود ہے۔"

اچھا ہوا باس کہ سمت کا پتہ چل گیا۔" جوزف خوش ہو کر بولا۔

اچھا ہوا!" جیمسن اسے گھورتا ہوا بولا۔ "ہے ہمت اس سمت جانے کی؟"

بھائی! میں بہت بزدل ہوں...... تم اپنی فکر کرو۔" جوزف نے یہ کہہ کر پھر گانا شروع

اللہ کے نام پر بابا۔" جیمسن نے کہا اور چل پڑا۔ عمران نے سمت کا تعین کر کے ڈینکلر کلائی پر باندھ لیا۔ تاروں والی جھالر تہہ کر کے جیب میں رکھ لی۔

گاتا ہوا آہستہ آہستہ اسی طرف بڑھنے لگا جدھر ڈینکلر نے اشارہ دیا تھا۔ جیمسن اس تھا اور عمران اس سے کسی قدر فاصلے سے چل رہا تھا۔ دراصل اپنے عقب میں بھی نظر قدرتی طور پر ڈینکلر ہی پر انحصار کر لینا اس کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔

جوزف چلتے چلتے رک کر عمران کی طرف مڑا اور بولا۔ "مجھے تنہا ہی جانے دو والوں یہیں ٹھہرو...... اور اجازت دو تو میں یہ اپنا لاگی والا ماسک اتار کر اصلی شکل

یہ کیا ہوگا؟"

"نہ جانے کیوں رہ رہ کر خیال آ رہا ہے کہ میں یہ ماسک اتار دوں۔ مجھے ان کے سامنے ہی شکل میں جانا چاہئے۔"

"کوئی فرق نہیں پڑتا..... جو دل چاہے کرو..... لیکن میں یہاں رک کر کیا کروں گا بنتو زبان نہیں آتی۔ اگر کسی نے تمہاری عدم موجودگی میں مزاج پرسی کی تو جواب کیسے دوں گا"

"اچھا تو پھر چلو۔" جوزف بے بسی سے بولا۔ "لیکن میں تمہیں بتاؤں کہ یہ لوگ بھی بنتو نہیں بول سکتے۔ یہ سارے گیت تو مقدس سمجھے جاتے ہیں اور من و عن یاد کر لئے گئے بالکل اسی طرح جیسے تمہارے ملک کی اکثریت عربی نہیں سمجھ سکتی لیکن مقدس کتاب کی اسے زبانی یاد ہیں۔"

"میں سمجھ گیا۔ تو یہ سواحلی ہی بولتے ہیں۔"

"اور کیا باس! تم یہاں ٹھہرنا چاہو تو ٹھہر جاؤ۔"

"نہیں۔ تینوں ساتھ ہی رہیں گے۔ آخر تو یہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ نہ"

"کچھ نہیں باس۔ یہ بہرحال میرا وطن ہے۔ معلوم نہیں وہاں ان چٹانوں میں تمہیں کیا مضحکہ خیز چیزیں نظر آئیں اور مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے۔"

جیمسن ہنس پڑا۔ لیکن عمران جلدی سے بولا۔ "مجھے اپنے یہاں کی بھی بہتیری چیزیں مضحکہ خیز لگتی ہیں۔ نئے لوگوں کو پرانی چیزیں ہمیشہ سے مضحکہ خیز لگتی چلی آئی ہیں۔ کوئی بات نہیں۔"

"تب تو ٹھیک ہے باس ضرور چلو..... لیکن میں یہ ماسک اتار رہا ہوں۔"

وہ پھر چل پڑے اور جیمسن نے عمران سے کہا۔ "ہم اسی روشن نقطے کی سیدھ میں ہیں لیکن آپ نے اس نقطے کے ادھر ادھر تین تین درجے کے زاویوں کی بات کی اس طرح تو اوپر پہنچ کر ہمیں خاصے بڑے رقبے کی چھان بین کرنی پڑے گی۔"

"ہاں..... یہ بات تو ہے اوپر کسی مناسب جگہ پہنچ کر دوبارہ ونڈلو استعمال کروں گا"

"کیا بلندی پر پہنچے ہونے پر کار آمد نہیں رہتا۔"

"یہی دشواری ہے کسی مسطح جگہ پر ہی جھالر کے دائرے میں کار آمد ہوتا ہے۔"

"لیکن میرا خیال ہے کہ جھالر اس سے علیحدہ ہی تھی۔"

"نہیں جھالر سے منسلک ایک باریک سا تار اس کی چابی سے بندھا ہوا تھا۔"

"بڑی عجیب ایجاد ہے۔"

"یہ لوگ اپنے کاموں میں آسانیاں پیدا کرنے کیلئے اس قسم کی ایجادات کرتے ہی رہتے ہیں۔"

"لیکن یور میجسٹی! ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔" جیمسن ناک بھوں پر زور دیتا ہوا بولا۔ "وہ ان کا سامان بھی ساتھ کیوں نہیں لے گئے۔"

"جب ادھر کوئی آتا ہی نہیں تو سامان بہرحال محفوظ ہے۔ جب چاہیں گے اٹھا لے جائیں گے۔ ان کے سامان میں اسلحہ بھی شامل ہے۔"

جوزف ایک جگہ رک گیا۔ اب بھی گا رہا تھا۔ لیکن ساتھ ہی کسی شکاری کتے کی طرح ادھر ادھر بھی دیکھے جا رہا تھا۔

خاصی اونچائی پر پہنچ چکے تھے۔ دفعتاً اس سے بھی کسی قدر اونچائی سے آواز آئی۔ "جہاں ہو وہیں ٹھہر جاؤ۔ تم سب نشانے پر ہو۔"

یہ جملہ سواحلی زبان میں ادا کیا گیا تھا۔ جوزف نے گانا بند کر دیا اور آواز کی سمت دیکھنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھی اوپر اٹھا دیئے تھے اس کی تقلید ان دونوں نے بھی کی۔

"تم لوگ کون ہو اور تمہیں یہاں آنے کی جرأت کیسے ہوئی؟" اوپر سے پوچھا گیا۔

"چٹانوں کے نام پر۔" جوزف اونچی آواز میں بولا۔ "ہم متبرک گیت گاتے ہوئے ان حدود میں داخل ہوئے ہیں۔"

"اسی لئے یہاں تک آ پہنچے ہو۔ کیا چاہتے ہو؟" آواز آئی۔

"غلطی سے کچھ سرکاری مہمان یہاں اتر گئے ہیں۔ ان کی واپسی مطلوب ہے۔"

"سرکاری مہمان اوپر سے نہیں اترا کرتے۔" آواز آئی۔

"فوجی معاملات ہیں..... اس لئے یہ بھی ممکن ہے۔"

"عورتوں کا فوج میں کیا کام؟"

"فوجی کتوں کو تربیت دینے کے لئے بلائی گئی ہیں۔" جوزف نے کہا اور عمران نے طویل سانس لی۔

"اچھی بات ہے۔ صرف تم ہی اوپر چلے آؤ۔ تمہارے سامنے جو کٹاؤ ہے اس سے بائیں

جانب مڑ جاؤ۔" اوپر سے آواز آئی۔

عمران بولنا چاہتا تھا لیکن لفظوں پر قادر نہ ہونے کی بنا پر خاموش ہی رہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جوزف تنہا اوپر جائے۔ وہ سوچ ہی رہا تھا کہ جوزف نے کہا۔ "میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ متبرک جگہوں پر اپنے ناپاک قدم رکھ سکوں بہتر یہی ہو گا کہ تم ان ناپاکوں کو یہیں بھیج دو۔ ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے۔"

"ایسی صورت میں ان کی واپسی ناممکن ہو گی۔" اوپر سے آواز آئی۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ اس سے واقف ہو گے کہ حالات بدل چکے ہیں۔ پچاس سال پہلے جو بمباری ہوئی تھی وہ حقیقتاً ان چٹانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکی تھی۔ لیکن آج کا اسلحہ بہت خطرناک ہے۔ ایک ہی بم کئی میل کے رقبے کو تہ وبالا کر کے رکھ دے گا۔ نیوی کوارٹرز کو اطلاع مل چکی ہے کہ اس کے مہمان یہیں اترے ہیں اور ہم ایک پیرا شوٹنگ کٹ کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔"

فوری طور پر اس کا کوئی جواب نہ ملا۔ جیمسن بہت زیادہ مضطرب نظر آ رہا تھا کیونکہ مکالمات اس کے پلے نہیں پڑ رہے تھے۔

اور پھر اچانک وہ غفلت میں گھیر لیے گئے تھے۔ عمران اور جوزف کی توجہ پوری طرح اس مقام کی طرف تھی جہاں سے کوئی گفتگو کر رہا تھا۔ وہ چاروں نہ جانے کس طرف سے برآمد ہوئے تھے اور انہیں رائفلوں کی زد پر لے لیا تھا۔ سیاہ فام ہی تھے لیکن ان کے لباس جزیرے کے افراد کے ملبوسات سے مختلف تھے۔

"تم تینوں ایک ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

"تم لوگ لاعلمی میں ایک بڑے جرم کے مرتکب ہو رہے ہو۔" جوزف نے پروقار لہجے میں کہا۔

"جو کچھ کہا جا رہا ہے کرو۔ یہاں ہمارا قانون چلتا ہے۔" جواب ملا۔

"اچھی بات ہے۔" جوزف پلٹ کر عمران اور جیمسن کے قریب پہنچتا ہوا بولا۔ "نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔"

"اس دروازے میں اتر چلو۔" اس آدمی نے رائفل کی نال سے ایک جانب اشارہ کیا۔

جوزف نے عمران کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں مثبت اشارہ پا کر بائیں جانب والے دروازے میں اتر گیا۔ عمران نے جیمسن کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا تھا۔ پھر وہ بھی اس

ہا...... وہ بظاہر ایک قدرتی دروازہ معلوم ہوتی تھی۔ لیکن کچھ ہی دور چلنے کے بعد بڑے سلیقے سے اشے ہوئے زینوں سے سابقہ پڑا۔ یہاں اندھیرا تھا جسے دور کرنے کے لئے پتھر کے شمع دانوں میں کسی جانور کی چربی جلائی گئی تھی۔ جس کی بیزار کن چراند فضا میں پھیلی ہوئی تھی۔

تیس بائیس زینے طے کر کے وہ ایک مسطح جگہ پر پہنچے اور مزید کچھ آدمیوں کے نرغے میں آ گئے۔ انہوں نے ان کی جامہ تلاشی لے کر ان کے سائلنسر لگے ہوئے پستولوں پر قبضہ کر لیا...! جوزف نے سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

انہیں پھر آگے بڑھایا گیا۔ رائفل بردار وحشی نصف دائرے کی شکل میں انہیں گھیرے ئے چل رہے تھے۔

جیمسن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھتا جا رہا تھا۔ جگہ جگہ چربی کی مشعلیں روشن یں...... ان چٹانوں کو اندر سے بڑے فنکارانہ انداز میں تراش خراش کر ایک بہت بڑا ہال بنایا گیا ل کے دوسرے سرے پر چار پانچ فٹ اونچا ایک چبوترہ تھا اور اسی چبوترے کے نیچے وہ ں سفید فام بیٹھے نظر آئے۔ ان کے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے گئے تھے۔

ان تینوں کو ان کے قریب لے جایا گیا۔ وہ سر اٹھا کر حیرت سے انہیں دیکھنے لگے۔ رائفل وں میں سے ایک نے جوزف کو مخاطب کر کے کہا۔ "شاید یہ لوگ ہماری زبان نہیں سمجھ سکتے۔ زی میں بھی ان سے گفتگو کرنی چاہی لیکن وہ اسے بھی سمجھنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔"

"ان سے فرانسیسی میں بات کرو۔" جوزف بولا۔ "یہ فرانس کے باشندے ہیں۔ انگریز نہیں۔"

"کوئی بھی ہوں۔ سفید فام تو ہیں...... دو سو سال سے یہاں صرف سفید فاموں کی قربانی تی رہی ہے...... پچاس سال سے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ پورے پچاس سال بعد یہ تین عدد ربان گاہ کی حدود میں آسمان سے ٹپک پڑے ہیں۔ لہٰذا اگر تم میں سے کوئی ان کی زبان تو انہیں ان کے مقدر سے آگاہ کر دے۔ گرالی کے بھیڑیوں کی روحیں پورے پچاس سال ب میں مبتلا ہیں۔"

"یہ تو میں بعد میں کروں گا۔ لیکن کیا تم اس کی جرأت کر سکو گے...... یہ سرکاری مہمان "جوزف نے خفیف لہجے میں کہا۔

"ان کے ہمدردوں کو بھی وہی حشر ہو گا جو ان کا ہونے والا ہے۔" جواب ملا۔

"آخر ہم ایک معینہ مدت کے اندر ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ نہ دے سکے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟"

"کیا ہوگا......؟"

"گی کولو کا پورا میدان فوج سے بھر جائے گا۔" جوزف نے کہا۔

"کس وہم میں مبتلا ہو۔ اب کوئی چٹانوں کے قریب بھی نہ آسکے گا۔ حالات بدل چکے ہیں سفید فاموں کے ہمدردوں پر آسمانی قہر نازل ہونے لگا ہے۔"

عمران نے جوزف کو اشارہ کیا کہ وہ خاموش رہے اور خود اس عورت کی طرف متوجہ ہو جو اس کی کلائی پر بندھے ہوئے ایمبش ڈیٹکٹر کو بار بار دیکھنے لگی تھی۔

"انچارج کون ہے؟" عمران نے فرانسیسی میں اسے مخاطب کیا۔

"میں ہوں۔" وہ عورت بولی۔

"تمہارے ایمبش ڈیٹکٹر ہی نے ہماری رہنمائی کی ہے۔ آخر تم لوگ یہاں کس بنا پر گئے ہو جبکہ تمہیں اس کا علم بھی نہیں تھا کہ تم کہاں اتر رہے ہو۔ آر قاسم سے ایسے افراد ما تھے جو یہاں کے حالات اور جغرافیہ سے بخوبی واقف ہوں۔"

"ہم مشرقی افریقہ کے اسپیشلسٹ ہیں.....!" عورت بولی۔

"اسی لئے گی کولو کے میدان میں اتر پڑے ہو۔"

"گی کولو کا میدان.....!" وہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔ "لیکن ہمیں علم نہیں تھا کہ ہم اترے ہیں۔ ہمیں طیارے سے چھلانگ لگانے کا وقت بتایا گیا تھا۔ اس سے زیادہ ہم اور کچھ جانتے۔"

"اب یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ تمہیں قربان کر دیا جائے گا۔"

دفعتاً راکفل برداروں کا سرغنہ چیخنے لگا۔ "اتنی دیر سے کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ ہمیں کوئی سازش نہ کر سکو گے۔"

"انگارے مت چباؤ۔" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "وہ شکوہ کر رہی ہے کہ گولوی ہے اور میرا باس انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ ایسی جگہ اترے ہیں انہیں دور ہی رہنا چاہئے تھے۔"

"اب اس سے کیا فرق پڑے گا اور تمہاری واپسی بھی اب ناممکن ہے۔"

جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور قیدیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

عمران ان سے کہہ رہا تھا۔ "ہم نہیں جانتے کہ تمہارا بھی کیا حشر ہوگا۔"

"تم لوگوں کی طرف سے ہدایت ہی کے مطابق ہم لوگ یہاں اتارے گئے ہوں گے۔" رت نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "ہمارا سارا انتظام کمپیوٹرائزڈ ہے۔"

"یشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے دوست۔ اب یہ سوچنا ہے کہ اس مصیبت سے کیونکر لا جائے۔"

"ہم تو بے خبری میں مارے گئے۔ ان وحشیوں نے ہم پر اعصاب کو مفلوج کر دینے والی سے حملہ کیا تھا۔ قریباً دو گھنٹے بعد ہم اپنے اعضاء کو حرکت دینے کے قابل ہو سکے تھے۔"

تاً جیپ سے گڑگڑاہٹ سنائی دی اور ایسا محسوس ہوا جیسے چٹانیں لرزنے لگی ہوں۔

"استہ بند کر دو۔" راکفل برداروں کا سرغنہ چیخا۔ "ان کے ہیلی کاپٹر آرہے ہیں۔"

"ون سا راستہ بند کرا رہے ہو؟" جوزف نے ہنس کر پوچھا۔

"ھر سے تمہیں لایا گیا تھا۔" وہ دانت پیس کر بولا۔ "وہ درہ حیرت انگیز طور پر بند ہو گیا۔"

دھر عمران قیدیوں سے کہہ رہا تھا۔ "فکر نہ کرو۔ ہمارے ہیلی کاپٹر پہنچ گئے ہیں۔ جلد ہی پسی نصیب ہو جائے گی۔ تمہارا سارا سامان وہیں موجود ہے جہاں تم نے چھوڑا تھا اس میں ٹر تک موجود ہے۔"

ن میں سے کوئی کچھ نہ بولا۔ عمران نے ان سے گفتگو کے دوران ہی میں جوزف کو اردو میں ی۔ "انہیں باتوں میں الجھائے رکھو..... غصہ دلانے والی باتیں کر....."

اپنی کھوپڑی سہلانے لگا۔ لیکن کچھ بولا نہیں۔ ادھر راکفل برداروں میں سے دو آدمی گئے تھے۔ اب ان کی تعداد پانچ رہ گئی تھی۔ ان ساتوں کے علاوہ ابھی تک اور کوئی دکھائی دیا تھا۔

ف نے عمران کی ہدایت کے مطابق راکفل برداروں کے سرغنہ سے چھیڑ چھاڑ شروع

رت نے تم لوگوں کو بڑی چھوٹ دے رکھی تھی۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔" اس نے کہا۔

"بکواس بند کرو۔" سرغنہ چیخ کر دھاڑا۔ "جھوٹ ہم نے اس جابر حکومت کو
ہے..... ورنہ جب چاہیں اس کا تختہ الٹ دیں.....!"

"ان دقیانوسی راکٹوں کے بل بوتے پر!" جوزف مضحکہ اڑانے والے انداز میں ہنس

"میں تمہاری زبان بند کر دوں گا۔ ورنہ خود ہی خاموش رہو۔"

"آپ تھوڑا سا تحمل دکھائیے۔" عمران نے جوزف کی طرف مڑے بغیر اس طرح
قیدیوں سے کچھ کہا ہو۔

جوزف نے سرغنہ سے کہا۔ "ناراض ہونے کی ضرورت نہیں میں تو صرف تمہارے
کی گہرائی ناپ رہا تھا۔ ورنہ اس حکومت سے کون خوش ہے۔ کوئی غیرت مند اسے برداشت
سکتا کہ انگریزوں سے نجات پا جانے کے باوجود بھی ہم ابھی تک سفید فاموں ہی کے
تجربے کر رہے ہیں۔ اب بھی دیکھو کہ یہ پانچ مختلف شعبوں کے ماہرین فرانس سے بلوا
ہیں۔ کیا ہمارے یہاں باصلاحیت آدمیوں کی کمی ہے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" سرغنہ یک بیک بے حد نرم لہجے میں بولا۔

"یہی کہ اگر تم کوئی ٹھوس پروگرام رکھتے ہو تو مجھے بتاؤ..... میں بھی تمہارے
جاؤں گا..... اور ہم تینوں تمہارے نظریات کی تبلیغ فوج میں کریں گے۔"

"ہم اجنبیوں سے اپنے پروگرام کے بارے میں بات نہیں کرتے۔"

"یہ بری بات ہے۔ اس طرح تم محدود ہو کر رہ جاؤ گے۔ عوام کی ہمدردیاں حاصل
آسان ہو جائے گا۔"

"عوام کی مدد کے بغیر بھی ہم جب چاہیں حکومت پر قبضہ کر لیں۔"

"تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو؟"

ٹھیک اسی وقت غار کی فضا میں کچھ ایسی آواز گونجی جیسے کسی تیز رفتار
بج رہے ہوں۔

"یہ کیا ہے.....؟" جوزف اچھل پڑا۔

"دروازہ بند ہوئی ہے۔" سرغنہ نے لاپروائی سے کہا۔ "اب قربان گاہ تک کوئی
سکتا۔ وہ اوپر ہی اوپر چکر لگا کر واپس چلے جائیں گے۔"

"کیا یہ کسی مشینی عمل کے تحت ہوا ہے۔"

"اور کیا تم اسے جادو کا کرشمہ سمجھتے ہو۔" سرغنہ نے قہقہہ لگایا۔

جوزف ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔ سرغنہ کہہ رہا تھا۔ "ہم نے اپنے طور پر سائنس اور
نالوجی میں ترقی کی ہے۔ ان دقیانوسی راکٹوں پر نہ جاؤ۔ یہ محض دکھاوے کی چیزیں ہیں۔"

"اوہ..... تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ اب اس جزیرے کے مقام پر اور کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔"
وزف نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"اور غالباً اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ ان قیدیوں کا ہاتھ آ جانا محض اتفاق نہیں تھا۔ ہمیں علم
تھا کہ یہ کس وقت یہاں اتریں گے۔ تمہارا یہ کہنا قطعی درست نہیں کہ یہ نادانستگی میں یہاں اتر
ے ہیں۔"

"ہمیں علم نہیں۔ ہم سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ ہم تم سے ان کی واپسی کی بات کریں۔"

"لیکن تمہارا رخ ٹھیک اسی طرف کیوں کر ہوا تھا جدھر ہم تھے؟" سرغنہ نے سوال کیا۔

"اسے تو تم اتفاق ہی سمجھو۔" جوزف بولا۔

"ناقابل یقین.....!" سرغنہ خشک لہجے میں بولا۔ "تمہیں بتانا پڑے گا کہ سمت اور جگہ کی
دہی کس نے کی تھی؟"

دفعتاً عمران نے جوزف سے انگلش میں کہا۔ "کچھ چھپانا بیکار ہے۔ سچی بات کرو۔ پھر جو حشر
ہو جائے.....!"

"ٹھہرو..... ٹھہرو.....!" سرغنہ بھی انگلش ہی میں بولا۔ "ہو سکتا ہے اس کے عوض
ے ساتھ کوئی رعایت ہو جائے۔"

"میں مراکش کا باشندہ ہوں۔ سواحلی پر عبور نہیں رکھتا۔ اس لئے انگلش میں بات کروں گا۔
کے ساتھ۔"

"کوئی بات نہیں۔ ہم زبانوں سے متنفر نہیں۔ ہمیں سفید فاموں کے کردار سے نفرت ہے۔"

"قربان گاہ کی نشاندہی جنرل کیو کے سیکرٹری بینجمن مشامیا نے کی تھی۔"

"کیا.....؟" سرغنہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"اسی بات پر تم حیرت کیوں ظاہر کر رہے ہو؟" عمران نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"اوہ..... کچھ نہیں..... اس اطلاع کا شکریہ! ٹھہرو میں ابھی بتاتا ہوں کہ تم لوگوں کے ساتھ کیا رعایت کی جا سکتی ہے۔" سرغنہ نے کہا اور ان لوگوں سے متعلق اپنے آدمیوں کو کچھ ہدایت دے کر وہاں سے چلا گیا۔

"کچھ شروع کر دیں باس۔" جوزف نے اردو میں پوچھا۔

"ابھی نہیں۔" عمران نے جواب دیا۔

"ہائے بیچاریاں....." وہ ٹھسکن کراہا۔

"یہ تم لوگ کس زبان میں گفتگو کر رہے ہو.....؟" ریتا نے عمران سے پوچھا۔

"سواحلی میں.....!" عمران نے جواب دیا۔

"جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ ہم افریقہ کی بیشتر زبانیں جانتے ہیں۔"

"پھر تم نے ان پر کیوں نہیں ظاہر ہونے دیا کہ تم سواحلی بول اور سمجھ سکتے ہو۔"

"اپنی پوزیشن کا اندازہ لگانے کے لئے۔"

"اب تو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا؟"

"اب ہوا ہے۔ تم لوگوں کے پہنچنے سے قبل ہم قطعی تاریکی میں تھے۔"

"پھر کیا خیال ہے.....؟"

"ایسی صورت میں کیا خیال ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ تم اپنی رائے ظاہر کرو۔"

"فی الحال کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔"

"اور جیسا کہ وہ کہہ رہا تھا۔ تمہارے آدمی بچ بچا کر یہاں نہ پہنچ سکیں گے۔" ریتا نے سوال کیا۔

"غالباً وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ زیادہ سے زیادہ تمہارا سامان ان کے ہاتھ لگ جائے گا۔ اور کچھ"

"تو ہم اب انہی لوگوں کے رحم و کرم پر ہیں۔" ریتا نے طویل سانس لے کر کہا۔ "بات تو اب پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ تم لوگوں کے درمیان بھی ان کے آدمی موجود ہیں۔ انہیں ہماری آمد کی خبر کیسے ہوتی۔"

"تمہارا خیال درست ہے۔ اب تک کئی ایسے آدمی ہماری گرفت میں آ چکے ہیں۔"

ریتا کچھ اور کہنے والی تھی کہ دفعتاً بردہ فروشوں کا سرغنہ واپس آ گیا۔ اور عمران نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "کیا ہمارے لئے کوئی بری خبر لائے ہو؟"

"ہرگز نہیں۔" وہ ہنس کر بولا۔ "بری خبر تو ان لوگوں کے لئے بھی نہیں ہے۔" اس کا اشارہ قیدیوں کی طرف تھا۔

"میں نہیں سمجھا۔" عمران نے کہا۔

"فی الحال تم سب قیدیوں کی حیثیت سے یہاں رکھے جاؤ گے۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ لیکن جوزف پھر بھڑک اٹھا اور سخت لہجے میں بولا۔ "میں ذاتی طور پر ے اس فیصلے سے متفق نہیں ہوں۔"

"ہو یا نہ ہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"بہت فرق پڑتا ہے مسٹر۔ میں بے موت مر جاؤں گا۔ کیونکہ قیدیوں کو کہیں بھی شراب نہیں کی جاتی۔"

"میں نہیں سمجھا۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"شراب کے بغیر میں مر جاؤں گا۔ چھ بوتل یومیہ میرا کوٹہ ہے۔"

"ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ زندہ رہو یا مر جاؤ۔" اس نے لاپروائی سے کہا۔

وہ دونوں آدمی بھی اس دوران میں واپس آ گئے تھے جو اس کے حکم پر دروازہ بند کرنے گئے اور اب پھر سات رائفلیں ان پر تنی ہوئی تھیں۔

غنہ نے عمران کی طرف دیکھ کر انگلش میں کہا۔ "تم سواحلی سمجھ سکتے ہو لیکن بول نہیں سکتے۔"

"ٹی پھوٹی بول بھی سکتا ہوں۔"

"تم جنرل کیو کے سیکرٹری کو کیا جانو؟"

"وں۔ کیا وہ جادو کے زور سے نظروں سے غائب رہتا ہے؟"

"تمہارا عہدہ کیا ہے؟"

"سروسز انٹیلی جنس کے ڈائریکٹوریٹ جنرل سے میرا تعلق ہے۔"

"وں بکواس کر رہے ہو۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل میں کسی غیر ملکی کا کیا کام؟"

"را باپ یہیں کا باشندہ تھا۔ میری پیدائش مراکش میں ہوئی تھی۔ وہیں پلا بڑھا تھا۔"

"میں نے پوچھا تھا تمہارا عہدہ کیا ہے؟"

"ڈپٹی ڈائریکٹر کا پرسنل اسسٹنٹ ہوں۔ کیپٹن مشامیا میرے باس کے دوستوں میں سے

ہے۔ اور بعض وجوہات کی بنا پر مجھ پر بہت مہربان ہے۔"

"میں وہ وجوہات بھی معلوم کرنا چاہوں گا۔"

"ناممکن...... آپ کے سامنے میں ان وجوہات کا اظہار نہیں کر سکتا۔"

"چلو.....!" وہ رائفل کی نال ہلا کر بولا۔ "علیحدگی میں بتاؤ۔"

"کیا یہ ضروری ہے؟"

"بہت زیادہ ضروری ہے۔"

"لیکن اس معاملے کا تعلق میری نجی زندگی سے ہے۔"

"تم حکم کی تعمیل کرتے ہو یا!" اس نے جملہ پورا کرنے کی بجائے رائفل کا بولٹ سرکایا۔

"نن... نہیں!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں ہاتھ پھیلا کر بولا۔ "چلو..... چلتا ہوں۔"

"ادھر چلو..... اور اپنے ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لو۔"

عمران چپ چاپ ادھر ہی چل پڑا جدھر اشارہ کیا گیا تھا۔ کچھ دور سیدھا چلا تھا۔ پھر اس کی ہدایت پر بائیں جانب گھوم کر ایک راہداری میں داخل ہوا تھا۔

"اس دروازے میں۔" وہ اس کی کمر سے رائفل کی نال لگاتا ہوا بولا۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں کچھ ایسا سامان نظر آیا جو اس کے آپریشن روم ہونے پر دلالت کرتا تھا۔ تو گویا اسے یہاں اس لئے لایا گیا تھا کہ اس کی آواز کہیں اور نہ پہنچائی جا سکے۔ وہ بڑی پھرتی سے گھوما اور رائفل کی نال پر ہاتھ ڈال دیا۔ وہ فرش کی طرف جھکتی چلی گئی۔ یہ حملہ غیر متوقع طور پر ہوا تھا کہ سرغنہ کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ مل سکا۔ رائفل کی نال کے ساتھ وہ بھی جھکا تھا اور ٹھیک اسی وقت عمران کا دایاں گھٹنا اس کی ناک پر پوری قوت سے پڑا تھا۔ وہ آواز بھی نکالے بغیر ڈھیر ہو گیا۔ بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اسے سیدھا کیا۔ بے ہوشی طاری ہو چکی تھی۔ جامہ تلاشی لینے پر اس کے پاس سے انہیں تینوں پستولوں میں سے ایک برآمد ہوا جو ان سے چھینے گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے ان لاسلکی آلات کی طرف توجہ دی تھی جو وہاں موجود تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے انہیں بھی بیکار کر دیا۔

دوسری طرف جیمسن اور جوزف اردو میں اوٹ پٹانگ ہانک رہے تھے اس پر رائفل برداروں میں سے ایک کو دخل اندازی کرنی پڑی۔

"یہ کون سی زبان ہے۔"

"افریقی.....!" جوزف نے جواب دیا۔

"ہم نے تو اس کا نام بھی نہیں سنا۔"

"یہ تمہاری اپنی ہانکی ہے.....؟"

دوسرے رائفل بردار نے اپنے ساتھی سے کہا۔ "یہ سرے سے کوئی زبان نہیں ہے.... یہ لوگ آوازیں نکال رہے ہیں۔"

"گدھے خواہ مخواہ آوازیں نکالا کرتے ہیں.... آدمی نہیں۔" جوزف بھنا کر بولا۔

"تم لوگ شاید یہ سمجھتے ہو کہ یہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

"میں فقط اس کی فکر نہیں ہے کہ دوسرے لمحے میں کیا ہو گا۔" جوزف نے لاپرواہی سے کہا۔ "میں محسوس کر رہا ہوں کہ تھوڑی ہی دیر بعد مجھے خونخوار ہو جانا پڑے گا۔ کیونکہ نشہ اکھڑ رہا ہے۔"

ٹھیک اسی وقت رائفل برداروں کے عقب سے آواز آئی۔ "اپنی رائفلیں فرش پر ڈال دو۔ اگر مڑ کر دیکھا تو پچھتانے کے لئے زندہ نہیں رہو گے۔"

جوزف نے قہقہہ لگایا اور رائفل برداروں سے بولا۔ "وہی کرو جو میرا باس کہہ رہا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بے آواز مشین پستول ہے اور تمہارا چیف مارا گیا۔"

رائفلیں فرش پر گرنے لگیں۔ فرنچ قیدیوں کے منہ حیرت سے کھل گئے تھے۔ رائفل برداروں نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے اور عمران کے ساتھیوں نے ان کی جامہ تلاشی لے کر اپنے مشین پستول بھی برآمد کر لئے۔ ان کے پاس سے تین ریوالور بھی برآمد ہوئے تھے۔ پھر انہی رسیوں سے ان کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے جن سے فرانسیسیوں کے باندھے گئے تھے۔ سرغنہ بھی وہیں اٹھا لایا گیا اور جیمسن اسے ہوش میں لانے کی تدبیریں کرنے لگا۔

عمران سے اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتی ہوئی بولی۔ "میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم ان سے لے گئے ہو۔"

"وہ آپریشن روم میں لے گیا تھا۔ غالباً مقصد یہ تھا کہ میری گفتگو کسی اور تک نہ پہنچ سکے۔"

"اسے آپریشن روم میں لے چلو۔"

"کیا کرو گی.... میں نے اسے بیکار کر دیا ہے...."

"اس سے کیا فائدہ ہو گا؟"

"بیکار کرتے وقت اس کے علاوہ اور کوئی خیال نہیں تھا کہ یہ لوگ باہر سے رابطہ قائم سکیں۔ اس کا اندازہ نہیں تھا کہ یہ لوگ اتنی آسانی سے قابو میں آجائیں گے۔"

ریتا کچھ نہ بولی۔ بیہوش سرغنہ کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جس کے حلق سے گھٹی گھٹی نکل رہی تھیں۔ پھر اس طرح چونکی جیسے کچھ یاد آ گیا ہو۔ عمران کو غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔ "تم انہی میں سے ہو جن سے ہمیں ملنا تھا....؟"

"تمہارا خیال درست ہے۔" عمران نے کہا۔

"شناخت....؟"

"او زیڈ ایم....!"

"درست۔" وہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتی ہوئی بولی۔ عمران نے اپنا ہاتھ اس کے ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔ ذرا بھی گرمجوشی کا اظہار نہ ہونے دیا۔

"لیکن....!" ریتا نے کسی قدر تذبذب کے ساتھ کہا۔ "مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ غیر ہوں گے۔"

"ہم غیر افریقی ہی ہیں۔" عمران بولا۔

"مراکش افریقہ ہی میں ہے۔"

"میں نہ سیاہ فام ہوں اور نہ مراکشی۔"

"تو پھر فرانسیسی ہی ہو سکتے ہو۔"

"یہ بھی غلط ہے۔ اس کی فکر مت کرو اور اس نے آنکھیں کھول دی ہیں۔" عمران اور جوزف سے سواحلی میں بولا۔ "اسے سہارا دے کر بٹھا دو۔"

سرغنہ عمران کو قہر آلود نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ اور جوزف نے جیسے ہی سہارا کے ہاتھ جھٹک دیئے۔ پھر خود ہی اٹھ بیٹھا تھا۔ ناک سے بہا ہوا خون ہونٹوں اور گیا تھا۔ جسے اس نے ہتھیلی سے پونچھ کر کہا۔ "اس کے باوجود بھی تم لوگ یہاں سے گے۔"

اور جوزف کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "یہ تو مراکشی ہے لیکن تم پر میں قوم سے غداری کا الزام عائد کرتا ہوں۔"

"میری قوم یہی شخص ہے....!" جوزف نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔ "میں اس کا پالتو تا ہوں۔"

"تم اول درجے کے ذلیل ہو۔ تم نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہو۔"

"اور تم جانتے ہو کہ تم کیا کر رہے ہو....؟" جوزف نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"فضول باتوں میں وقت نہ ضائع کرو۔" عمران نے جوزف سے کہا۔

"یہ خواہ مخواہ بات بڑھا رہا ہے باس....!"

"تم.... ہمیں یہاں سے نکلنے کا راستہ بتاؤ گے۔"

"کوشش کر کے دیکھ لو.... ہم میں سے کسی کی بھی زبان نہ کھلوا سکو گے.... جب تمہارا ناقابل برداشت ہو جائے گا تو ہم مر جائیں گے۔"

"اپنی مرضی سے....؟" جوزف نے ہنس کر پوچھا۔

"تم اپنی مکروہ آواز مجھے نہ سناؤ تو بہتر ہو گا۔" وہ تنفر آمیز لہجے میں بولا۔

"پھر لاحاصل باتیں شروع ہو گئیں....!" عمران نے جھنجھلاہٹ کا مظاہرہ کیا اور سرغنہ سے لا۔ "میں نے تمہارے آپریشن روم کو ناکارہ کر دیا ہے۔ لہٰذا یہ خیال بھی دل سے نکال دو کہ باہر تمہارا رابطہ قائم ہو سکے گا۔"

"اس کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"تو پھر سچ مچ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جب چاہو گولی مار سکتے ہو۔"

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے آدمی تمہارے ہمدرد ہیں....؟"

"ہ ہوں۔ لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ سفید فاموں کی اقتصادی گرفت سے نکلنے کے ہم ان پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا بھی کوئی مفاد اس سے وابستہ ہو۔ لہٰذا بعد میں کے کام آئیں گے۔"

"کام نہیں آؤ گے بلکہ ان کے مقاصد کے حصول کے لئے زبردستی کار آمد بنائے جاؤ گے۔"

تم نہیں جانتے کہ بین الاقوامی بلیک میلروں کے ہتھے چڑھ گئے ہو۔"

"ان کے بارے میں عام طور پر یہی خیال پایا جاتا ہے۔ لیکن میں اس سے متفق نہیں ہوں۔"

"تمہارے متفق ہونے یا نہ ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ ساری دنیا اس پر متفق ہے۔"

"اور اس کے باوجود ساری دنیا سے ہمارا کام چلتا ہے۔" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بات بڑھانے سے کیا فائدہ باس۔" دفعتاً جوزف بولا۔ "میں ان سبھوں کو ختم کئے دیتا ہوں۔ اس کے بعد اطمینان سے خود ہی راستہ تلاش کر لینا۔ تمہاری نظروں سے بھلا کب کوئی چیز پوشیدہ رہ سکی ہے۔"

"مجھے سوچنے دو...!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"تم سوچو جب تک میں اپنے پستول کا میگزین چیک کر لوں۔"

"کیا قصہ ہے...؟" شیہرو نے عمران سے پوچھا۔

"باہر نکلنے کا راستہ خود ہی تلاش کرنا پڑے گا۔ ان سے اس کی توقع نہ رکھنی چاہئے کہ بتا دیں گے۔"

"میں اگلوا لینے کے طریقے جانتا ہوں۔"

"میں خود بھی جانتا ہوں لیکن یہ محض وقت کی بربادی ہوگی۔ یہ لوگ اس تنظیم کا ساتھ یقین کے ساتھ دے رہے ہیں کہ اس بر اعظم کو سفید فاموں سے قطعی طور پر خالی کرا لیں گے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں الجزائریوں کا تجربہ ہو چکا ہے۔" ریتا بولی۔

"لیکن اس ملک کے لوگ تو برطانیہ کی غلامی سے آزاد ہو چکے ہیں۔" شیہرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب یہ لوگ اتنے بھولے بھی نہیں ہیں کہ متبادل دام کو نہ پہچان سکیں۔ جانتے ہیں کہ اب ان پر اقتصادی امداد کا جال پھینکا گیا ہے۔ اپنے سرمائے کی زنجیروں میں جکڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔" عمران نے کہا۔

"ابھی مسئلہ یہاں سے نکلنے کا ہے... بین الاقوامی سیاست کا نہیں۔" ریتا بول پڑی۔

عمران نے سر ہلا کر کہا۔ "اور کیا... اور کیا...!"

"پہلے کس پر فائر کروں باس۔" جوزف نے اپنا مشین پسٹول سیدھا کر کے عمران سے پوچھا۔

"ٹھہر جاؤ۔" دفعتاً ان میں سے ایک چیخا۔ سرغنہ کسی زخمی سانپ کی طرح ان کی طرف

تھا۔ لیکن وہ کہتا رہا۔ "میں خود بھی یہی سوچتا رہا ہوں کہ ہمیں بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ بھی سفید فام ہی ہیں۔ وہ ہم پر ترس کھا سکتے ہیں لیکن برابری کا درجہ کبھی نہیں دے سکتے۔"

"تم اس ملک کے عقلمند ترین آدمی ہو۔" عمران بولا۔

"کیوں بکواس کر رہا ہے۔ کمینے۔" سرغنہ اپنے آدمی کو گھورتا ہوا غرایا۔

"اسے یہاں سے لے جاؤ۔" عمران نے جوزف سے کہا۔

اس کا اشارہ سرغنہ کی طرف تھا۔

جوزف آگے بڑھا ہی تھا کہ سارے رائفل بردار اس آدمی پر ٹوٹ پڑے جو عمران کو کچھ بتانا چاہتا تھا۔ ان کے صرف ہاتھ باندھے گئے تھے پیر آزاد تھے اور پھر جتنی دیر میں وہ سب مل کر انہیں ہٹانے کی کوشش کرتے انہوں نے اس کو ختم ہی کر دیا۔ کسی نے اپنا گھٹنا اس کی گردن پر رکھ کر کام تمام کر دیا تھا۔

سرغنہ نے ایک وحشیانہ قہقہہ لگایا... کچھ دیر ہنستا رہا پھر بولا۔

"اب ان جیالوں کی زبان کون کھلوا سکے گا۔"

ریتا عمران کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولی۔ "میرا خیال ہے کہ انہیں کہیں بند کر دیا جائے۔ پھر ہم اطمینان سے راستہ تلاش کریں۔"

"ضرور...!" عمران سر ہلا کر بولا۔ وہ مرنے والے کو پر تشویش نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ دفعتاً اس نے اونچی آواز میں کہا۔ "ان پانچوں نے اس تنہا آدمی کو مار ڈالا۔ کیا تم میں سے کسی کو میری رائے سے اختلاف ہے؟"

اس نے یہ سوال اپنے ساتھیوں اور پانچوں فرانسیسیوں سے کیا تھا۔

"نہیں ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے۔" شیہرو بولا۔ "کیونکہ ہم نے یہ سانحہ بچشم خود دیکھا ہے۔"

"بس تو پھر میں ان پانچوں کو سزائے موت دیتا ہوں۔ جوزف ان میں سے ایک کے ہاتھ کھول دو اور اس سے اس کی آخری خواہش بھی پوچھ لینا۔"

"او کے باس۔" کہتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ یکایک ایک رائفل کی نال عمران کی کمر سے آ لگی۔ وہ چونک کر مڑا اور ریتا کے ہاتھ میں رائفل دیکھ کر ایک طویل سانس لی۔

"کیوں؟ تمہارے دل میں کیا ہے؟" اس نے ریتا سے سوال کیا۔

جوزف اور جیمسن الرٹ ہو گئے......

"اپنا ماسک اتارو......!" ریتا عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔

"تمہیں اس کا حق کس نے دیا ہے۔" جیمسن جھنا کر بولا۔ عمران تو خاموش ہی رہا تھا۔

ریتا کے تینوں ساتھیوں نے بھی رائفلیں سیدھی کر لیں۔

عمران نے چپ چاپ اپنا ماسک اتار دیا اور آہستہ سے بولا۔ "بہت زیادہ عقلمند بننے کی کوشش مت کرو۔"

"تو تم فرانسیسی ہی ہو۔"

"رائفل ہٹاؤ۔" عمران رائفل کی نال پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔

"اف فوہ...... یہ کیا ہونے لگا ہے۔" سارہ پہلی بار بولی اور جیمسن نے سر ہلا کر کہا۔ "تمہاری آواز تو خاصی دلکش ہے......!"

سر فنہ عمران کو گھورے جا رہا تھا۔ دفعتاً اس نے جوزف سے کہا۔ "اب تم بھی اپنا ماسک اتار دو۔ خدا کا شکر ہے کہ تم لوگ اپنوں میں سے نہیں ہو۔ اب مجھے اپنے مرنے کا ذرہ برابر بھی غم ہو گا۔"

جوزف کچھ نہ بولا۔ عمران کے چہرے پر حماقت طاری ہو گئی تھی۔ اور جیمسن سارہ کو گھو جا رہا تھا۔

"چلو...... تم دونوں ایک کنارے بیٹھو۔" دفعتاً عمران نے جوزف اور جیمسن سے کہا۔ "یہی لوگ سب کچھ کریں گے۔"

وہ خود بھی وہاں سے ہٹ کر اسٹیج کے قریب جا کھڑا ہوا تھا۔ جیمسن اور جوزف بھی پہنچ گئے۔

"یہ کتیاں منہ لگانے کے قابل نہیں ہوتیں۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"دوسری حلیم الطبع معلوم ہوتی ہے۔ بس ذرا سی موٹی ہے۔" جیمسن نے کہا۔

"میں تو کہتا ہوں باس انہیں جہنم میں جھونکو...... چپ چاپ راستہ تلاش کرو اور نکل چلو۔ "آنا تھا تو اکیلی ہی آتیں...... تین عدد مردوں کو بھی ساتھ لانے کی کیا ضروری تھی۔"

سن نے کہا۔

عمران کچھ نہ بولا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس معاملے سے بالکل ہی دستبردار ہو گیا ہو۔

وہ پانچوں دور کھڑے انہیں دیکھتے رہے...... عمران اسٹیج پر چڑھ گیا۔ جوزف اور جیمسن نے ران کی تقلید کی...... ادھر سر فنہ بری طرح چیخنے لگا۔ "نیچے آؤ...... نابکارو...... قربان گاہ سے

"

وزف نے عمران کی طرف دیکھا...... اور عمران سر ہلا کر بولا۔ "اسے بکواس کرنے دو۔ تو ہے۔ تجھے سڑے ہوئے دیوتاؤں کی قربان گاہ سے کیا سروکار۔"

"ٹھیک ہے باس...... لیکن ہم خواہ مخواہ اوپر کیوں چڑھ آئے ہیں۔"

"ور بہتر طور پر ان کی نگرانی کر سکیں گے۔"

"مجھے یہ پانچوں قطعی پسند نہیں آئے۔ اگر ان کے ساتھ مل کر کام کرنا پڑا تو میرا خون جر ہوتا رہے گا۔"

کیا جائے گا۔" عمران نے لاپرواہی سے شانے سکوڑے۔

فار کو اور گیمبر نے ان چار قیدیوں پر تشدد شروع کر دیا تھا اور وہ خاموشی سے سب شت کر رہے تھے۔ ان کے چہروں پر ٹھوکریں ماری جا رہی تھیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں کچلی جا رہی تھیں۔ پنڈلیوں پر رائفلوں کے کندے مارے جا رہے تھے......

اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا باس......!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تم وقت نہ ...... راستہ تلاش کرو......!"

خیال ہے کہ مجھ سے ایک بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے۔" عمران آہستہ سے بولا۔

"کیا ہوا باس......؟"

"مجھے ان کے آپریشن روم کو قابل استعمال رہنے دینا چاہئے تھا۔ اگر کسی نے اس دوران ان قائم کرنے کی کوشش کی تو اس جعلسازی سے آگاہ ہو جائے گا۔"

کیوں تباہ کر دیا تھا باس......؟"

یقین نہیں تھا کہ یہ سب اتنی آسانی سے قابو میں آ جائیں گے۔ اس لئے میں نے سوچا بڑھنے نہ پائے۔ ان کا محفوظ ترین طریقہ یہی تھا کہ انہیں باہر سے رابطہ قائم کرنے

سے روکا جائے....!"

"خیر! اب کچھ اور سوچو.... میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ سفید فام میرے ہم وطنوں کو ٹھوکریں مار رہے ہیں.... تم نے تو کہہ دیا تھا کہ وہ زبان نہیں کھولیں گے اور میں یہی کہتا ہوں...!"

"اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ جنرل کیو نے فرانس کے ساتھ یہ خصوصیت برتی کیوں تھی...!"

"میں نہیں سمجھا!"

"مجھ پر ان فرانسیسیوں کو مسلط کرنے کی کوشش کیوں کی۔ گویا مجھ پر کلی طور پر اعتماد کر سکتا تھا۔ پھر اس کے سیکریٹری نے اسے بھی ڈبل کراس کیا اور سول سائیڈ میں سموا جیسے آدمی سے ہماری ملاقات ہوئی...!"

"تم شاید یہ کہنا چاہتے ہو باس کہ یہاں کوئی بھی قابل اعتماد نہیں ہے...!"

"ہو سکتا ہے وہ مجھے ہی قابل اعتماد نہ سمجھتے ہوں۔ تھریسیا نے اپنی ایشی شعاع کی آزمائش کے لئے مجھے آلۂ کار بنایا تھا۔ ہر چند کہ میں اس کا مخالف تھا کہ اس خطے میں جہاز بھیجے جائیں بھی....!" عمران جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا! کچھ دیر بعد بولا "اب یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے....!"

جوزف اور جیمسن خاموش رہے۔ وہ دونوں ہی کچھ سوچ رہے تھے۔ اُدھر وہ لوگ بھی تشدد کرتے کرتے تھک گئے تھے۔ لیکن اُن سے کچھ اگلوا نہیں سکے تھے!

ریتا ابھی سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً تیزی سے اسٹیج کی طرف دوڑی اور قریب پہنچ کر عمران سے بولی "میرا ایکسٹش ونگلر واپس کر دو....!"

"اوہ ہاں...." عمران چونک پڑا اور بوکھلائے ہوئے انداز میں کلائی سے ونگلر کھولنے لگا۔ وہ اُسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ عمران نے جیب سے چیک والا جھالر بھی نکالی اور دونوں چیزیں تھماتا ہوا بولا "ہمارے لئے بے حد منحوس ثابت ہوا ہے تمہارا ونگلر....!"

"کیا مطلب....!"

"نہ اس کی نوعیت سے واقف ہوتے اور نہ یہاں اس طرح آپھنستے...!"

"تم آخر ہو کیا شے....!"

"اس سوال کا جواب شاید میرا باپ بھی نہ دے سکے...!" عمران نے کہا اور احمقانہ انداز میں تے ہوئے جیمسن کو آنکھ ماری۔

جیمسن نے ریتا سے کہا "کیا ان لوگوں کا اس طرح یہاں پڑا رہنا مناسب ہے...!"

"پھر کیا کریں....!"

"انہیں سامنے سے ہٹا دو....!"

"ہٹا کر کہاں لے جائیں...!"

"کہیں کوئی ایسی جگہ تلاش کرو....!"

اچانک اسٹیج ہلنے لگا.... اور ریتا اچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔ یہ تینوں لڑکھڑا کر گرے اور لڑھکتے ہوئے اسٹیج کے دوسرے سرے کی طرف چلے گئے کیونکہ اسٹیج کی سطح اسی طرح اوپر اٹھ رہی تھی جیسے کسی صندوق کا ڈھکن کھل رہا ہو۔ غنیمت یہی تھا کہ وہ ایک دوسرے سے کسی قدر فاصلے پر تھے ورنہ سرے تک پہنچتے پہنچتے کسی نہ کسی کی ایک آدھ ہڈی ضرور ٹوٹ جاتی۔!

* * *

ریتا نے اسٹیج کی سطح کو اٹھتے دیکھا اور بوکھلا کر پیچھے ہٹ گئی.... ٹھیک اسی وقت ہال میں کسی کم آواز بھی گونجی تھی۔ "اپنا اسلحہ فرش پر ڈال دو تم سب مشین گن کی زد پر ہو...!"

آواز اسی تاریک خلاء سے آئی تھی جو اسٹیج کی سطح کے اوپر اٹھنے سے پیدا ہوا تھا۔ ریتا بڑی فرش پر لیٹ گئی۔ جملہ انگلش میں ادا کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے دانستہ فرش پر آنکھیں پھاڑے اس تاریک خلاء کو گھورتے رہے۔

کسی نے بھی اپنی جگہ سے جنبش کی تو چیتھڑے اڑا دیئے جائیں گے۔" آواز پھر آئی۔ ساتھ ہی دو افراد برآمد ہوئے اُن کے ہاتھوں میں اسٹین گنیں تھیں۔ زرد فام تھے اور مشرق کسی ملک کے باشندے معلوم ہوتے تھے۔

"تم تینوں ان کے ہاتھ کھول دو...!" خلاء سے آواز آئی۔

ریتا جہاں گری تھی وہیں پڑی رہی۔ خلاء سے برآمد ہونے والے دونوں افراد نے آنکھ اٹھا کر اُسے دیکھا تک نہیں تھا۔ لیکن اچانک اسٹیج کے پیچھے والے اندھیرے سے اُسے بھی مخاطب کیا۔ "عورت...... تم بھی اٹھو اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جاؤ۔!"

ریتا نے اٹھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ شیپر، وقار گو اور گیسپر اُن وحشیوں کے ہاتھ کو لگے جن پر ذرا ہی دیر پہلے تشدد کی انتہا کر چکے تھے۔ اُن میں سے صرف دو ہی ہوش میں تھے۔ سرغنہ اور دوسرا ایک اور......!

سرغنہ نے اٹھتے ہی چیخنا شروع کر دیا...... "وہ تینوں کہاں ہیں جنہوں نے لاسلکی انتظام کو اُلٹ کر دیا۔ بولو جلدی......!"

لیکن ریتا اور اس کے ساتھی خاموش رہے...... سرغنہ نے کچھ اور کہنے کے لئے منہ کھولا تھا کہ دوسری طرف الٹ گیا...... اس کی پیشانی سے خون کا فوارہ چھوٹ رہا تھا۔ پھر یہی حشر دوسرے کا بھی ہوا جو ہوش میں تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟۔ کہاں سے ہو رہا ہے۔؟" تاریک خلاء سے آواز آئی اور ادھر اسٹیج دونوں تو اسٹیج کی جانب مڑے ہی تھے کہ یکے بعد دیگرے وہ دونوں بھی فرش پر گر پڑے۔ ان کی پیشانیاں بھی خون اگل رہی تھیں۔

"احمقو! کھڑے کیا دیکھ رہے ہو۔!" ریتا جلدی سے بولی "ان پانچوں بیہوشوں کو ڈھال بناؤ۔!"

لیکن جیسے ہی وہ اس کی ہدایت پر عمل کرنے کے لئے بیہوش آدمیوں کی طرف بڑھے تاریکی سے مشین گن کا برسٹ مارا گیا۔ گیسپر اور وقار گو اچھل کر دور جا پڑے۔ دونوں ڈھیر ہو کر رہ گئے تھے۔!

شیپر وہیں پھرتی سے فرش پر لیٹ گیا اور ریتا اور سارہ نے بھی یہی کیا...... تاریک خلاء سے آواز آئی...... "تم تینوں اس طرح بھی نہیں بچ سکو گے...... زندگی چاہتے ہو تو بتاؤ وہ کہاں ہیں......!"

وہ کچھ نہ بولے...... ٹھیک اسی وقت خلاء سے دو آدمی پھر نکلے اور کچھ دور چل کر پلٹے اسٹیج کی طرف گھوم گئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی اسٹین گنیں تھیں۔ انہوں نے

طرف گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی...... ان کا لباس عجیب تھا۔ چہرے نہیں دکھائی دیتے تھے۔ صرف آنکھوں کی جگہ پر دو سوراخ تھے۔ سر سے پاؤں تک آہن پوش لگتے تھے۔!

شیپر وغیرہ ریتا اور سارہ دم بخود پڑے رہے۔ ریتا نے اندازہ لگایا تھا کہ نئے آنے والوں پر گولیاں اثر انداز نہیں ہو سکیں گی اور اب اُسے اُن تینوں کی عافیت خطرے میں نظر آ رہی تھی جو اسٹیج پر سے اب تک اُن کا تحفظ کرتے رہے تھے۔

دفعتاً اسٹیج کی اٹھی ہوئی سطح پھر آہستہ آہستہ نیچے آنے لگی...... ریتا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ پہلے مارے جانے والوں کی دو اسٹین گنیں فرش ہی پر پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن دراصل وہ ان دونوں آہن پوشوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتی۔!

اسٹیج کی سطح آہستہ آہستہ اپنی اصل پوزیشن میں آ گئی...... لیکن...... اُن تینوں کا کہیں پتہ نہ تھا۔ وہ پھر ریتا کی طرف مڑے اور انہیں فرش سے اٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ پھر لاشوں اور پانچ بیہوش آدمیوں کے درمیان وہ تینوں اس طرح لڑکھڑا رہے تھے جیسے انہیں بھی اسی انجام کی طرف دھکیلا جا رہا ہو۔

"وہ تینوں کہاں ہیں جن کا ذکر اس نے کیا تھا۔!" ایک آہن پوش نے سرغنہ کی لاش کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔ زبان فرنچ ہی تھی۔

"وہ اسی ڈائس پر تھے۔!" ریتا نے اسٹیج کی جانب ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تم لوگوں نے اگر اپنی جگہوں سے جنبش بھی کی تو اپنے ساتھیوں ہی کی طرح مار ڈالے جاؤ گے۔!"

وہ خاموش کھڑے رہے۔ آہن پوش نے اسٹیج کی دونوں جانب والی دیواروں پر نظر دوڑائی تھی...... اور پھر چھت کے قریب وہ بڑا روشن دان ریتا کو بھی نظر آیا جس سے ایک خاصا تندرست آدمی بھی بخوبی گذر سکتا تھا۔ آہن پوش اپنے داہنے ہاتھ کی پشت منہ کے قریب لاکر کچھ بولا...... ریتا اس کی آواز تو سن سکتی تھی لیکن الفاظ سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آہن پوش نے چھلانگ لگائی اور اسٹیج پر پہنچ گیا...... لیکن وہ کھڑا نہیں رہا تھا۔ فوراً ہی فرش پر لیٹ گیا تھا۔ پھر اسٹیج کی سطح دوبارہ کسی صندوق کے ڈھکنے کی طرح اوپر اٹھنے لگی تھی اور چھت سے جا لگی۔ ریتا اور اس کے ساتھی بے حس و حرکت کھڑے رہے۔ دوسرے

آہن پوش کا رخ انہی کی جانب تھا۔ اور اس کی اسٹین گن انہیں کور کر رہی تھی!

اس بار انہیں اسٹیج کے پیچھے والے خلاء میں روشنی بھی نظر آئی تھی۔ سامنے ہی مشین گن بھی رکھی دکھائی دی۔ لیکن اس کے قریب کوئی موجود نہیں تھا۔ ریتا سوچنے لگی کہ صرف دو ہی تھے اور انہی میں سے کسی نے مشین گن کا برسٹ مارا تھا!

چند ہی منٹ گذر گئے۔ لیکن حالات میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ ریتا سوچ رہی تھی۔ اگر کسی طرح اس آہن پوش کو گرا لیا جائے تو کیسی رہے۔ لیکن پھر اسٹیج کے نیچے والے خلا پر نظر پڑتے ہی یہ خیال ذہن کے تاریک حصوں میں گم ہو گیا۔ مشین گن کے پاس کوئی موجود نہیں تھا۔ مگر اس کے عقب والی تاریکی میں کیا کچھ تھا۔ اس کا اندازہ لگانا آسان نہیں تھا۔ اس کے ساتھیوں کی لاشیں تھوڑے ہی فاصلے پر اوندھی پڑی ہوئی تھیں۔

اس نے ان پر اچٹتی ہوئی سی نظر ڈالی اور پھر اسٹیج کے نیچے والے خلاء کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس بار مشین گن کے قریب کوئی کھڑا نظر آیا۔ لیکن روشنی کم ہونے کی بناء پر چہرہ واضح طور پر نہیں دکھائی دیتا تھا۔ اس نے اونچی آواز میں آہن پوش سے کچھ پوچھا تھا جس کا جواب اس نے انگلش میں دیا اور جواب ہی سے ریتا نے سوال کا اندازہ لگایا۔ غالباً اس نے دوسرے آہن پوش کی واپسی کے بارے میں پوچھا تھا۔ اور آہن پوش نے نہ صرف جواب دیا تھا بلکہ اسٹیج کی سطح برابر لانے کی تجویز بھی پیش کی تھی!

سطح آہستہ آہستہ نیچی ہونے لگی اور ٹھیک اسی وقت دوسرے آہن پوش کی کھوپڑی دکھائی دی جو شائد سطح پر اوندھا لیٹا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ ہلا کر اپنے ساتھی کو کسی قسم کا اشارہ کیا تھا!

اسٹیج کی سطح پھر معمول پر آ گئی۔ ریتا کا دل حلق سے دھڑکنے لگا۔ دونوں سیاہ فام پڑے ہوئے تھے اور آہن پوش ان پر اسٹین گن تانے قریب ہی کھڑا تھا!

"تیسرا کہاں ہے؟" دوسرے آہن پوش نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"شائد وہ سرنگ میں اتر گیا ہے! تم انہیں دیکھو۔ میں اسے پھر تلاش کرتا ہوں۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ دونوں نے گفتگو کے لئے انگلش استعمال کی تھی!

جوزف اور جیمسن کو اٹھنے کا حکم دیا گیا۔ وہ ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے کھڑے ہو گئے اور

اتار کر ریتا اور اس کے ساتھیوں کے قریب کھڑا کر دیا گیا۔

"اگر وہ سرنگ میں اترا ہے تو ہمیں زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔" دوسرے آہن پوش نے کہا "زیادہ دور نہیں جا سکے گا...!"

"جیسا تم کہو!" اس کے ساتھی نے رُک رُک کر کہا وہ اب بھی بُری طرح ہانپ رہا تھا۔

"ہم انہیں لے کر چلتے ہیں! اس کے بارے میں رپورٹ دے دیں گے۔"

"ان کا کیا ہو گا!" پہلے آہن پوش نے بیہوش افریقیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ دوسرے دیکھیں گے۔ ان پانچوں کے ہاتھ باندھ دو اور لے چلو!"

"میں تو بُری طرح تھک گیا ہوں! تم ہاتھ باندھو! میں کور کئے رہوں گا!"

دوسرے نقاب پوش نے بیہوش آدمیوں کے ہاتھ کھولے اور یکے بعد دیگرے ان پانچوں کے ہاتھ باندھنے لگا۔ ریتا سوچ رہی تھی کہ شائد پھر اسٹیج کی سطح اوپر اٹھے گی اور انہیں اسکے نیچے اتار کر کہیں لے جایا جائے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ وہ تو انہیں ایک راہداری کی طرف لے چلے ... آگے سے پہلے دونوں ان سے دور جا کھڑے ہوئے تھے اور آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے!

جیمسن جو ریتا کے قریب ہی کھڑا ہوا تھا آہستہ سے بولا "یہ سب کچھ محض تمہاری وجہ سے ہوا...؟"

"مجھے احساس ہے...!" ریتا بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "مجھے تمہارے ساتھی کا ماسک اس ... نہیں اتروانا چاہئے تھا!"

"مجھے تو تم بھی ٹھیک آپ جیسے معلوم ہوتے ہو...!" ریتا نے کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے لیکن یہ ماسک نہیں ہے۔"

"پھر بھی اصلی رنگت معلوم ہوتی ہے۔ وہ تمہارا دوسرا ساتھی کس طرف نکل گیا؟"

"میں نہیں جانتا! اس روشندان سے گذر کر ہم چند زینوں تک پہنچے تھے۔ اور ہمارا ساتھی ... دیکھنے کے لئے زینے طے کرنے لگا تھا۔ ہم اوپر ہی کھڑے تھے کہ اچانک وہ نازل ... اب تم ہمیں پھر یہیں دیکھ رہی ہو!"

"ان نے کسی سرنگ کا ذکر کیا تھا!"

"خدا جانے...... میں نے تو صرف زینے دیکھے تھے۔ ہو سکتا ہے وہ کسی سرنگ ہی کی طرف جاتے ہوں۔!"

"چلو......!" دفعتاً آہن پوشوں میں سے ایک نے اسٹین گن سے راہداری کی طرف اشارہ کیا تھا۔!

کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ پہلی نظر میں کمرہ ہی معلوم ہوا تھا لیکن حقیقتاً اس کی بناوٹ لفٹ کی سی تھی۔ دروازہ بند کرتے ہی انہیں احساس ہوا کہ وہ تیزی سے نیچے جارہے ہیں۔ ریتا کو اتنی تیز رفتار لفٹ کا تجربہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ذرا ہی دیر میں ڈوبنے لگا اعصاب کی یہی کیفیت تھی۔ وہ دیواروں سے ٹکے کھڑے تھے۔!

بالآخر زور کا دھچکا لگا اور لفٹ رُک گئی...... ذہنوں پر عجیب سا سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ لفٹ کا دروازہ کھلا اور وہ ایک بہت بڑے گیراج میں داخل ہوئے جہاں متعدد گاڑیاں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔ لیکن آس پاس کوئی آدمی نہ دکھائی دیا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے...... تم آگے کیوں نہیں بڑھتے......!" ایک آہن پوش نے دوسرے سے کہا۔!

"میں سوچ رہا ہوں کہ اس کا فیصلہ یہیں ہو جانا چاہئے کہ کون کس کی ہو گی......!" دوسرے نے کہا۔!

"مسخرہ پن سے محظوظ ہونے کے موڈ میں نہیں ہوں...... چلو گاڑی پر۔!"

"میرا دایاں بازو بہت شدت سے دکھ رہا ہے۔! میں ڈرائیو نہیں کر سکوں گا اور پھر کیا ان سبھوں کو وہاں لے جاؤ گے۔!"

"پھر کہاں لے جائیں......!"

"مردوں کو یہیں بندھا پڑا رہنے دو۔ عورتوں کو لے چلو۔!"

"میں اس قسم کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔!"

"مردوں کو ختم ہی نہ کردوں......!"

"شاید تمہارا دماغ چل گیا ہے۔ انہیں زندہ پیش کرنا ہے۔!"

ایک بڑی گاڑی کی طرف انہیں چلنے کو کہا گیا۔ جوزف نے بھاڑ سا منہ کھول

تھی۔ وہ گاڑی میں بیٹھ گئے اور ایک آہن پوش نے گیراج کا دروازہ کھولا۔ دوسرا گاڑی کو باہر نکالنے لگا۔ باہر گہری تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔

دوسرا آہن پوش گاڑی کے پچھلے حصے میں قیدیوں کے پاس آ بیٹھا۔ گاڑی کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی۔ اور جھٹکے بھی لگ رہے تھے۔ کسی دشوار گذار راستے پر چل رہی تھی۔

"کچھ بولتے رہو...... تم لوگ...... دم گھٹ رہا ہے......!" ریتا نے کہا۔

"بہت دیر سے ایک مسئلے پر غور کر رہا ہوں۔" جیمسن بولا "وہاں اس ہال میں چربی کی بدبودار مشعلیں کیوں روشن تھیں۔!"

"بھلا اس کی اہمیت کیا ہے کہ تم اس کے بارے میں سنجیدگی سے کچھ سوچتے بیٹھ جاؤ......!"

"سوچنے کی بات ہے محترمہ ریتا......!"

"میں سمجھ گیا تم کیا کہنا چاہتے ہو" دفعتاً آہن پوش بول پڑا۔ "تمہیں اس پر حیرت ہو گی کہ جب وہاں برقی قوت سے لفٹ چلائی جا سکتی ہے۔ تو روشنی کا ہزاروں سال پرانا نظام کیوں برقرار رکھا گیا ہے......!"

"ہاں! میں یہی جاننا چاہتا ہوں۔!" جیمسن نے کہا۔

"مجھے خود بھی نہیں معلوم ورنہ ضرور بتا دیتا۔" آہن پوش نے کہا۔

"تم مجھے بہت اچھے آدمی معلوم ہوتے ہو۔!" جیمسن بولا۔

"نہیں اتنا زیادہ اچھا بھی نہیں ہوں۔!"

"آخر ہم لوگ کہاں لے جائے جارہے ہیں۔!" ریتا نے انگلش میں سوال کیا۔

"ہم تمہیں اپنی قیام گاہ پر لے جارہے ہیں۔ مردوں کو ایک کمرے میں بند کر دیں گے اور تم لوگ ہمارے ساتھ رہو گی۔!"

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔!" سارہ بپھر گئی۔

"مجھ پر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں! میں عورتوں سے دور بھاگتا ہوں۔ یہ میرے ساتھی کی مجبوری ہے۔!"

"لیکن آخر ہم اس طرح کیوں گھیرے گئے ہیں۔!"

"یہ کبھی میرا ساتھی ہی بتا سکے گا۔ میں شاعر قسم کا آدمی ہوں۔ عالم بیداری میں بھی خواب

دیکھتا رہتا ہوں......!"

جمیس نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔ اور جوزف تو شروع ہی سے خاموش تھا۔ ویسے دوسروں کی گفتگو کے دوران میں دخل اندازی کرنے کی عادت نہیں تھی۔

کار یکساں رفتار سے چلتی رہی۔ پھر شاید پورے ایک گھنٹے بعد رکی تھی۔!

آہن پوش پچھلا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔..... اور اسٹین گن کو جنبش دے کر ان سے اترنے کو کہا گیا۔

یہاں بھی اندھیرا ہی تھا۔ نیچے اترتے ہی تھوڑے فاصلے پر انہیں مدھم سی روشنی نظر آئی وہ عمارت کی روشن کھڑکیاں تھیں۔ ان سے عمارت کی جانب چلنے کو کہا گیا۔

عمارت مختصر سی ثابت ہوئی اور اس کی تعمیر میں کسی سلیقے کو دخل نہیں تھا۔ چھوٹے قسم کے پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی تھی۔

عمارت میں پہنچ کر تینوں مردوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔

"میں لباس تبدیل کرنے جا رہا ہوں......!" ایک آہن پوش نے دوسرے سے کہا۔ "یہیں ٹھہرو...... پھر تم تبدیل کر آنا۔!"

"ضرور جاؤ......!" دوسرے آہن پوش کے لہجے میں بیزاری تھی۔ اس کے چلے جانے کے بعد اس نے ریتا سے کہا "جو کچھ بھی ہونے والا ہے میں اُسے پسند نہیں کرتا۔!"

"تب تو تمہارے حصے میں آنے والی محفوظ رہے گی۔" ریتا بولی۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے! ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔!"

"ہمیں کس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔!"

"فی الحال تو ہماری ہی تحویل میں ہو۔ ویسے میں پھر بتاتا ہوں کہ میرا ساتھی ہی اس ہے۔ میں بہت کم ہوش میں رہتا ہوں۔!"

تھوڑی دیر بعد دوسرا آہن پوش واپس آگیا۔ وہ نسلاً کسی سفید فام قوم سے تعلق اور اب سفید قمیض اور سفید پتلون میں ملبوس تھا۔

اس کے آتے ہی دوسرا آہن پوش اٹھ گیا۔ اس کے ساتھی نے کہا۔ "جلدی کرو۔!" وہ کچھ کہے بغیر چلا گیا۔

"ہمارے ہاتھ کب تک بندھے رہیں گے۔!" ریتا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"خاموش بیٹھی رہو۔ اور ہمارا شکریہ ادا کرو کہ ہم نے تمہیں زندہ رہنے دیا ہے۔!"

"میں ہاتھ کھولنے کو کہہ رہی تھی......!"

"ہاتھ بندھے ہی رہیں گے۔!"

"یہ درندگی ہے......!"

"میں درندہ ہی ہوں......!"

ریتا کچھ کہنے والی تھی کہ دوسرا آہن پوش واپس آگیا۔ لیکن اس نے اپنے ساتھی کی طرح جسم پر سے فولادی خول نہیں اتارے تھے۔ اس کے ساتھی نے حیرت سے کہا "تم کیا کر رہے ہو۔!"

"پہلے یہ طے ہو جانا چاہئے کہ کون کس کی ہے......!"

"کیا بیوقوفی کی باتیں کر رہے ہو۔ ارے دونوں ہماری ہیں۔!"

"یہ ناممکن ہے۔!"

"کیوں بکواس کر رہے ہو۔!"

آہن پوش نے اس کی گردن پر اسٹین گن کی نال رسید کر دی اور وہ دھم سے فرش پر اور پھر دوبارہ نہیں اٹھ سکا تھا۔!

پھر جیسے ہی آہن پوش نے اپنا فولادی خود اتارا۔ وہ دونوں اچھل پڑیں۔ یہ تو ان دونوں سیاہ [illegible] مآب ساتھی تھا۔ اور انہیں احمقانہ انداز میں دیکھے جا رہا تھا۔

"تم...... تم......!" ریتا ہکلائی۔

"ادھر بھی ایک آدمی تھا۔ اُسے بھی ٹھیک کر آیا ہوں۔!" عمران نے بڑی سادگی سے کہا اور وہ بڑھ کر ریتا کے ہاتھ کھولنے لگا۔ پھر سارہ کے ہاتھ بھی کھول دیئے تھے اور انہیں رسیوں بے ہوش آدمی کے ہاتھ پیر باندھ دیئے۔

"تم...... تم نے تو کمال ہی کر دیا۔" سارہ بولی۔ "آپ ان سے کس طرح بچے تھے جو تمہاری [illegible] کیا تھا۔!"

"کیا بتاؤں۔!" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اب اس کے لئے دل دکھ رہا ہے۔

بچارے کی آنکھ میں پستول کی نال ٹھونس کر فائر کرنا پڑا تھا۔!"

"ارے تو اب اُن بچاروں کو بھی رہائی دلاؤ۔" ریتا نے کہا۔

"میرے والے قطعی بچارے نہیں ہیں۔ تمہارا ہوگا بچارا۔ ابھی بات ہے جارہا ہوں۔ اُنکو

بھی لئے آتا ہوں۔!"

عمران وہاں سے چلا گیا۔ اور سارہ بولی "مجھے تو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا۔ عجیب آدمی

ہے۔!"

"ہے تو....." ریتا سر ہلا کر بولی۔ "ہماری زبان کے لہجوں پر قادر ضرور ہے۔ لیکن مجھے

فرانسیسی نہیں معلوم ہوتا۔!"

"کوئی بھی ہو..... ہمارے لئے تو فرشتہ رحمت ثابت ہوا ہے۔!"

"پتا نہیں اب ہم کہاں ہیں۔ کی گولو میدان سے کتنی دور.....!"

"صبح ہونے دو۔ شائد وہ دونوں سیاہ فام آدمی بتا سکیں۔!"

"اُن میں سے ایک سیاہ فام نہیں ہے۔!"

"اس کا بھی ماسک کیوں نہیں اُتروا دیا تھا۔"

"وہ ماسک میں نہیں..... میک اپ میں ہے..... وہی جو دھلا چکا ہے۔!"

"اوہ..... وہ..... وہ بھی اچھی خاصی فرنچ بول سکتا ہے.....!"

عمران کے ساتھ صرف شیچو واپس آیا تھا۔

"تمہارے آدمی کہاں ہیں۔!" ریتا نے پوچھا۔

"کچن میں چھوڑ آیا ہوں انہیں..... بھوکا رہ کر رات نہیں گزار سکوں گا۔!"

"دوسرا آدمی کہاں ہے.....!" ریتا نے پوچھا۔

"تمہارے لئے بیکار ہے اُس سے کچھ معلوم نہیں کر سکو گی۔ کیونکہ وہ ایک گونگا

آدمی ہے.....!"

"ہو سکتا ہے کچھ اور لوگ بھی اس عمارت سے متعلق ہوں اور کسی وقت بھی آجائیں۔"

"دیکھا جائے گا۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میرا ایک آدمی کچن میں ہے اور دوسرا

کر رہا ہے۔ غفلت میں نہیں مارے جا سکیں گے۔ مطمئن رہو۔!"

"اوہ..... شائد وہ ہوش میں آرہا ہے۔!" شیچو نے نوگرفتار کی طرف دیکھ کر کہا۔

وہ آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا۔ پھر اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ اٹھنے کی بھی کوشش کی تھی۔

ہاتھ پیر تو جکڑے ہوئے تھے۔!

"تم لوگوں کو پچھتانا پڑے گا۔!" وہ غصیلی آواز میں بولا۔ پھر اُس کی نظر عمران پر جم گئی۔!

"یہ کون ہے.....!"

"میں وہی ہوں جس نے تمہاری گردن پر وار کیا تھا۔ چاہتا تو گولی بھی مار سکتا تھا۔ اسی لئے

لوں اور بے کار بیوقوف سمجھا جاتا ہوں۔ اور میں وہی تیسرا آدمی ہوں جو تمہاری گرفت میں

آسکا تھا۔!"

اُس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار دکھائی دیئے پھر اُس نے آنکھیں بند کر لیں۔ ایسا معلوم

ہا تھا جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولیں اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تو تم

ے ساتھی کو مار ڈالا تھا اور اُس کے بلٹ پروف خود پہن لئے تھے۔"

"تم ٹھیک سمجھے ہو..... اور ہم سب وہاں اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے اکٹھا ہوئے تھے کہ

وہاں بجلی کی مشعلیں کیوں جلائی گئی ہیں جبکہ بجلی کا اتنا عمدہ انتظام موجود ہے۔!"

د فام نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اُسے دیکھا تھا اور نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا تھا۔

"اس طرح کیا دیکھ رہے ہو۔" عمران احمقانہ انداز میں بولا۔

"ہم صرف یہی معلوم کرنے کے لئے وہاں آئے تھے۔!"

"اور کیا۔! حیرت انگیز واقعہ ہے۔ جہاں لفٹ چل سکے وہاں بلب بھی روشن کیے جاسکتے

ہیں۔ وہ دور مشعلیں کیوں.....؟"

تو اب تو خواہ مخواہ اتنا خون خرابہ ہوا۔!" سفید فام پُر تاسف لہجے میں بولا۔

اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ ہم کیا چاہتے ہیں تو تم ہمیں اس راز سے آگاہ کر دیتے۔!"

اتنی جانیں کیوں ضائع ہوتیں.....!"

بتاؤ..... ورنہ تمہاری جان بھی ضائع ہو جائے گی..... شیچو بول پڑا۔

لا، تو یہ قربان گاہ ہے۔ جسے ہم اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

جو وہاں لائے جاتے ہیں انہیں علم نہیں کہ وہاں جتنی بھی حیرت انگیز باتیں ظہور

پڑے ہوتی ہیں وہ برقی قوت کی رہین منت ہیں۔ وہ اُسے روحوں سے منسوب کرتے ہیں قربان گاہ کے وفادار ہو جاتے ہیں۔ قربان گاہ سے جاری ہونے والے احکامات کی تعمیل کر ہیں۔ اس قربان گاہ کے توسط ہی سے ہماری تحریک کالوں میں جڑ پکڑ رہی ہے۔ اُن کے فرشتوں بھی علم نہیں ہے کہ وہ سب برقی توانائی کے کھیل ہیں۔"

"لیکن جنہوں نے ہمیں گھیرا تھا وہ بھی تو کالے ہی تھے...... اور وہاں کا لاسلکی انتظام تحویل میں تھا۔"

قیدی ہنس پڑا...... اور کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ بولا۔ "وہ سیاہ فام نہیں تھے۔ بنائے گئے تھے۔"

عمران بڑی تیزی سے اپنی پیشانی پر ہتھیلی رگڑے ڈال رہا تھا۔ اُسے مسوا اور کیشیئن آئے۔ جنہوں نے انتہائی درجے کا تشدد برداشت کرنے کے باوجود بھی اپنی تحریک کے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ مسوا تو تشدد برداشت کرتے کرتے مر بھی گیا تھا۔ چونکہ انہیں توسط سے اس جال میں پھانسا گیا تھا اسی لئے اُن کی زبانیں نہیں کھلوائی جا سکی تھیں۔ وہ کے وفادار تھے اُس قربان گاہ کے وفادار تھے جہاں اُنکے بزرگوں کی روحیں آیا کرتی تھیں۔

وہ سب خاموش تھے اور قیدی انہیں عجیب نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا "تم لوگ کہیں سے آئے ہو۔ کسی کے بھی ایجنٹ ہو، لیکن ہو سفید فام ہی۔ اس ہمارے مشن سے ہمدردی ہونی چاہئے۔"

"اگر تمہارا مشن ہم پر واضح ہو جائے تو ہم اس پر بھی غور کر سکتے ہیں۔" عمران کی

"ہم افریقہ کو سفید فاموں ہی کی گرفت میں رکھنا چاہتے ہیں لیکن دو بڑی طاقتوں کی چپقلش کی بنا پر ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہ ناممکن نظر آ رہا ہے۔"

"تمہاری بات کچھ کچھ سمجھ میں آ رہی ہے۔"

"ہر سمجھدار سفید فام ہم سے متفق ہو جائے گا۔"

"کیا خیال ہے۔" عمران نے ریٹا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بات سمجھ میں آنے والی ہے لیکن اس پر مزید غور کرنا پڑے گا۔"

"ضرور غور کرو، ہم کسی کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتے۔ تم اب میرے ہاتھ

"مزید غور کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔" عمران نے کہا۔

"مجھے اس طرح باندھ رکھنا تم سبھوں کیلئے بے حد خطرناک ثابت ہوگا۔"

"وہ کس طرح؟"

"میں یہاں اس عمارت میں تنہا نہیں ہوں۔"

"اس کوٹھے کو بھی ہم نے قابو میں کر لیا ہے۔ بے فکر رہو۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا کر بیٹھے ہو۔"

"ارے بھئی! تم لوگ بھی تو کچھ بولو۔" عمران نے دوسروں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہاں تک سر ماروں۔"

"ہم بھی اس پر متفق نہیں ہیں کہ کوئی سمجھوتہ ہوئے بغیر کسی قسم کی رعایت دی جائے۔"

"ویسے تم جو مناسب سمجھو۔"

"خالی پیٹ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ پہلے پیٹ عمران بولا۔

عمران کو دوسرے کمرے میں چلنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ دوسرے کمرے میں پہنچ کر وہ اس کی طرف مڑی اور بولی "ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔"

"و ابھی تک اس کی اطلاع نہیں ملی۔"

"کے کیوں نہیں...... وہ ہمیں کس ارادے سے لایا تھا اور اب کیسی باتیں کر رہا ہے۔"

"ذاق معلوم ہوتا ہے۔"

"طلب......؟"

"چاہئے کہ اب باقاعدہ طور پر تحریری درخواست پیش کرے۔"

"ہے ہو......؟" ریٹا بھڑک اٹھی۔

"مطلب یہ کہ...... کچھ نہیں! میں پہلے ہی کہہ رہا ہوں کہ پیٹ بھرے بغیر کام کم از کم میں تو بھوک کے عالم میں کوئی ڈھنگ کی بات سوچ ہی نہیں سکتا۔"

"جلدی ممکن ہو اپنا پیٹ بھر لو۔"

آدھے گھنٹے بعد وہ کھانے کی میز پر تھے۔ قیدی کے ہاتھ کھول دیئے گئے تھے اور اسے ساتھ ہی بٹھایا گیا تھا۔ جوزف نے گونگے سیاہ فام آدمی کو پہلے ہی کھلا پلا دیا تھا۔ اور ایک الماری سے وہسکی کی بوتلیں برآمد کر کے بحق نفس ادارہ ضبط کر لی تھیں۔ اور اب کھانے کی میز پر بیٹھا تھا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور اس کی آنکھوں میں تشویش کے سائے لہرانے لگے۔

"تو بہت چہک رہا ہے۔!" بالآخر موضوع پر اظہار خیال کر ہی دیا۔

"خوشی کی رات ہے باس! میرا اندازہ پورا ہو گیا۔!" جوزف نے بڑے ادب سے کہا۔

"تو اسے خوشی کی رات کہہ رہا ہے۔ آخر کس بنا پر......؟"

"دو چار دن اور زندہ رہ جاؤں گا۔!"

"میں سمجھا شاید تو نے اپنی کوئی ضرورت غیر متوقع طور پر پوری کر لی ہے۔!"

"تمہارے علاوہ مجھے اور کون سمجھ سکتا ہے باس! لیکن میں اس میں کسی کو بھی منہ لگنے دوں گا۔!"

"بس! اس موضوع پر بات ختم۔!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

ریٹا نے قیدی سے پوچھا۔ "یہاں سے ہم کہاں لے جائے جائیں گے۔؟"

"اگر کہیں نہ جانا چاہو تو یہاں بھی رہ سکتے ہو۔ کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ البتہ اب میں تمہاری واپسی ناممکن ہے۔!"

"ہمارا مصرف کیا ہو گا۔؟" شیپرو نے پوچھا۔

"ہم تمہیں اپنی آئیڈیالوجی کی تعلیم دیں گے۔!"

"یہ معلوم کئے بغیر کہ ہم کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔!"

"ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو تمہیں زیرو لینڈ کا شہری بنانے کی کوشش کریں گے۔!"

"یہ کام تو تم فوری طور پر شروع کر دو۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"یہ اتنا وقت لینے کی کوشش کر رہا ہے کہ اس کے کچھ اور ساتھی بھی یہاں آ جائیں۔" ریٹا بولی اور جیمسن اسے پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔!

"یہ کیا ہو رہا ہے۔!" عمران نے اسے اردو میں ٹوکا۔ "اپنے حواسوں میں رہو

چور چور ہو جاؤ گے۔!"

"مجھے ایسی ہی جسامت والی عورتیں پسند ہیں......!"

"تم یہاں عورتیں پسند کرنے نہیں آئے۔!"

"سامنے پڑی ہے تو پسند بھی آئے گی جناب...... میرے بنیادی حقوق سلب نہ فرمایئے یو پلیز......!"

"آؤ کھاؤ آگے۔ زیادہ اونچے اڑنے کی کوشش نہ کرو۔!"

"یہ تم کس زبان میں گفتگو کر رہے ہو۔" ریٹا عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔

"کتنی بار یہ سوال دہراؤ گی۔ یہ ہماری اپنی اختراع ہے۔ ابھی ہم نے اسے کوئی نام نہیں دیا۔

فضول باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہو! میں نے کیا کہا تھا کہ اس کے بارے میں کچھ سوچو۔

اشارہ قیدی کی طرف تھا! ٹھیک اسی وقت قیدی سر اٹھائے بغیر بولا۔

"اگر تم لوگ مجھے مار بھی ڈالو تو یہاں سے نکل کر اپنی دنیا میں واپس نہیں پہنچ سکو گے۔!"

"ہم خود ہی واپس نہیں جانا چاہتے۔ وہاں رکھا ہی کیا ہے۔" جیمسن نے کہا اور عمران با مطلب نظروں سے دیکھنے لگا۔!

"تم لوگ پچھتاؤ گے۔ اگر میرے مشورے پر عمل نہ کیا۔" قیدی نے بھرائی ہوئی آواز میں ہماری یہاں موجودگی کا علم اسی وقت مرکز کو ہو گیا ہو گا جب تم نے یہاں قدم رکھا تھا۔"

"تو پھر کوئی نہ کوئی مرکز سے چل ہی پڑا ہو گا۔!"

"میں اس معاملے میں اس حد تک باخبر نہیں ہوں۔!"

"پھر تمہیں اتنی خود اعتمادی سے بات ہی نہ کرنی چاہئے۔!"

سے فارغ ہو کر عمران نے اس کے ہاتھ دوبارہ باندھ دیئے اور تجویز پیش کی کہ سب لوگ سوتے جاگتے رہیں۔

اسی طرح گذر گئی تھی اور کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ دوسری صبح انہیں عمارت کے محل وقوع سے آگاہی ہوئی تھی۔ خشک چٹانوں کے درمیان اس کی تعمیر ہوئی تھی۔ چٹانوں کے سلسلے کے پیچھے ہی سے گھنا جنگل دور تک پھیلتا چلا گیا تھا۔ لیکن ان سے اتر کر جنگل تک ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ یہ چٹانیں بالکل سیدھی کھڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے

اپنے تھیلے سے دوربین نکالی اور گردوپیش کا جائزہ لینے لگا۔ جوزف اور جیمسن کو اس نے اس درے کی نگرانی کرنے کی تاکید کی تھی۔ جس سے وہ پچھلی رات عمارت تک آئے تھے۔ قیدی بدستور قیدی تھا اور اب اس نے اپنی زبان قطعی بند کر لی تھی۔ عمران کا خیال تھا کہ انہیں جو کچھ بھی کرنا ہے جلد کر ڈالیں۔ ورنہ پھر کسی دشواری میں پڑیں گے۔!

"ہمیں علم نہیں ہے کہ ہم کہاں ہیں۔!" ریتا بولی "اس لیے بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیے۔!"

"ادھر قدم اٹھایا تو دھڑام سے نیچے گریں۔!" عمران نے چٹان کے سرے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تم میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آسکے۔" ریتا جھنجھلا کر بولی۔

"تمہاری سمجھ میں آیا ہوں یا نہیں۔!" عمران نے بیک وقت سارہ اور شیجروے سے پوچھا۔

انہوں نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"اچھا تو سمجھنے کی کوشش کرو۔!"

"کیا یہ ضروری ہے۔!" سارہ ہنس کر بولی۔

"ان سے پوچھو۔!" عمران نے ریتا کی طرف دیکھ کر کہا۔ "نہ سمجھ پانے کا شکوہ کیا تھا انہوں نے۔ ارے تم لوگ زبیر امین کی تلاش میں آئے ہو۔ مجھے سمجھ کر کیا کرو گے۔!"

"ہمیں زبیر امین سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔۔!" ریتا نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہ تو کہہ رہی تھیں کہ جلد از جلد اسے دیکھ لینا چاہتی ہیں۔!" عمران نے سارہ کی طرف اشارہ کیا۔!

"ہمارا مسئلہ زبیر امین نہیں ہے۔!"

"پھر کیا مسئلہ ہے۔!"

"وہ ہیرے جو ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر گئے۔!" ریتا اسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"لیکن مجھے صرف تم لوگوں سے سروکار ہے اور کسی چیز کے بارے میں کچھ نہیں سے یہ کہا گیا تھا کہ ہر معاملے میں تمہاری مدد کروں۔!"

"ہمارے دو ساتھی مار ڈالے گئے تم نے کیا کیا۔!" شیجروے بول پڑا۔

"تمہاری اپنی حماقت سے مارے گئے تھے۔ بہر حال میری ہی وجہ سے تم تینوں بچ گئے ہو۔!"

"ہمیں اس کا اعتراف ہے۔" سارہ بولی "اور تمہاری ہی وجہ سے ہم پر کوئی جبر بھی نہیں ہو سکا۔!"

"مگر تم اس قدر بیوقوف کیوں نظر آتے ہو۔!" شیجروے نے ہنس کر پوچھا۔

"یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے تمہارا نہیں۔ ویسے تم لوگ میرے خلاف شکوک و شبہات ہی میں مبتلا رہو گے۔!"

"تم نے اپنا کیا نام بتایا تھا۔!" ریتا نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے پوچھا۔

"آئی موران۔۔۔۔!"

"پہلے تم مراکشی تھے۔ پھر یوگوسلاویہ کے باشندے ہو گئے۔!"

"دن بھر میں کئی ملک مجھے پسند آتے ہیں۔!"

"تمہارے ساتھی نے شراب کی ساری بوتلوں پر قبضہ کر لیا ہے۔" شیجروے نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ "ہمیں بھی ضرورت ہے۔!"

"اس سے چھین سکتے ہو تو چھین لو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔!"

"ہم جھگڑا نہیں کرنا چاہتے۔!" ریتا بولی۔

"میں کوشش کروں گا کہ وہ تمہیں بھی حصہ دار بنا لے۔!"

"ہاں تم نے یہ کس بنا پر کہا تھا کہ ہم لوگ تمہارے خلاف شکوک و شبہات ہی میں مبتلا رہیں گے۔!"

"اس لیے کہ زیرو لینڈ کی سب سے بڑی عورت مجھ سے نفرت کرتی رہتی ہے۔!"

"اوہو۔۔۔۔!" ریتا نے طنزیہ انداز میں آنکھیں چمکائیں۔ "بھلا وہ کون ہے۔؟"

"تھریسیا۔۔۔۔ تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا۔"

"خوب۔۔۔۔ تو تم اس کا نام جانتے ہو۔!"

"اسی لیے یہاں پایا جاتا ہوں۔ ورنہ کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے تھے مجھ میں۔!"

"وہ تم سے نفرت کرتی ہے۔!"

"تم دیکھ لو گی۔!"

"میں نے تمہارا نام پہلے کبھی نہیں سنا۔!"

"ضروری نہیں ہے کہ تم میرا نام بھی سنو۔!"

دفعتاً جیمسن دکھائی دیا جو انہی کی طرف دوڑا آرہا تھا۔ قریب پہنچ کر ہانپتا ہوا بولا "ایک گاڑی غالباً ادھر ہی آرہی ہے۔!"

"جوزف آؤٹ میں ہے نا۔!" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں..... نیچے سے دیکھا نہیں جاسکتا۔!"

"کیا بات ہے۔!" ریتا نے پوچھا۔

"راستے پر ایک گاڑی دیکھی گئی ہے جو غالباً اسی عمارت کی طرف آرہی ہے۔"

"یہاں سے تو ہم دیکھ لئے جائیں گے۔!" ریتا نے کہا۔

"ادھر ہی چلو۔ عمارت کے آس پاس چھپنے کے لئے بہت جگہیں ہیں۔!"

وہ تیزی سے عمارت کی طرف بڑھے۔ جیمسن کی نظر خصوصیت سے سارو پر تھی۔ اس کے چلنے کے انداز سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"آنکھیں نیچی کرو نا ہنجار.....!" عمران آہستہ سے بولا۔

"آپ مجھے زندہ بھی رہنے دیں گے یا نہیں۔!"

"ارے تو کیا اس کے بغیر مر جاؤ گے۔!"

"اب غریب الوطنی میں آنکھیں بھی بند کرلوں۔!"

"یہ اس قسم کی عورتیں نہیں ہیں جن سے تمہاری جمالیاتی حس کی تسکین ہو سکے۔!"

"تم دونوں پیچھے کیوں رہ گئے ہو۔ جلدی کرو۔!" ریتا مڑ کر بولی۔

"یہ میرا ساتھی عورتوں کے پیچھے ہی رہنا پسند کرتا ہے۔!" عمران نے ریتا کے قریب کہا۔

عمارت کے سامنے ہی وہ چند بڑے پتھروں کے پیچھے چھپ گئے۔ تھوڑی دیر بعد گ کے انجن کا شور سنائی دیا تھا۔ اور پھر گاڑی بھی سامنے آگئی تھی۔ عمارت کے قریب رک گ انجن بند کردیا گیا۔

دو آدمی اترے۔ ان میں سے ایک سیاہ فام تھا اور دوسرا یوریشین معلوم ہوتا تھا۔

"خبردار! جہاں ہو وہیں ٹھہرو۔!" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ "اور اپنے ہاتھ سرو

وہ ٹھٹھک گئے اور پھر آواز کی جانب مڑے..... تین رائفلیں ان کی جانب اٹھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لئے۔ سب سے پہلے عمران آگے بڑھا۔

"اوہو..... کیپٹن مشامبا۔ خوش آمدید۔!" عمران نے کہا۔ "مجھے توقع نہیں تھی کہ تم سے یوں ملاقات ہو سکے گی۔!"

سیاہ فام کچھ نہ بولا۔ اس کی آنکھوں میں اضمحلال کی سی کیفیت نظر آنے لگی تھی۔

وہ انہیں اندر لائے اور اس کمرے میں بٹھا دیا جہاں ان کا پہلا قیدی ایک کرسی پر رسیوں سے ہوا تھا۔

"ہم بڑی مشکلوں سے اپنی جانیں بچا سکے ہیں کیپٹن مشامبا۔" عمران نے کہا۔

"جنرل کیو نے تم سے ہرگز یہ نہیں کہا تھا کہ مہمانوں کا خیر مقدم کی گولو کے میدان میں کیا جائے۔!"

"تم کیا چاہتے ہو۔!" مشامبا نے مردہ سی آواز میں پوچھا۔

"فی الحال مجھے اس زرعی پروجیکٹ کے بارے میں بتاؤ جو پورشیا نامی عورت کے زیر نگرانی تکمیل کو پہنچایا جا رہا ہے۔!"

"مجھے زرعی منصوبوں سے کیا سروکار۔ میں ان سے قطعی لاعلم ہوں۔"

"مجھے تشدد پر مجبور نہ کرو.....!"

"تمہاری مرضی اختیار کرو یا نہ کرو۔!"

"پھر تو کرموالاکازی کے بارے میں بھی کچھ نہ جانتے ہو گے۔!"

"اس کے متعلق کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔!"

"وہ گونگے اور بہرے آدمیوں کی تلاش میں کیوں رہتا ہے۔!"

"مجھے اس کا علم ہے کہ وہ ایسے آدمی کہاں بھیجتا ہے۔ لیکن مقصد کا مجھے علم نہیں ہے۔"

"کہاں بھیجتا ہے۔!"

"دوسری دنیا میں۔!"

"کیا بات ہوئی۔!"

"میں نے یہی سنا ہے کہ وہ انہیں قتل کر دیتا ہے۔ لیکن ابھی اس کا کوئی واضح ثبوت نہیں مل

سکا!"

"کیا قتل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مقتول کا بلڈ گروپ پہلے ہی معلوم کر لیا جائے۔"

"تم شاید مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ پھر اس مسئلے پر بات کرنے سے کیا حاصل۔!"

"یہ کون ہے۔!" عمران نے یورپین کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"صرف نام جانتا ہوں۔ بیک گراؤنڈ سے واقف نہیں ہوں۔!"

"بہر حال۔ تمہاری ہی تنظیم سے تعلق رکھتا ہوگا۔!"

"اسی سے پوچھ لو۔ میں کچھ نہیں جانتا۔!"

"یہ تو شاید تم سے بھی زیادہ لاعلم ثابت ہو۔!"

مشامبا کچھ نہ بولا۔ لیکن سفید فام آدمی نے کہا "ان فضول باتوں میں کیا رکھا ہے اگر تم تو تمہیں جنرل کیو کے پاس واپس بھجوایا جاسکتا ہے۔!"

"شکریہ ہم خود ہی کسی نہ کسی طرح پہنچ جائیں گے۔" عمران خشک لہجے میں بولا۔

"خوش فہمی ہے تمہاری۔ ہماری مدد کے بغیر تم یہاں سے نہیں نکل سکتے۔!"

"اس مسئلے پر تو بات ہی نہ کرو۔ کیا تم پورشیا سنگلٹن کو جانتے ہو۔!"

"میرے لئے یہ نام بالکل نیا ہے۔!"

عمران نے ریتا کی طرف دیکھا اور بولا "کیا خیال ہے اب تینوں کو گولی مار دی جائے کسی کام کے نہیں ہیں۔!"

"جیسا تم مناسب سمجھو۔!"

"انہیں ختم کر دیں یا باہر لے جائیں۔!"

"شوق سے ہمیں مار ڈالو۔" مشامبا بولا "لیکن اس کے بعد بھی ان پتھروں سے سر پھوڑو گے۔!"

"پتھروں سے سر ٹکرانا میری ہابی ہے! سوال یہ ہے کہ تمہیں زندہ چھوڑ دینے سے فائدہ ہوگا۔!"

"یہ تو دیا ہے کہ تمہیں کی گوما پہنچا دیا جائے گا یا جہاں کہو گے۔!"

"ہمیں وہاں پہنچا دو جہاں سے طیارے پر لے گئے تھے۔!"

"یہ تو بالکل ہی ناممکن ہے۔ جو اس طرف ہیں اُن کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے کہ اُدھر کیا ہے اور کہاں ہے؟"

"یہاں سے جنگل میں پہنچنے کا راستہ بتاؤ۔!"

"میری تحقیق ہمیشہ یہیں تک رہی ہے۔!"

"اسے تو علم ہوگا۔!" عمران نے کرسی سے جکڑے ہوئے قیدی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"اسی سے پوچھ لو۔ میں نہیں جانتا۔!"

عمران نے قیدی کو گھورتے ہوئے پوچھا "کیا خیال ہے۔!"

"اگر تمہیں جنگل میں پہنچنے کا راستہ معلوم ہو جائے تو تم ہمارے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے۔"

"بہت اچھا سوال ہے۔!" عمران سر ہلا کر بولا اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ "ہم اپنا سامان لئے بغیر جنگل میں داخل نہیں ہوں گے۔" سمیجو بولا۔

"سامان تو پتہ نہیں کہاں پہنچا ہوگا۔!" عمران نے پر تفکر لہجے میں کہا۔

"جب بیلی کوپٹر آئے تھے تو تم نے کہا تھا کہ سامان اُن کے ہاتھ لگ گیا ہوگا۔" ریتا بولی۔

"اچھا تو پھر۔"

"بہتر یہی ہوگا کہ پہلے کی گوما چلیں۔!"

"یہ مسئلہ غور طلب ہے اسی لئے فی الحال ان دونوں کو بھی یہیں روکے رکھا جائے۔!" عمران نے کہا اور مشامبا سے سوال کیا "تم یہاں کیوں آئے تھے۔!"

"ظاہر ہے کہ تمہی لوگوں کے لئے آیا تھا۔!"

"اگر ہم ہی قیدی ہوتے تو تمہارا رویہ کیا ہوتا۔!"

مشامبا کچھ نہ بولا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس سلسلے میں کوئی نیا جھوٹ تراشنے کی فکر میں ہو۔ یورپین ساتھی بھی اسے بہت غور سے دیکھنے لگا تھا۔

"بب..... بس.....!" مشامبا ہکلایا "ہم سے یہی کہا گیا تھا کہ تمہیں یہیں قید رکھا جائے۔!"

"تم سچ نہیں بول رہے ہو.....!"

"اچھا تو تم ہی بتاؤ کہ ہم یہاں کیوں آئے تھے۔!"

"چلو تسلیم کر لیا کہ تم سچ بول رہے ہو۔ اب یہ بتاؤ کہ تم احکامات کس سے حاصل کرتے ہو۔!"

مشامبا نے طویل سانس لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا یورپین ساتھی نہ جانے کیوں اسے قہر آلود نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور اس طرح چاروں طرف دیکھنے لگا جیسے اچانک کسی اجنبی ماحول میں پہنچ گیا ہو۔

"کیا خبر ہے۔" عمران اس کے چہرے کے قریب ہاتھ ہلا کر بولا۔

"میں کہاں ہوں......؟" مشامبا نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔ شیپرڈ نے قہقہہ لگایا۔

"اب انہیں بند ہی کر دینا چاہیے۔" عمران بولا۔

پھر وہ دونوں بھی درختوں سے باندھ دیے گئے تھے۔

"فی الحال یہی مناسب ہے۔" ریٹا اس کمرے سے نکلتی ہوئی عمران سے بولی۔

"اس کے بعد کیا ہوگا۔" عمران نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"تم مجھے بار بار غصہ دلاتے ہو۔ اچھی بات نہیں ہے۔"

"میں نے کیا کیا ہے۔"

"تم نے ہی گوما والی بات اڑا دی تھی۔ حالانکہ وہ اتنی پیش کش تھی کہ ہمارا مقصد حاصل ہو جاتا۔"

"صرف تمہارا میں تو آگے بڑھتے رہنے کا قائل ہوں۔"

"بے سروسامانی کی حالت میں ہم سفر جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ بلکہ میں تو اپنے سامان کے بغیر جنگلوں میں قدم رکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔"

"اچھا تو اب جا کر اس سے معاملات طے کر لو۔"

"اب تو اس نے حافظہ ہی کھو بیٹھنے کی اداکاری شروع کر دی ہے۔"

"جا کر تھرڈ ڈگری آزماؤ......"

ریٹا کچھ کہنے ہی والی تھی جیمسن پھر دکھائی دیا۔ عمارت کی طرف دوڑا آ رہا تھا۔ ان دونوں کی گرفتاری کے بعد وہ پھر جوزف کے پاس چلا گیا تھا۔

"اب کیا خبر لائے ہو۔" عمران نے اس کے قریب پہنچنے پر پوچھا۔

"بائیس مسلح افراد ادھر ہی آ رہے ہیں۔"

"کس طرف سے......؟"

"ادھر ہی سے جس طرف سے یہ دونوں آئے تھے۔ لیکن وہ مارچ کر رہے ہیں۔ گاڑیوں پر نہیں ہیں۔"

"تم سب رائفلیں اٹھاؤ۔" عمران نے ریٹا سے کہا۔ "ہم آگے بڑھ کر انہیں روکیں گے ری کرو......"

"کاش اس کی پیشکش قبول کر لیتے۔" وہ عمارت کی طرف بڑھتی ہوئی بولی۔

"اور اگر وہ دھوکا دیتا تو کس سے فریاد کرتا۔ تم تو مجھے کسی چرچ کی منتظمہ معلوم ہوتی ہو۔ پتا نہیں اس پیشے میں کیوں آ گئیں۔"

یٹا ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بڑبڑائی تھی۔ عمران صاف نہ سن سکا۔

* * *

شیا سنگلن انہیں ٹرک سے اترتے دیکھ رہی تھی۔ سب کے سب سیاہ فام تھے اور لباس کانوں میں کام کرنے والے مزدور معلوم ہو رہے تھے۔

پھر انہیں جانوروں کی طرح ایک طرف ہنکا دیا گیا۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے تو ٹرک ڈرائیور پورشیا سنگلن کے قریب آ کھڑا ہوا۔

"کیا خبر ہے......؟" پورشیا نے اس سے پوچھا۔

"اداکاری کہتا ہے کہ اس کھیپ کے بعد مزید گونگے فراہم نہ کر سکے گا۔"

"میں سمجھتی ہوں۔ اس گونگے کے ہسپتال سے فرار ہو جانے کے بعد سے کھیل بگڑ گیا ہے۔"

"جاسوس خاص طور پر گونگوں پر نظر رکھ رہے ہیں۔"

"اداکاری بھی یہی کہہ رہا تھا مادام۔"

"خیر کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھا جائے گا۔" پورشیا نے کہا اور ایک طرف چل پڑی۔ وں کے درمیان سے گزرتی ہوئی اس عمارت میں داخل ہوئی جسے تجربہ گاہ کی حیثیت سے یا جاتا تھا۔

ک کمرے کے سامنے رک کر اس نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھلا اور جس نے

دروازہ کھولا تھا بوکھلائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔ یہ ایک معمر آدمی تھا۔ چہرے
ترتیب سی داڑھی تھی اور سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف تھا۔ آنکھوں پر موٹے فریم کی
تھی۔!

"ملوپی وغیرہ..... !" پورشیا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یس مادام..... !" وہ کسی قدر خائف نظر آرہا تھا!

"نیچے چلو..... !" پورشیا بولی۔

"بہت بہتر مادام..... !" وہ کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ بولا۔ "لیکن کیا آپ تھوڑی
نہیں سکتیں..... وہاں کا ماحول فی الحال آپ کیلئے مناسب نہیں ہے..... !"

"کیا پروگرام میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے..... !"

"کرنی پڑی ہے مادام..... یہاں کی آب و ہوا اس کام کے لئے قطعی مناسب نہیں
کئی افراد ضائع ہوتے ہیں تو ایک کی تکمیل ہوتی ہے اور وہ بھی پندرہ دن سے زیادہ
رہتا..... !"

"میں اسی سلسلے میں گفتگو کرنے آئی ہوں..... !"

"ضرور..... ضرور..... براہ کرم تشریف رکھئے..... تھوڑی دیر بعد میں آپ
چلوں گا۔ ابھی کچھ گیس منتشر ہو گئی ہے اور سبھوں کو گیس ماسک چڑھانے پڑے ہیں..... !"

"خیر..... !" وہ ایک کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی۔ "میں یہ کہنے آئی تھی کہ اس کھیپ
آدمیوں کی فراہمی ناممکن ہو جائے گی۔ لہٰذا کوشش کرو کہ کم سے کم ضائع ہوں..... !"

"مجھے تو ایک فرد کا ضیاع بھی پسند نہیں ہے۔ لیکن ٹیکنیکل دشواریاں..... !"

"ان پر قابو پانے کی کوشش کرو..... !"

"میں نے آب و ہوا کی دشواری بیان کی تھی۔ سیاہ رنگت کی وجہ سے سفید دھا
پڑتی ہیں۔ اور یہی سفید دھاریاں آگے ناپائیدار ہو جاتی ہیں..... !"

"لیکن تمہارا دعویٰ تھا کہ سیاہ اجسام پر سفید دھاریوں سے ان کی کارکردگی متاثر
نہ ہوگی..... !"

"بعض حالات میں نظریے اور تجربے میں اختلاف بھی ہو جاتا ہے۔ یہاں اس کو

واضح کر دی ہے کہ آب و ہوا کے اختلاف سے بھی فرق پڑ سکتا ہے..... !"

رنگین دھاریوں والے تو اتنے ناپائیدار نہیں تھے..... !"

"میرا خیال ہے کہ یہاں کی آب و ہوا میں اس کا تجربہ بھی ناکام رہے گا۔ یا اگر کہئے تو کسی
پر اس کا بھی تجربہ کیا جائے..... !"

"نہیں ابھی میں اپنے کسی کارکن کو ضائع کرنا نہیں چاہتی۔ اور پھر یہاں رنگین دھاریوں کی کوئی
ہوں گی۔ زیبرا قسم کی دھاریوں ہی کی بنا پر ہمارا کام آسان ہو گیا ہے اور پھر کالے اجسام پر
دھاریاں نمایاں بھی نہیں ہوں گی۔ اسی لئے زیبرا دھاریوں کو ترجیح دی گئی تھی..... !"

"میں سمجھتا ہوں مادام..... !"

بہر حال ابھی بہت کام باقی ہے اور اسی لئے زیبرا امین کا وجود بے حد ضروری ہے..... !"

مجھے احساس ہے مادام۔ میں ابھی آپ کو دکھاؤں گا کہ طریق کار میں کیا تبدیلیاں کی گئیں
ان کے تحت ہم پہلا تجربہ کرنے جا رہے ہیں..... !"

اس تجربے کے متوقع نتائج کیا ہوں گے..... !"

شائد اس کی زندگی کسی قدر طویل ہو جائے..... !"

لیکن یہ ایک کیلئے پانچ ضائع ہو رہے ہیں..... !"

اس کیلئے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا مادام..... سنگلن..... کیا آپ میری گفتگو مادام فی تھری پی
سکیں گی..... !"

اگر مجھے معلوم ہو کہ وہ کب کہاں موجود ہوتی ہیں تو گفتگو ضرور کرائی جا سکتی ہے۔ ویسے تم
کھل کر بات کر سکتے ہو۔ میں مادام کی اکیلی ہی نمائندہ ہوں..... !"

..... میں جانتا ہوں مادام..... دراصل میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر وہ ڈاکٹر بھی ہم میں
جاتے جس کے ساتھ ہم نے رنگین دھاریوں کا تجربہ کیا تھا تو شائد ہم اپنی اس تباہی کی
..... !"

تمہارا اشارہ ڈاکٹر ضیغم اشرف(1) کی جانب ہے..... ؟" پورشیا نے سوال کیا۔

مادام..... !"

---

(1) ڈاکٹر ضیغم اشرف کی کہانی کے لئے "جونک اور ناگن" والا سلسلہ ملاحظہ فرمایئے۔

"فی الحال یہ ممکن ہے کہ وہ اپنے ملک کی حکومت کی کڑی نگرانی میں ہے..... ایک طرح سے نظر بند سمجھ لو.....!"

"وہ عجیب آدمی تھا۔ اس نے کبھی کھل کر بات نہیں کی۔ اپنی عورت کے دباؤ میں تھا۔ جس طرح وہ چاہتی تھی اسی طرح وہ کام کرتا تھا۔!"

"اب اس قصے کو ختم کرو۔ تمہیں یہ سب کچھ اس کی مدد کے بغیر کرنا ہے۔!"

"وہ تو ہم کر ہی رہے ہیں۔ ٹھہرئیے ابھی بچے کی پوزیشن معلوم کرتا ہوں۔!"

اس نے فون کا ریسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کیا اور ماؤتھ پیس میں بولا "یہاں مادام سانگا تشریف فرما ہیں۔ کام کا جائزہ لیں گی وہاں کیا پوزیشن ہے۔؟"

کچھ سنتا رہا پھر ریسیور کریڈل پر رکھ کر بولا "مزید بیس منٹ اور لگیں گے مادام"

"اوہ..... ٹھہرو..... سب سے ضروری بات تو بھول ہی گئی۔ اس انڈے کا کیا ہوا.....؟"

"تیار ہے مادام..... اور آپ کی ہدایت کے مطابق وہیں بھجوا دیا گیا ہے۔ لیکن میں ابھی اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا.....!"

"مطلب اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ انہیں فضولیات میں الجھائے رکھا جائے اور ہم اصل کام کرتے رہیں۔!"

"میں اب بھی نہیں سمجھا مادام.....؟"

"اسے چھوڑو۔ مجھے اس انڈے کے بارے میں بتاؤ۔!"

"اتنا بڑا بنایا گیا ہے۔ جس کے اندر ایک انسانی سر سما سکے! قریب سے بھی وہ سر کا پوست ہی کا معلوم ہوتا ہے لیکن جیسے ہی اس پر کسی کیمرے کی فلیش گن کی روشنی پڑے گی پگھل کر اپنی ماہیت بدل دے گا اور اتنی تیزی سے زمین میں جذب ہوگا کہ وہ اس پگھلے مادے کو تجزیے کے لیے حاصل نہ کرسکیں گے۔!"

"فرض کرو انہوں نے اس کی تصویر لینے کی کوشش نہ کی تو فلیش گن کی روشنی کہاں سے آئے گی.....؟"

"اگر تصویر نہ لی گئی تو وہ اسے وہاں سے ہٹانے کی کوشش تو ضرور ہی کریں گے۔!"

"ہاں یہ تو ہوگا.....!"

"بس یہی کوشش اسے ضائع کردے گی لیکن اس صورت میں وہ دھماکے کے ساتھ پھٹے گا اور دو چار جانیں ضائع ہوجائیں گی.....!"

"دوسری صورت مجھے پسند نہیں آئی۔ اس معاملے کو اتنا ہی پراسرار ہونا چاہیے کہ وہ کوئی انسانی کارنامہ نہ معلوم ہو۔!"

"آپ یقین کیجئے کہ وہ فوری طور پر اسے ہاتھ نہیں لگائیں گے جتنی دیر میں کسی فیصلے پر پہنچیں گے کسی نہ کسی کیمرے کی فلیش گن ضرور چل جائے گی۔!"

"کیا یہاں ان میں سے کوئی موجود ہے.....؟"

"جی ہاں..... تجربہ گاہ میں ایک اور ہے لیکن اس کے اندر والے چہرے پر زیبرا کی دھاریاں ابھی نہیں ڈالی گئیں۔"

"وہاں تو مکمل ہی پہنچایا گیا ہوگا.....!"

"جی ہاں..... اوہ..... اب پوری بات میری سمجھ میں آگئی اور اصل ہم صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ اس لیے توجہ ادھر ادھر مبذول نہیں ہوتی۔ ورنہ بالکل سامنے کی بات تھی۔!"

"کیا سمجھے تم۔"

"آپ انہیں زیبرا مین کی پیدائش کے سلسلے میں الجھن میں ڈالنا چاہتی ہیں۔ لیکن مادام انڈے میں تو صرف سر ہی سما سکا ہے۔!"

"اس کی فکر نہ کرو..... اس کے بعد بھی انہیں متعدد انڈوں سے مختلف صورتوں میں سابقہ پڑے گا..... یعنی جسم کے اعضاء..... اور وہ الجھتے رہیں گے۔!"

"یقیناً مادام ایسا ہی ہوگا۔!" پروفیسر نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد اسی عمارت کے ایک گوشے سے لگی ہوئی لفٹ انہیں فرش کے نیچے لے گئی اور وہ تجربہ گاہ میں پہنچے۔ تجربہ گاہ کیا تھی شیشے کا گھر تھا..... پروفیسر اسے اس حصے میں لے گیا جہاں لوگوں کو تجربات کے مختلف مراحل سے گزارا جاتا تھا۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ پلکیں بھی جھپکا رہے تھے لیکن ایسا لگتا تھا جیسے کچھ کر گزرنے کی سکت ان سے چھین لی گئی ہو۔

"ہوں..... ہم اس تجربے کے سلسلے میں کسی نئے زاویے کا ذکر کر رہے تھے۔!" پورشیا نے سے کہا۔

"ہاں مادام..... اب ہم پہلے انہیں منجمد کریں گے۔ اور اسی حالتِ انجماد میں انہیں اُس مرحلے سے گزاریں گے جس میں جسم پر سفید دھاریاں پڑتی ہیں۔"

"اس سے کیا ہوگا!"

"اُن کے اعصاب اس کرب سے محفوظ رہیں گے جو دھاریوں والے مرحلے سے گزرتے وقت اُن پر طاری ہوتا ہے۔ انجماد کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اس وقت مردہ ہوں گے جب دھاریوں والے مرحلے سے گزریں گے۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہی کرب اُن کی زندگی مختصر کر دیتا ہے.....!"

"ہاں مادام..... ہم اسی نتیجے پر پہنچے ہیں.....!"

"خیر تجربے کے اس نئے زاویے کو بھی پرکھ لو!"

"مجھے امید ہے مادام کہ ہم کامیاب ہوں گے.....!"

پورشیا کچھ نہ بولی۔ دفعتاً ایک آدمی تیزی سے اُن کے قریب پہنچا۔ اور بولا۔ "مادام آپ کے لئے کوئی ضروری پیغام ہے..... آپریشن روم سے اطلاع آئی ہے!"

"اوہ اچھا..... پروفیسر میں مطمئن ہوں۔ لیکن انجماد کا تجربہ بیک وقت کئی افراد پر نہ کیا جائے۔ پہلے صرف ایک فرد کو اس مرحلے سے گزارا جائے.....!"

"بہت بہتر مادام.....!"

پروفیسر اُسکے ساتھ ہی اوپر آیا تھا۔ اور پورشیا تجربہ گاہ سے نکل کر اس کمرے کی طرف روانہ ہو گئی جسے آپریشن روم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

دونوں آپریٹرز نے اُسے تعظیم دی اور ایک نے ایک ڈی کوڈ کیا ہوا پیغام اُسکی طرف بڑھا دیا۔

"زیڈ۔ ایل۔ تھرٹی سکس۔ رپورٹ ٹو ہیڈ کوارٹرز۔ اُن پانچوں کو گرفتار کر کے قربان گاہ پہنچا دیا گیا..... تھوڑی دیر بعد تین سیاہ فام کی گولو کے میدان میں داخل ہوئے۔ دو فوجی وردی میں تھے۔ اور تیسرا سادہ لباس میں۔ انہیں بھی گرفتار کر کے قربان گاہ میں پہنچا دیا گیا۔ وہاں ہمارے چار آدمی مارے گئے اور دو فرانسیسی مارے گئے پھر اسی دوران میں انکشاف ہوا کہ سادہ لباس والا سیاہ فام حقیقتاً افریقی نہیں تھا بلکہ سیاہ ماسک چہرے پر چڑھائے ہوا تھا اور ایشیائی باشندہ تھا۔ پھر ہمارے دو آہن پوش حرکت میں آئے اور انہیں دوبارہ قابو میں کر لیا۔ لیکن

ایشیائی باشندہ نہ جانے کہاں غائب ہو گیا۔ ہاتھ نہیں آسکا۔ بہر حال دونوں آہن پوش باقی قیدیوں کو قربان گاہ سے لے گئے۔ لیکن وہاں آج تک نہیں پہنچ سکے۔ جہاں قیدیوں کو لے جانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اوور اینڈ آل.....!"

پورشیا نے تین بار اس مختصر رپورٹ کا جائزہ لیا تھا۔ اور وہ خود بھی کاغذ کے ایک ٹکڑے پر لکھ گئی تھی۔

"فرام ہیڈ کوارٹرز ٹو زیڈ..... ایل..... تھرٹی سکس۔ جنوبی ایشیائی کی تلاش میں بے حد ضروری ہے۔ آہن پوشوں کے کوڈ نمبروں سے ہیڈ کوارٹرز کو آگاہ کیا جائے..... انہیں بھی تلاش کر کے قیدیوں سمیت اسپاٹ سیون پر پہنچا دیا جائے۔ اوور اینڈ آل!"

کاغذ کا ٹکڑا آپریٹر کی طرف بڑھا کر اٹھ گئی۔ اسکی آنکھوں میں گہری تشویش کا آثار تھے۔

✻

عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی۔ وہ لوگ فوجیوں ہی کے سے انداز میں اُس راستے پر بڑھ رہے تھے جو اس عمارت کی طرف آتا تھا۔

"ٹھہرو..... ابھی ٹھہرو!" اس نے جیمسن سے کہا جس نے ابھی ابھی اپنی رائفل کا بولٹ چڑھایا تھا۔

"کیوں دیر کر رہے ہو باس وہ جلد ہی قریب پہنچ جائیں گے!" جوزف بولا۔

"ذرا اور آگے آنے دو..... تاکہ وہ دوڑ کر پتھروں کے پیچھے پناہ نہ لے سکیں!"

"یہی بات ہے باس! ہونا تو یہی چاہئے کہ ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچے ورنہ اگر کوئی بچ گیا تو مزید کمک لے آئے گا!"

"عقل موجود ہے تیرے اندر..... اچھا تو جتنی تیزی سے جا سکتا ہو..... اس چٹان کے پیچھے چلا جا کیونکہ ان کا رخ اسی طرف ہو گا!"

"بہت بہتر باس.....!" جوزف نے کہا اور جھکا ہوا اسی سمت دوڑنے لگا جدھر عمران نے اشارہ کیا تھا۔ جیمسن متحیر رہ گیا۔ کیونکہ اس طرح دوڑنے سے اس کے وزنی جوتوں نے ہلکی سی

آواز بھی نہیں نکالی۔

جوزف اُس چٹان کے پیچھے پہنچا ہی تھا کہ عمران نے اونچی آواز میں "فائر" کہا اور نیچے آنے والوں پر تین اطراف سے گولیاں برسنے لگیں۔ وہ بوکھلا گئے۔ ان میں ابتری پھیل گئی۔ گولیاں کھا کر گر رہے تھے۔ ایک بھی کسی پتھر کی اوٹ میں پناہ نہیں لے سکا تھا۔

اب پھر وہی پہلے کا سا سناٹا فضا پر طاری ہو گیا۔ عمران نے اونچی آواز میں جوزف کو ہدا دی کہ وہ جہاں ہے وہیں ٹھہرے.....! پھر جیمسن سے بولا۔ "سوال تو یہ ہے کہ وہ آخر کتی سے مارچ کرتے ہوئے کیوں آ رہے تھے۔ یہ راستہ ایسا ہے کہ اس پر گاڑیاں بھی آ سکتی ہیں۔"

"اس پر تو میں نے غور ہی نہیں کیا تھا۔!"

"یہ سوال پہلے ہی سے میرے ذہن میں تھا۔!" عمران نے کہا۔

"غالباً آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ قریب ہی کہیں سے آئے تھے۔!"

"اور وہاں ابھی کچھ اور لوگ بھی ہوں گے جو فائروں کی آواز سن کر ادھر دوڑ پڑیں گے۔!"

دفعتاً جوزف نے پھر ایک فائر کیا۔ نیچے گرے ہوؤں میں سے ایک نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔ دوسری گولی لگتے ہی کئی فٹ اوپر اچھلا اور پھر ڈھیر ہو گیا!

"تب تو ہم نے شاید جلد بازی سے کام لیا ہے۔!" جیمسن بولا۔

"نہیں یہ غلطی تو کرنی ہی تھی ورنہ وہ عمارت تک پہنچ جاتے۔!"

"کیا میں دیکھوں کہ ان میں سے کوئی زندہ تو نہیں ہے۔!"

"نہیں..... چپ چاپ بیٹھے رہو..... اگر آس پاس کچھ اور لوگ بھی موجود ہیں تو وہ ضرور آئیں گے۔!"

"لیکن آپ نے ان تینوں کو عمارت میں واپس بھیج کر اچھا نہیں کیا ہے۔ اور عورت ڈانواں ڈول ہو رہی تھی۔ انہیں ساتھ ہی رکھنا تھا۔!"

"خواہ مخواہ بکواس کر کے دماغ خراب کرتی ہے۔!"

اور ٹھیک اسی وقت عقب سے ریٹا کی آواز آئی "یہ کیا کر ڈالا تم نے۔!"

"تم موجود نہیں تھیں ورنہ تم سے اجازت لے کر کرتے۔!" جیمسن جھنا کر بولا۔ "چلو سے ادھر آ جاؤ..... میرے قریب ابھی خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے۔!"

"پتا نہیں وہ لوگ کون تھے۔!"

"یہاں اس ویرانے میں کون لوگ ہو سکتے ہیں۔" عمران نے سوال کیا۔

"ہو سکتا ہے تنزانیہ کے کسی فوجی کیمپ کے لوگ ہوں۔!"

"چپٹی ناکوں اور گندمی رنگت والے۔!" عمران نے پھر سوال کیا۔

"اتنی دور سے کیسے اندازہ لگایا۔!"

"فیلڈ گلاسز ہیں میرے پاس.....!"

"اب کون سا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے۔!" ریٹا نے جیمسن سے پوچھا۔!

"عورت جو مغز کھا کر مارتی ہے۔!"

"بکواس مت کرو.....!"

"بہت بہتر محترمہ..... مناسب یہی ہو گا کہ واپس جاؤ۔!"

"ہرگز نہیں..... اب میں تمہیں کوئی احمقانہ قدم نہیں اٹھانے دوں گی۔!"

ٹھیک اسی وقت دور سے موٹر سائیکلوں کا شور سنائی دیا تھا۔ اور ریٹا چونک کر آواز کی سمت گئی تھی۔!

"ادھر نہیں ادھر.....!" عمران بولا۔ "ادھر صرف بازگشت ہے۔!"

اور پھر تین موٹر سائیکل سوار دکھائی دیے۔ لیکن شاید لاشیں دیکھ کر انہوں نے اپنی گاڑیاں نے کی کوشش کی تھی۔ ٹھیک اسی وقت اوپر کی تینوں رائفلیں گولیاں اگلنے لگیں۔ تینوں اچھل کر گرے تھے اور ان کی گاڑیاں بھی گر کر دور تک گھسٹتی چلی گئی تھیں۔

"ت..... تم لوگوں پر دیوانگی طاری ہو گئی ہے۔!" ریٹا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسے حالات میں یہی ہوتا ہے محترمہ۔!" جیمسن آہستہ سے بولا اور اسے آنکھ مار کر نے لگا!

"شٹ اپ.....!"

"خدا کی قسم میں کالا نہیں ہوں۔ یہ میک اپ ہے۔ اگر میری اصلی شکل دیکھ لو تو پھر تم ہی ل ہی جاؤ۔!"

"کیا تم اس سے زبان بند رکھنے کو نہیں کہہ سکتے۔!" ریٹا نے عمران کو مخاطب کیا۔

"بحالات جنگ ہم سب ایک جگہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور غیر جنگی معاملات میں کوئی کسی پر اپنی برتری مسلط کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ عورتوں کا رسیا اور میرا دشمن جانی ہے۔ کیونکہ میں عورت اور مرد دونوں کو ایک گھاٹ پانی پلاتا ہوں۔!"

"اچھا تم ابھی خاموش رہو۔"

"لیکن تم بولتی رہو.....!" جیمسن نے کہا۔

"خاموش ہو جاؤ....." عمران نے اردو میں کہا۔ "قصہ ابھی ختم نہیں ہوا۔!"

"میں نہیں سمجھا۔!"

"پہلے پیدل..... پھر موٹر سائیکل..... اب ہو سکتا ہے کہ کسی ہیلی کوپٹر سے سابقہ جائے۔

موٹر سائیکلوں کے انجن بند نہیں ہوئے ہیں۔ ان کا شور اور ہیلی کوپٹر کی آواز کہیں گڈمڈ ہو جائے اس لئے اپنے کان کھلے رکھو.....!"

ریٹا شائد مرنے والوں کا شمار کر رہی تھی..... جیمسن نے اسے گھور کر دیکھا لیکن کچھ بولا نہیں۔ ریٹا نے تھوڑی دیر بعد کہا "کل سے اب تک تم لوگوں نے ستائیس آدمی مارے ہیں۔"

"ایسے حالات میں تم لوگ کیا کرتے۔!" جیمسن نے پوچھا۔ لیکن ریٹا خاموش ہی رہی۔

عمران نے جیمسن سے اردو میں کہا "اس عورت کو یہیں روکے رکھنا میں ابھی آیا۔!"

"بہت بہتر یور ہائینس۔!"

عمران تیزی سے ڈھلان میں اترتا چلا گیا۔ ریٹا نے مڑ کر دیکھا ضرور تھا لیکن کچھ بولی نہیں تھی۔ جیمسن نے اس سے کہا "تم میرے باس کی باتوں کا برا مت مانا کرو۔ دل کا برا نہیں ہے۔"

"اس مشورے کی ضرورت.....!"

"آپس میں ایک دوسرے کو سمجھ لینے سے بہتیری الجھنیں رفع ہو جاتی ہیں۔!"

"ہمیں ایک دوسرے کی ذاتی الجھنوں سے کیا سروکار۔ میں ذاتی طور پر گوشت و خون سے ہی رہنا چاہتی ہوں۔ تو پھر کیا تم لوگ میری وجہ سے احتیاط برتو گے۔!"

"میرا خیال ہے کہ تم صرف سیاست دانوں کے درمیان کام کرتی رہی ہو۔!"

"تمہارا خیال درست ہے۔ اوکے چلو [illegible].....!"

"تب پھر اس کام کیلئے تمہارا انتخاب غلط ہوا ہے۔!"

"میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔!"

"اور محترمہ سارہ۔!"

"میں نہیں جانتی۔ پرسوں شام تک ہم ایک دوسرے کے لئے قطعی اجنبی رہے ہیں۔!"

"موسیو شیپرو کس قدر خوش مزاج واقع ہوئے ہیں۔"

"تمہارا باس ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا اور..... تم شائد اسے یور ہائینس کہہ کر اطب کرتے ہو۔!"

"بادشاہوں کو اور کس طرح مخاطب کرتے ہیں۔!"

"کہاں کا بادشاہ ہے۔!"

"ہر حال میں مست رہنے والے بادشاہ ہی ہوتے ہیں۔!"

"صورت سے اول درجے کا احمق معلوم ہوتا ہے۔!"

"بس محترمہ اس سے آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں۔!"

"تم لوگ چڑچڑے بھی ہو۔!"

جیمسن کچھ نہ بولا..... وہ اس طرف متوجہ ہو گیا تھا جہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے عمران موٹر سائیکلوں کے انجن بند کرتا پھر رہا ہے۔!

ریٹا بھی ادھر ہی متوجہ ہو گئی۔ موٹر سائیکلوں کے بعد وہ لاشوں کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ الٹتا پلٹتا رہا۔ جیمسن نے دوربین اٹھائی اور آنکھوں کے قریب لا کر بولا۔

"اوہ..... وہ کارتوسوں کی پیٹیاں اتار رہے ہیں۔!"

ریٹا کچھ نہ بولی۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ گیا تھا۔ لیکن کارتوسوں کی پیٹیاں ساتھ نہیں لایا۔

"میرا خیال ہے کہ فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہمیں واپس چلنا چاہئے۔ لیکن کم از کم ایک کو باری باری سے راستے کی نگرانی کرنی پڑے گی۔!"

"کارتوس نہیں لائے۔" ریٹا نے پوچھا۔

"خاصا وزن تھا۔ ایک جگہ چھپا آیا ہوں۔ ضرورت پڑنے پر حاصل کئے جا سکیں گے۔"

"اب کیا کرو گے۔؟"

"ان چاروں قیدیوں کا مسئلہ حل کرنا ہے۔!"

"کیا انہیں بھی مار ڈالو گے۔؟"

"حالات پر منحصر ہے۔!"

جوزف نے راستے کی نگرانی کی ذمہ داری لی تھی اور وہ تینوں عمارت کی طرف چل پڑے تھے۔! قیدی اسی حال میں ملے جس میں وہ چھوڑ کر گئے تھے! عمران چند لمحے ان کے سامنے کھڑا رہا پھر بولا۔ "وہ کیمپ یہاں سے کتنی دور ہے اور وہاں کل کتنے آدمی ہیں۔؟"

اس کا مخاطب وہ آہن پوش تھا جس کے ساتھ وہ لوگ یہاں پہنچے تھے۔!

"میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ فائروں کی آوازیں کیسی تھیں۔؟"

"لوگ نشانہ بازی کی مشق کر رہے تھے۔ کیمپ کدھر ہے۔" عمران نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔!

"یہاں سے تین میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف۔!"

"کتنے آدمی ہیں وہاں۔؟"

"بائیس....!"

"کتنی گاڑیاں ہیں۔؟"

"ایک ٹرک اور تین موٹر سائیکل۔!"

عمران نے طویل سانس لی.... بائیس لاشیں گن کر آیا تھا.... اور تین موٹر سائیکلیں وہیں ہوں گی۔!

سفید فام قیدی بے اختیاری سے عمران کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔!

"آس پاس اور کوئی کیمپ۔" عمران نے پھر سوال کیا۔

"نہیں اور کیمپ نہیں ہے۔!"

"یہاں اس کیمپ کا مقصد کیا ہے۔؟"

"تم ایسی ہی باتیں پوچھ رہے ہو جن کا مجھے علم نہیں....!"

"کیا وہ اس اسپاٹ کے محافظ نہیں ہیں....؟"

"میری بات سنو۔!" دفعتاً کیپٹن مشامبا بولا۔ "تم لوگ خواہ مخواہ بات بڑھا رہے ہو۔ اپنی زندگیوں سے مت کھیلو.... یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ تم وہاں تک لاکھ برس میں نہیں پہنچ سکو گے۔ جہاں جانا چاہتے ہو۔!"

"میں اس سلسلے میں تم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔!" عمران نے کہا۔

مشامبا نے باری باری سے دونوں سفید فاموں کی طرف دیکھا جیسے اس سلسلے میں ان کا عندیہ چاہتا ہو۔ دونوں نے اپنے سروں کو اثباتی جنبش دی اور مشامبا عمران کے ساتھ کہیں جانے پر ہو گیا!

عمران نے جیمسن سے کہا کہ وہ رسیاں کھول کر اسے کرسی سے اٹھا دے۔ لیکن ہاتھ بدستور بندھے رہنے دیئے جائیں۔!

تھوڑی دیر بعد وہ مشامبا کو لے کر باہر نکلا اور اسی مقام کی طرف چل پڑا جہاں سے بائیس آدمیوں پر فائرنگ کی تھی۔!

"یہ.... تت.... تم نے کیا کیا۔؟"

"میں نہ کرتا تو ان کے ہاتھوں خود اسی حشر کو پہنچتا۔"

"میں پھر کہتا ہوں کہ تم لوگوں کو کچل کر رکھ دیا جائے گا۔ اس معاملے سے دستبردار ہو جاؤ۔!"

"سنو.... اگر یہ بین الاقوامی معاملہ نہ ہوتا تو ضرور دستبردار ہو جاتا۔!"

"الاقوامی معاملہ! میں نہیں سمجھا۔!"

"ریولینڈز کی سرحد سے بین الاقوامی معاملہ۔!"

"ایسی باتیں نہ کرو کہ اس خطرناک موقعے پر بھی مجھے ہنسی آجائے۔!"

"بظاہر یہ ایسا ہی مضحکہ خیز خیال ہے۔ لیکن تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ مجھے جنگل میں داخل وہ راستہ بتاؤ جس سے تم لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ ورنہ تم تینوں کو بھی ایک ایک یہاں لاؤں گا اور گولی مار دوں گا۔!"

مشامبا تھوک نگل کر رہ گیا۔ کبھی وہ ان لاشوں کی طرف دیکھنے لگتا تھا اور کبھی عمران کی

"تم دونوں کے آنے سے قبل وہ آدمی جس قسم کی باتیں کر رہا تھا اگر تم سن پاتے تو خود اسے خود ہی گولی مار دیتے۔!" عمران نے کہا۔

"کیسی باتیں کر رہا تھا۔!"

"اس کے سامنے بتاؤں گا قربان گاہ کے نام پر جو فراڈ کیا گیا ہے کیا تم اس سے ناواقف ہو۔"

"کیسا فراڈ؟"

"وہاں قدیم زمانے کی مشعلیں جلائی جاتی ہیں جبکہ جدید ترین برقی نظام موجود ہے۔!"

"میں نہیں جانتا کہ وہاں کوئی برقی نظام موجود ہے۔!"

"میں وہیں سے گذر کر آیا ہوں۔ وہاں جو روحانی کرشمے دکھائے جاتے ہیں وہ برقی نظام کے مرہون منت ہیں۔!"

"ہم... میں نہیں جانتا... لیکن یہ ناممکن ہے... میں نے خود... دیکھا تھا... وہ نظام کا کرشمہ ہرگز نہیں معلوم ہوتا۔ میں قربان گاہ کے اوپر نیچے تک ایک چمکیلا غبار چھایا اور اس غبار کے درمیان میں نے عظیم پاپا کی روح دیکھی تھی... وہ بول رہی تھی۔ میں نے اس کی آواز سنی تھی... وہ غبار کسی برقی نظام کا مرہون منت ہرگز نہیں ہو سکتا۔!"

"وہ ڈیرولینڈ والوں کا ٹیلی ویژن ہے اور میں اسے برسوں پہلے سے جانتا ہوں۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔!"

"میں یقین نہیں کر سکتا۔!"

"مت کرو... اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بیچارے بھولے بھالے آدمیوں کو وہ کر اس کالی تنظیم کا مہرہ بنایا جا رہا ہے... اس سفید فام نے تم لوگوں کے آنے سے ہوئے الفاظ میں کہا تھا کہ ہم افریقہ کو سفید فاموں ہی کی گرفت میں رکھنا چاہتے ہیں لیکن طاقتوں کی باہمی چپقلش کی بنا پر ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہ ناممکن نظر آ رہا ہے۔!"

مشامبا کچھ نہ بولا۔ عمران نے کہا "واپس چلو... میں تمہارے سامنے ہی اس سے کرواؤں گا۔"

"چلو...!" مشامبا مردہ سی آواز میں بولا۔ عمران نے جوزف کو ضروری ہدایات عمارت کی طرف چل پڑا۔

اس بار مشامبا کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے برسوں کا بیمار ہو۔ عمارت میں پہنچا تو بھی پھٹی پھٹی سی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ سب دونوں قیدیوں سمیت اسی کمرے میں موجود تھے۔

"کیپٹن مشامبا...!" عمران اونچی آواز میں بولا۔ "اب تم انہیں اطلاع دے سکتے ہو کہ تم نے وہاں کیا دیکھا...!"

"ہاں... ہاں...!" مشامبا سر ہلا کر بولا "ہم... میں نے بائیس لاشیں اور تین موٹر بوٹیں دیکھی ہیں۔!"

"کیا کہہ رہے ہو۔" وہ سفید فام چیخا جو انہیں قیدی بنا کر اس عمارت میں لایا تھا۔!

"میں غلط نہیں کہہ رہا... اب تم بتاؤ کہ تم نے اس سے کیا کہا تھا ہم لوگوں کے بارے میں۔!"

"میں نے کیا کہا تھا۔!"

"یہی کہ حقیقتاً تمہارا مشن افریقہ کو سفید فاموں کی گرفت میں رکھنا ہے اور دو بڑی طاقتوں کی چپقلش نے تمہارے کام کو مشکل بنا دیا ہے۔!"

"وہ تو... وہ تو یونہی...!"

"بکواس مت کرو۔!" مشامبا حلق پھاڑ کر چیخا۔ "سچی بات بتاؤ...!"

"لاشیں دیکھ کر شاید تم اپنے حواس کھو بیٹھے ہو...!"

"میں پوری طرح ہوش میں ہوں! مجھے بتاؤ کیا قربان گاہ میں کوئی برقی نظام بھی موجود ہے...!"

"میں نہیں جانتا...!" اس نے عمران سے آنکھیں چراتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹے ہو۔!" ریٹا بولی "پچھلی رات تم نے اس موضوع پر لمبی چوڑی تقریر کی تھی۔ تم نے کہا تھا کہ کالے آدمیوں کو بیوقوف بنانے کے لئے وہاں اب بھی چربی کی مشعلیں روشن کی جاتی ہیں... ورنہ وہاں تو جدید ترین برقی نظام موجود ہے...!"

آدمی نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور مشامبا بھرائی ہوئی آواز میں بولا "تو یہ حقیقت ہے قربان گاہ کے اوپر چھا جانے والا چمکیلا غبار جس میں قدیم باشندوں کی روحیں نظر آتی ہیں وہ

ٹلی ویران ہے۔۔!"

قیدی تھوک نگل کر رہ گیا۔

مشامبا عمران کی طرف مڑ کر بولا۔ "میرے ہاتھ کھول دو میں مرنے سے پہلے ایک قتل کرنا چاہتا ہوں۔۔!"

عمران خاموشی سے آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ کھولنے لگا۔!

"یہ ظلم ہے۔۔۔۔!" دوسرا سفید فام قیدی خوفزدہ آواز میں بولا۔ "ہم بندھے بیٹھے ہوئے ہیں اور تم ان کے ہاتھ کھول رہے ہو۔۔!"

عمران نے اس کے ہاتھ کھول دیئے اور وہ پہلے قیدی پر جھپٹ پڑا۔ دونوں ہاتھوں سے اس کا گلا گھونٹ رہا تھا۔ اور اس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ دوسرا قیدی وحشیانہ انداز میں چیختا رہا۔ روما نے مداخلت کرنی چاہی تھی۔ لیکن جیمسن اس کی راہ میں حائل ہوتا ہوا بولا۔ "ہز ایکسلینسی کے معاملات میں مداخلت کرنے والا زندہ نہیں رہتا۔!"

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔!" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔!

"یہ دھمکی نہیں سیدھا سادا بیان ہے۔!"

"تمہیں دخل اندازی کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔۔!" جیمسن بولا۔

"یہ غیر انسانی حرکت ہے اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔!"

"ہمارے دو ساتھی بھی درندگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اپنی جگہ خاموش کھڑی رہو۔!"

مشامبا کا شکار ختم ہو چکا تھا دوسرا قیدی گھگھیا کر بولا۔ "ہم دونوں تو دوست ہیں نا۔۔۔!"

"میں نے کہا تھا کہ مرنے سے پہلے صرف ایک قتل کرنا چاہتا ہوں۔!"

"میں ان معاملات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا! مجھے تو لوگوں نے ایک معاملے میں بلیک میل کر کے اپنا ساتھی بنایا تھا۔!"

مشامبا کچھ نہ بولا۔ وہ عمران کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا "مجھے وہاں پہنچنے کا محفوظ ترین راستہ معلوم ہے اور میں وہیں جانے کے لئے یہاں آیا تھا ملٹری پولیس اس کی تلاش میں ہے! جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اگر تم مجھے گولی ہی مارنا چاہتے ہو تو میں اس کیلئے تیار ہوں۔ اب مجھے اپنی زندگی بوجھ معلوم ہو رہی ہے۔۔!"

"نہیں میرے دوست!" عمران اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ "تمہاری زندگی بے حد قیمتی ہے۔ اب تم اپنے آدمیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرو گے۔۔۔!"

وہ کچھ نہ بولا۔ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے ہوئے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ دوسرا قیدی کہہ رہا تھا "مجھے ان لوگوں سے شدید نفرت ہے لیکن انہوں نے مجھے اپنے ملک کے قانون کی نظروں میں مجرم ٹھہرایا ہے اس لئے میں وہاں قدم نہیں رکھ سکتا۔!"

"کیا تمہیں یہیں تک آنا تھا یا مشامبا کے ساتھ ہی تم بھی وہیں جانے والے تھے۔!" عمران نے اس سے پوچھا۔۔۔۔!

"نہیں میں اسے یہاں تک پہنچا کر واپس چلا جاتا۔!"

"لیکن اب تمہیں ہمارے ساتھ ہی رہنا پڑے گا۔!"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں تیار ہوں۔!"

عمران اور اس کے ساتھی دور کھڑے آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے اور جیمسن کی نظریں سفید فام پر جمی ہوئی تھیں جسے ابھی ابھی گلا گھونٹ کر مار دیا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد مشامبا سر اٹھا کر بولا۔ "راستہ اسی عمارت کے نیچے سے گزرتا ہے۔"

"گزرتا ہے یا یہیں سے شروع ہوتا ہے۔!" عمران نے پوچھا۔

"گزرتا ہے۔۔۔۔ یہ لوگ حیرت انگیز ہیں۔۔۔۔ سینکڑوں میل لمبی سرنگ بنائی ہے۔۔۔۔ اور کے اسپاٹ جیسی یہ عمارت ہے دراصل سرنگ سے باہر آنے کے راستے ہیں۔!"

دونوں سواحلی میں گفتگو کر رہے تھے اور سفید فام آدمی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ دفعتاً عمران اس کا نام پوچھ بیٹھا۔!

"گر۔۔۔۔!" اس نے جواب دیا۔ "گو تھر بارج۔۔۔۔!"

"تم اپنی بات پر قائم رہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں ان لوگوں کے چکر سے نکال

قابل اعتماد ثابت نہ ہو سکوں تو گردن اڑا دینا۔ مجھے ان لوگوں سے شدید نفرت ہے۔ کبھی کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا۔ بس ایک بار ناواقفی میں ایک غلطی کر بیٹھا تھا اس کا ان کے ہاتھوں بھگت رہا ہوں۔"

"مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ تم کیا تھے۔!"

اس کے بعد عمران مشامبا کو بتانے لگا تھا کہ وہ کس طرح قربان گاہ تک پہنچے تھے اور وہاں ان پر کیا گذری تھی۔ اور پھر وہ کس طرح یہاں تک پہنچے تھے۔!

مشامبا بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "مجھے بے حد افسوس ہے کہ ان کے دو آدمی مارے گئے.... میں کیا کرتا۔ کچھ دیر تک میں ان لوگوں کا ایسا ہی وفادار تھا۔!"

"جو بات ختم ہو گئی اب اس کا ذکر فضول ہے! کیا میں تمہارے ساتھی کے ہاتھ بھی کھول دوں۔!"

"تم اپنی ذمہ داری پر جو چاہو کرو۔ میں اب ان میں سے کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتا۔!"

* * *

پورشیا سنگلن غصے سے سرخ ہو رہی تھی اور اس شخص کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں جو اس وقت اس کے سامنے موجود تھا۔

دفعتاً وہ پیر پٹخ کر بولی "میں نے تم سبھوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ اگر عمران تمہاری نظروں سے اوجھل ہوا تو سارا کھیل بگڑ جائے گا خدا کی پناہ.... دو دن میں ہمارے اٹھائیس آدمی مارے گئے۔!"

"ہم نے نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیا تھا مادام.... لیکن ہم آپ کی اجازت کے کی گولا میدان میں کیسے قدم رکھ سکتے تھے۔ ہم مطمئن رہے کہ وہاں والے انہیں سنبھال لیں گے۔!"

"میں نے مشامبا کو حکم دیا تھا کہ وہ اسی اسپاٹ سے جنگل کی طرف نکل جائے لیکن ابھی تک اس کے بارے میں بھی رپورٹ نہیں ملی.... کہیں وہ بھی عمران کے ہتھے نہ چڑھ گیا ہو ہے تو یہ سمجھو کہ ہم دشواریوں میں پڑ گئے ہیں۔ کیونکہ وہ سرنگ میں سفر کرنے کے طریقے سے واقف ہے.....!"

"نہیں مادام۔ مشامبا مر جائے گا لیکن کسی کو ہمارے رازوں سے آگاہ نہیں کرے گا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے.... لیکن عمران...!"

"اوہ.... کچھ نہیں مادام.... آپ اندیشوں میں نہ پڑیے.... البتہ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ انہیں اس اسپاٹ میں کیوں لے گیا تھا جبکہ کسی اور جگہ لے جانے کی ہدایت پہلے ہی دے دی گئی تھی۔!"

"سنو! عمران تھا اس کے ساتھ اس لئے سب کچھ ممکن ہے۔ جسے مادام ٹی تھری بی خطرناک قرار دے دیں۔ وہ یقیناً خطرناک ہی ہوگا۔ میں اچھی طرح تصور کر سکتی ہوں کہ کیا ہوا ہوگا۔ شارلی کے میں مارا گیا۔ عمران نے ڈوپن کو مار کر اس کے بلٹ پروف خود چھین لئے ہوں گے اور شارلی نے ڈوپن ہی سمجھا ہوگا۔ اسپاٹ میں پہنچ کر عمران نے اسے مار ڈالا اور اپنے ساتھیوں کو رہا کرا لیا۔!"

"لیکن مادام.... شارلی اس اسپاٹ پر گیا ہی کیوں تھا۔!"

"صرف یہی ایک الجھاوا ہے! اگر عمران اسے اس اسپاٹ پر لے گیا تھا تو اس کا یہ مطلب ہوا وہ پہلے سے آگاہ تھا۔ لیکن یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں۔!"

"مشامبا کے ساتھ لوتھر یارج بھی تھا مادام! لیکن اس کا بھی کہیں پتا نہیں.....!"

"میں سخت بے اطمینانی میں مبتلا ہو گئی ہوں..... سرنگ کے محافظوں کو ہوشیار کر دو۔ جسے رنگ میں جہاں دیکھیں وہیں روک لیں اور ہیڈ کوارٹر کو مطلع کر دیں۔!"

"بہت بہتر مادام.....!"

"بس جاؤ.....!" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "اس کے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک ٹہلتی رہی۔ پھر کسی کے نمبر ڈائیل کئے اور دوسری طرف سے جواب ملنے پر بولی "بارٹی سے ملاؤ۔!"

"او کے مادام!" دوسری طرف سے نسوانی آواز آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد کسی مرد نے "بارٹی حاضر ہے مادام!"

"کیا رپورٹ ہے۔!"

"سب کچھ توقعات کے مطابق ہوا ہے مادام۔ جائزہ لینے والی ٹیم اس مقام پر پہنچی تھی جہاں پایا گیا تھا.... پانچ بڑے ممالک کے نمائندے اس ٹیم میں شامل تھے۔ بہر حال وہ پہنچ گئے اور اسے دور ہی سے دیکھ رہے تھے کہ کسی کیمرے کی فلیش گن کی روشنی اس

پر پڑ گئی اور وہ فوری طور پر پگھل کر زمین میں جذب ہو گیا۔۔۔ اور اب وہاں کی مٹی کھودی جا رہی ہے۔!"

"تم نے اچھی خبر سنائی ہے۔!"

"دوسرے انڈوں کے بارے میں کیا حکم ہے۔؟"

"بس اتنا ہی کافی ہے۔ انہیں محفوظ رکھو! دوسری بار وہ فلیش گن کی روشنی اُس پر پڑنے دیں گے اور پول کھل جائے گی۔!"

"یہ بات تو ہے مادام۔۔۔!"

"انہیں الجھا لینے کے لئے اتنا ہی کافی ہے! دوسری بات! میں آج رات کو باہر جانا چاہتی ہوں۔ چھوٹا نے گراز تیار رکھنا۔۔۔!"

"بہت بہتر مادام۔۔۔!"

"تم میرے ساتھ رہو گے۔۔۔!"

"عزت افزائی مادام۔۔۔!"

پورشیا نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر ٹہلنے لگی۔!

تھوڑی دیر بعد دوبارہ فون پر نمبر ڈائیل کیے تھے۔!

"ہیلو۔۔۔!" دوسری طرف سے آواز آئی "سوا کازی بول رہا ہے۔!"

"مشامبا اور لوتھر بارج غائب ہو گئے ہیں۔ غالباً اُس اسپاٹ پر نہیں پہنچے جہاں تم نے انہیں بھیجا تھا۔!"

"وہ اس اسپاٹ پر نہیں پہنچے تو راستے ہی میں کہیں گھیر لئے گئے ہوں گے۔ لیکن ہمیں ابھی تک کوئی ایسی اطلاع نہیں پہنچی جس سے اُن کا گرفتار کر لیا جانا ثابت ہوتا ہو۔!"

"مشامبا کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔؟"

"میں اس سوال کا مطلب نہیں سمجھا محترمہ۔" دوسری سے آواز آئی۔

"کیا وہ تنظیم سے غداری کر سکتا ہے۔!"

"میری دانست میں تو وہ ایسا نہیں ہے۔ اگر پکڑا بھی گیا تو کچھ ظاہر کر دینے پر مجبور نہیں ہو گا۔!"

"اُن دونوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ میں نہیں چاہتی کہ مشامبا کسی کے ہاتھ لگے۔ اس لئے اُسے پناہ گاہ کی طرف روانہ ہو جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ بہر حال اوہ۔۔۔ کیا تمہیں علم ہے کہ اس اسپاٹ کے سارے محافظ مار ڈالے گئے۔!"

"تب پھر ہو سکتا ہے کہ مشامبا سرکاری آدمیوں کے ہتھے چڑھ گیا ہو۔ اور اسپاٹ کی نشاندہی بھی کر دی ہو۔ ورنہ وہاں کسی دشمن کے پہنچنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اُن دونوں کی لاشیں مرنے والوں میں شامل نہیں ہیں تو پھر وہ دونوں سرکاری تحویل ہی میں ہوں گے۔!"

✱

لوتھر بارج کو بالآخر رسی کی بندشوں سے نجات مل گئی اور اُس نے عمران سے کہا "سرنگ میں لڑنے سے قبل تم سبھوں کو سیاہ فام بننا پڑے گا۔!"

"اس کی کیا ضرورت ہے۔!" ریٹا بولی۔

"مجھے بھی بننا پڑے گا۔!" لوتھر نے کہا۔

"مچھروں اور حشرات الارض سے بچاؤ کے لئے۔!" عمران بولا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم جانتے ہو۔!" لوتھر چونک کر اُسے گھورنے لگا۔

"اسی بناء پر اس مہم پر نکلا ہوں۔!" عمران سر کو اثباتی جنبش دے کر بولا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔ وضاحت کرو۔۔۔!" ریٹا نے عمران کے شانے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"وہ ایک ایسا سیاہ پینٹ ہے جس سے حشرات الارض دور بھاگتے ہیں۔ کیپٹن مشامبا پر بھی اس کا ایک کوٹ کیا جائے گا۔ جیمسن اور جوزف بھی نہیں بخشے جائیں گے۔ ویسے بے فکر رہو۔ لہٰذا اُس کی صفائی بھی ہو سکے گی۔!"

"شائد تم یہ بھی جانتے ہو کہ صفائی کیسے ہو سکے گی۔"

"میں جانتا ہوں۔۔۔!"

"تب پھر تمہاری معلومات ہم سے بھی زیادہ ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی صفائی کس طرح ہوتی ہے۔!" لوتھر نے حیرت سے کہا۔

ریٹا اور سارہ دور جا کر سرگوشیاں کرنے لگیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے یہ تجویز انہیں قطعی پسند نہ آئی ہو۔

لوتھر عمران کی طرف دیکھنے لگا اور عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "عورتیں کسی حال میں بھی اپنا حلیہ بگاڑنا پسند نہیں کرتیں۔ لیکن مجبوری ہے۔ اس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ لیکن ان کے سنہرے بالوں کا کیا ہوگا۔!"

"جسم کا کوئی حصہ بھی اگر اس پینٹ سے خالی رہا تو اسی جگہ خوفناک مچھروں کی یلغار ہو جائے گی۔ اس لئے سر کی جلد بھی خالی نہیں چھوڑی جا سکتی۔ بالوں کی رنگت سیاہ ہو جائے گی لیکن وہ بھی بعد میں صاف ہو جاتے ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔!"

بہر حال وہ دونوں بڑی مشکل سے اس پر آمادہ ہوئی تھیں۔ اس طرح سات سیاہ فام آدمی سرنگ میں اترے تھے۔!

خاصی کشادہ اور صاف ستھری سرنگ تھی اور انہیں پیدل نہیں چلنا پڑا تھا۔ ایک بڑی سی ٹرالی میں بیٹھ گئے تھے۔ جو میٹر گیج کی ایک ریلوے لائن پر دوڑتی رہی تھی۔۔۔۔ سرنگ میں یہ لائنیں دو طرفہ بچھی ہوئی تھیں۔ غالباً ایک ٹریک واپسی کی تھی۔ سرنگ کے دونوں کناروں پر یہ تھیں اور ان کے درمیان اتنی جگہ خالی تھی کہ اس پر سے ایک بڑا ٹرک بہ آسانی گذر سکتا تھا۔

ریٹا اور اس کے ساتھی حیرت سے اس انتظام کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ آخر شیپرو بولا۔ "تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔!"

"ہالی ووڈ کی سائینس فکشن فلموں کا سا خواب۔!" عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"آخر انہوں نے کتنے عرصے میں یہ سب کچھ کر لیا ہوگا اور کس طرح کیا۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔!"

"یہ تنظیم ایسی ہی ہے۔!" عمران بولا۔

"اور ہم پانچ افراد اس سے ٹکرانے چلے ہیں۔" شیپرو بھنا کر بولا۔ "خود کشی صد فیصد۔۔۔"

"خاموش رہو۔!" ریٹا غرائی۔

"غلط تو نہیں کہہ رہا۔" سارہ بول پڑی۔ "موسیو الاؤئی موران میری سمجھ سے باہر ہیں۔ یا دیو جانس کلبی کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں یا پھر کنفیوشس کی نسل کے آدمی ہیں۔!"

"دونوں باتیں غلط ہیں۔!" عمران نے کہا۔ "میں چنگیز خان کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں۔"

"تب تو پھر ٹھیک ہے دیوانگی اور وحشیانہ پن ورثے میں پایا ہوگا۔!" سارہ نے کہا۔ "بالکل ٹھیک ہے لیکن ہم۔۔۔!"

"سارہ خاموش رہو۔۔۔!" ریٹا پھر بولی۔

"مادام ریٹا بہت سمجھدار ہیں۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "وہ اچھی طرح جانتی ہیں ایک بہت بڑی فوج بھی ان لوگوں سے نپٹنے کے لئے ناکافی ہوگی۔!"

"اس کے باوجود بھی پانچ افراد۔۔۔!" شیپرو جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا۔

"لیکن مجھے امید ہے کہ مسٹر الاؤئی موران کچھ نہ کچھ کر گذریں گے۔" لوتھر بولا۔

"مجھے بھی کچھ عرض کرنے کی اجازت ہے یور میجسٹی۔۔۔!" دفعتاً جیمسن نے کہا۔

"ضرور۔۔۔ ضرور۔۔۔!" "تم بھی کیوں خاموش رہو۔۔۔!"

"کیا ان لوگوں کو اس کا علم نہیں ہو سکتا کہ سرنگ میں کس قسم کے لوگ سفر کر رہے ہیں۔ ساری لاشیں ہم کھلے میدان میں چھوڑ آئے تھے۔!"

"تم نے ڈھنگ کا سوال کیا ہے۔" عمران بولا۔ "میں نے محض موسیو شیپرو کی وجہ سے اس قسم کا کوئی سوال بہ آواز بلند نہیں کیا تھا۔!"

"تو اب سوال قائم ہو گیا ہے۔!" شیپرو نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"جواب یہ ہے مسٹر شیپرو کہ زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ ہم مر جائیں گے اور ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ پھر کچھ بھی ہوا کرے۔ کیا فرق پڑتا ہے۔!"

"یقین کرو دوستو کہ ہم ایک دیوانے کے پیچھے چل پڑے ہیں۔!"

"شیپرو۔۔۔!" ریٹا نے پھر اسے للکارا۔

مشاما شروع ہی سے خاموش بیٹھا رہا تھا۔ اب بھی کچھ نہ بولا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسے احساس ہی نہ ہو کہ اس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔ ٹرالی زیادہ تیز رفتار نہیں تھی۔ لیکن اس کی بے آواز تھی۔

"ہاں۔۔۔!" جوزف نے کہا۔ "میں نے اپنے پاکٹ ٹرانسسٹر ریڈیو پر ایک حیرت انگیز خبر سنی۔ اس وقت جب میں چٹانوں کے درمیان بیٹھا راستے کی نگرانی کر رہا تھا۔!"

"کیا خبر تھی.....؟"

"مہاڈا کے قریب ایک حیرت انگیز انڈہ دریافت ہوا ہے..... بڑی طاقتوں کی جائزہ ٹیم وہاں پہنچ گئی تھی..... انڈہ اتنا بڑا تھا کہ اس میں سے ایک انسانی سر جھانک رہا تھا۔ ایسا چہرہ..... جس پر زیبرا کی سی دھاریاں تھیں.....؟ انڈے کا کچھ حصہ ٹوٹا ہوا تھا اسی سے وہ چہرہ جھانک رہا تھا۔"

"بکواس مت کرو..... زیبرا کی مادہ انڈے نہیں دودھ دیتی ہے۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے بات تو پوری کرنے دو۔ یہ ایک حیرت انگیز خبر ہے۔" ریٹا بولی۔

"تم ان چکروں میں پڑنے کی بجائے اپنا ایمبش ڈیٹکٹر نکالو..... بلکہ سیٹ کر کے سامنے رکھ لو۔"

"مجھے یقین نہیں آتا کہ ہم اتنی آسانی سے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔" عمران نے کہا۔

"مجھے بھی یقین نہیں ہے۔" لوتھر بارج بول اٹھا۔

ٹرالی تیز رفتاری سے مسافت طے کر رہی تھی۔ سرنگ میں گھٹن کا ذرہ برابر بھی احساس موجود نہیں تھا اور مرکری ٹیوب لائٹ کی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ یہ روشنی سرنگ کی دونوں اطراف کے اوپری جوڑوں سے پھوٹ رہی تھی۔

"ہاں! تم کیا کہہ رہے تھے؟" اشیپرو نے جوزف کو مخاطب کیا۔ "انڈے میں زیبرا مین کا چہرہ تھا!"

"ہاں..... لیکن وہ دیکھتے ہی دیکھتے پگھل کر زمین میں جذب ہو گیا۔" جوزف نے بے دلی کے لہجے میں کہا۔

"ریڈیو کی خبر ہے؟" اشیپرو نے سوال کیا۔

"ہاں مسٹر!"

"میں نے اسے کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا۔" جیمسن بولا۔

"میں اسے جھوٹا تو نہیں کہہ رہا.....!"

"ہو سکتا ہے زیبرا مین کی مادہ کا انڈہ ہو.....!" عمران نے خیال ظاہر کیا۔

"تم تو ایسے معاملات میں بولا ہی نہ کرو.....!" سارہ جھک کر آہستہ سے اس کے کان میں بولی۔

"تم کہتی ہو تو اب نہیں بولوں گا۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ اس اسپاٹ سے منزل مقصود تک راہ میں کتنے اسپاٹ اور ہیں.....!"

"تین اسپاٹ.....!" لوتھر بولا۔

"تب تو ہمیں اطمینان سے کہیں بیٹھنا چاہئے.....؟"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو.....؟" اشیپرو بولا۔

"یہی کہ ہم کہیں نہ کہیں ضرور گھیر لیے جائیں گے۔!"

"اور وہ اس سفر کا آخری مرحلہ ہو گا۔!" اشیپرو ہنس کر بولا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم اس مہم پر آنے کے لئے آمادہ کیوں ہو گئے تھے۔!"

"مجھے اس کی نوعیت کا علم نہیں تھا میں اس قسم کا فیلڈ ورکر نہیں ہوں۔!"

"محترمہ ریٹا..... میں اس کے لئے کیا کروں.....!" عمران نے دردناک لہجے میں سوال کیا۔

"او..... سوری عمران..... تمہارا خیال درست تھا..... یہ دیکھو ڈیٹکٹر کیا بتا رہا ہے۔!" ریٹا اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے بولی۔

"او..... سوئی تو اسی سمت اشارہ کر رہی ہے، جدھر ہم جا رہے ہیں۔!" عمران نے جھک کر اس پر نظر جماتے ہوئے کہا۔ وہ ٹرالی پر رکھا ہوا تھا۔

"ٹرالی روک دو لوتھر.....!" ریٹا بولی۔

"یہ تو اگلے اسپاٹ ہی پر رکے گی۔!" لوتھر نے کہا۔

"کیا مطلب.....؟" عمران چونک کر اسے گھورنے لگا۔

"یہ چلائی جا سکتی ہے، روکی نہیں جا سکتی۔ ہر اسپاٹ پر پہنچ کر خود بخود رکتی ہے۔!"

"اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہمیں ہر حال میں اگلے اسپاٹ پر رکنا پڑے گا۔!"

"ہاں ایسی بات ہے! الیکٹرک سے چلتی ہے! جیسے ہی کسی اسپاٹ پر پہنچتی ہے خودکار نظام کے تحت کرنٹ منقطع ہو جاتا ہے! پھر آگے کیلئے کرنٹ اسی اسپاٹ سے ملتا ہے۔"

"گویا اگر اس اسپاٹ کے لوگ نہ چاہیں تو ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔؟"

"تمہارا خیال درست ہے۔!"

"تو پھر بچاؤ کی کیا صورت ہو گی۔!"

"میں ہوں تمہارے ساتھ..... تم اس کی فکر نہ کرو۔" لوتھر نے کہا۔

"لیکن مشامبا، تم کچھ نہیں بول رہے۔!" عمران بولا۔

"میں کچھ سن ہی نہیں رہا۔ میں تو صرف یہ سوچ رہا ہوں کہ کم از کم کتنے افراد کو
مرنا چاہیے۔؟"

"یہ ٹرالی اگلے اسپاٹ پر رکے گی۔؟"

"ہاں رکے گی تو......؟"

"وہاں ہم گھیرے بھی جا سکتے ہیں! جو کچھ بھی ہوا ہے اس سے تنظیم اب تک آگاہ ہو گئی۔!"

"میں تم سے متفق ہوں۔!"

"تو پھر تم کیا کرو گے اگر گھیر لیے گئے۔!"

"مارا اور مارا..... اس وقت تک مارتا جب تک خود نہیں مر جاتا۔!"

"اس سے کیا فائدہ..... آٹھ دس کو مار دینے سے افریقہ ان لوگوں کے شر سے تو
نہیں ہو سکے گا۔!"

"میری عقل کام نہیں کر رہی تم ہی کچھ سوچو۔!" مشا مبا بولا۔

"بہت دیر سے معلوم ہوا ہے مجھے کہ ٹرالی کی نوعیت کیا ہے۔؟"

"تم خود تو فکر کر رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے جز اسپاٹ سے کس طرح نکالا
مجھے ہی تو مشا مبا کو وہاں تک پہنچانا تھا۔!" لوتھر نے عمران کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"تم بھی سب کی طرح کالے ہو گئے ہو۔! وہ تمہیں پہچانیں گے کس طرح۔!" عمران
سوال کیا۔!

"کوڈ نمبر سے......!"

"مشا مبا کا بھی کوئی کوڈ نمبر ضرور ہو گا۔ لیکن ہم کس کھاتے میں جائیں گے۔!" عمران نے

"اچانک ٹرالی ایک جھٹکے کے ساتھ رک گئی اور عمران جلدی سے اردو میں بولا۔ "تم
پوری طرح تیار رہنا۔ سفید سور نے ہمیں دھوکا دیا ہے۔!"

دفعتاً اوپر سے ایک لفٹ آئی اور ٹرالی کی راہ میں حائل ہو گئی۔ ساتھ ہی لفٹ کے اندر سے
کسی نے کہا تھا۔ "اپنی شناخت ظاہر کرو۔!"

"زیڈ..... ایل..... سکس ٹین.....!" لوتھر بولا۔

"موسم کیسا ہے۔!" لفٹ سے آواز آئی۔ لیکن قبل اس کے کہ لوتھر کچھ کہتا عمران کا مشین
ل اس کی کمر سے جا لگا...... وہ چونک کر ڈھیلا پڑ گیا۔

"موسم کیسا ہے۔!" لفٹ سے پھر آواز آئی۔

"خ..... خوش گوار ہے۔!" لوتھر ہکلایا۔ "راستہ دو۔!"

"ساتھیوں کے کوڈ نمبر......؟" آواز پھر آئی۔

"زیڈ..... ایل..... سکسٹی سیون..... اور دوسرے مزدور ہیں۔"

"مزدوروں کو یہیں چھوڑ کر آگے بڑھ جاؤ.....!" آواز آئی۔

"یہ..... ساتھ جائیں گے.....!" لوتھر پھر ہکلایا۔

"پر سے حکم آیا ہے کہ تم دونوں کے علاوہ اور کسی کو آگے نہ جانے دیا جائے۔!"

"تم بکواس کر رہے ہو۔!" مشا مبا دھاڑتا ہوا اٹھ گیا۔ "احکامات اس طرح نہیں بدلا کرتے۔!"

"حالات کے ساتھ احکامات بھی بدل جایا کرتے ہیں سکسٹی سیون۔!" اس بار نسوانی آواز
علی عمران! تم اپنا مشین پستول لوتھر کی کمر سے ہٹا لو۔ تم سب موت کی زد پر ہو۔!"

"تم بہت سمجھدار معلوم ہوتی ہو۔!" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ "اگر کسی مرد نے اس قسم
ہوتا تو ہرگز قبول نہ کرتا۔ لیکن تمہیں میرا نام لینے کا مشورہ کس نے دیا تھا۔!"

ان کا نام سن کر ریت کی طرح چونکی تھی اور پھر اس کی آنکھوں میں ایسا تاثر نظر آیا تھا
شت پر زور دے رہی ہو۔

"ارا نام لینے میں کیا قباحت ہے۔!"

"ل کی آب و ہوا میں کھٹکنے لگتا ہے۔!"

"نے کہا تھا کہ مشین پستول ہٹا لو.....!"

"ٹا لیا۔!"

"ہ کہ تم اسے استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرو گے۔!"

"تم سب بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دو۔!" عمران نے طنزیہ لہجے میں اپنے ساتھیوں سے

"اس اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی.....!" عورت کی آواز آئی۔ "تم لوگ چشم زدن

میں اس قابل بھی نہ رہ جاؤ گے کہ ہاتھ پیر ہلا سکو.....!"

اور ٹھیک اُسی وقت اوپر سے لفٹ پر تیز قسم کی روشنی پڑی..... عجیب سا سناٹا اُن کے ذہن پر طاری ہو گیا۔ ایسا معلوم ہو تا تھا جیسے وہ اب اپنے اعضاء کو جنبش بھی نہ دے سکیں گے۔ اضمحلال لمحہ بہ لمحہ بڑھتا رہا اور پھر وہ بالکل ہی بے سدھ ہو گئے۔ اُن کی آنکھیں کھلی ضرور تھیں۔ لیکن منجمد سی ہو کر رہ گئی تھیں۔ گویا وہ روشنی سخت طاری کر دینے والی تھی۔

* * *

مشامبا اس کے سامنے دم بخود کھڑا تھا۔ اُسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اتنی خوبصورت عورت بھی کبھی نظروں سے گزری ہو۔ سفید فام ہی تھی۔ لیکن مشامبا کو ابھی تک تو اس پر غصہ آیا تھا۔ وہ اُسے خاموشی سے دیکھے جا رہا تھا۔ اور اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خاموشی سے اس کے خیالات پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو!

"کیپٹن مشامبا....!" وہ بالآخر بولی۔ "مجھے تم وہ کہانی سنا سکتے ہو جو سنانے والے تھے!"

"میں کوئی کہانی نہیں سنانا چاہتا۔!"

"کچھ کہو..... یوں خاموش نہ کھڑے رہو!"

"تمہیں علم ہے۔ سب کچھ جانتی ہو۔ لوتھر بارج نے تمہیں بتایا ہوگا۔!"

"جو کچھ اس نے کہا ہے۔ وہی تم کہہ دو۔" عورت بولی۔

"اس نے یہ کہا ہوگا کہ وہ حقیقتاً تمہارا وفادار ہے۔ قیدیوں سے وقتی طور پر مصالحت تھی۔ مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ دھوکے سے ان پر قابو پایا جائے۔!"

"ہاں! میں یہی جانتی ہوں۔!"

"لیکن میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ مجھے تنظیم سے نفرت ہو گئی ہے۔!"

"غلط فہمی کی بناء پر وقتی غصہ ہے۔ کل تک ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ کیپٹن مشامبا ہم اس طرح حکومت کرنا چاہتے ہیں کہ اس پر ایک ہی حکومت ہو۔ ہم بڑی طاقتوں کو یہاں سے نکا چاہتے ہیں۔ ہمارا اصل مقصد ایک عالمی حکومت کا قیام ہے۔ اس طرح ہم مستقبل کی

کو رد کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں نہ یہ مبارک قدم افریقہ ہی اٹھائے۔!"

"اتنی بڑی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں..... میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ تم لوگوں نے ہمیں بیوقوف بنا کر.....!"

"نہیں.....!" وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔ "ایسا نہ کہو..... حکمت عملی کو بیوقوف بنانا مت کہو۔ اس طرح ایک بار پھر ہم نے تمہیں مذہب سے قریب کر دیا ہے۔ تمہاری وفاداریاں قربان گاہ سے وابستہ کر دی ہیں۔ اتنے تھوڑے وقت میں اسی حکمت عملی کی بناء پر بہترین نتائج نکلے ہیں۔!"

"یعنی تھوڑے سے وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بیوقوف بنایا جا چکا ہے۔"

"کیپٹن مشامبا.....!" وہ تیز لہجے میں بولی "تم ہم سے اختلاف رکھنے کے باوجود بھی ہمارے لئے کام کرنے پر مجبور ہو پھر کیوں نہ ہم سے متفق ہو کر خوش دلی سے کرو.....!"

"بس تو پھر اس سلسلے میں کچھ کہنا سننا ہی بے کار ہے..... میں تمہارے لئے کام کرنے پر مجبور ہوں لیکن تم سے متفق نہیں ہو سکتا.....!"

"ایسے لوگوں سے اس قسم کی مشقت لی جاتی ہے کہ وہ زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔"

مشامبا نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لئے شانوں کو جنبش دی۔

"اسے لے جاؤ۔!" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔ دو مسلح آدمی مشامبا کے پیچھے آ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس کو اس کمرے میں پہنچا دیا جہاں دوسرے قیدی رکھے گئے تھے لیکن ان میں لوتھر بارج نہیں تھا۔ وہ شروع ہی سے ان کے ساتھ نہیں رکھا گیا تھا۔ مشامبا کو بھی الگ ہی رکھا گیا تھا جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا۔ عمران کے علاوہ اور سب اس کے گرد اکٹھا ہو گئے۔!

"تم کہاں تھے.....؟" ربانا نے سوال کیا۔

"ایک کمرے میں..... لوتھر نے دھوکا دیا..... مسٹر عمران کا خیال صحیح تھا۔!"

"تو اس کا نام سچ مچ علی عمران ہے.....!"

"ہاں..... یہی نام ہے.....!"

"جنوبی ایشیا سے آیا ہے۔!"

"یہ میں نہیں جانتا....." مشامبا نے کہا "وہ عورت مجھے باور کرانے کی کوشش کر رہی تھی

کہ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ محض حکمت عملی تھی۔ اُسے فریب دہی نہیں کہا جا سکتا۔ اس طرح جلد از جلد ہمیں قربان گاہ کی طرف متوجہ کر لیا گیا۔ جسے ہم جدیدیت کا شکار ہو کر فراموش کر بیٹھے تھے۔!

"تم ہم میں کس حیثیت سے واپس آئے ہو۔؟"

"بدستور قیدی کی حیثیت سے کیونکہ میں اُسے فرار ہی کہتا رہا تھا۔؟"

"اب کیا ہوگا۔؟"

"وہ کہہ رہی تھی کہ میں اس کے لئے کام کرنے پر بہر صورت مجبور ہوں۔ اس کی آئیڈیالوجی سے متفق ہوں یا نہ ہوں۔ متفق نہ ہونے کی صورت میں مجھ سے ایسے کام لئے جائیں گے کہ میں اپنی زندگی سے بیزار ہو جاؤں گا۔؟"

"بڑی اچھی خبر سنائی تم نے....!" عمران اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بولا۔ اور اسی کے قریب آ کھڑا ہوا۔

"کیا اچھائی ہے اس خبر میں۔!" اسٹیچرو نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ وہ بہر حال زندہ رہے گا۔!" عمران بولا۔ پھر اس نے مشابہا سے پوچھا "کیا وہ عورت تھی جس کی آواز فلٹ سے آ رہی تھی۔؟"

"آواز سے تو وہی معلوم ہوتی تھی....؟"

"کیسی تھی....!"

"اتنی حسین عورت میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی....!"

"حلیہ بتاؤ....!"

"حلیہ.... حلیہ....!" مشابہا ناک بھوں پر زور دیتا ہوا بولا۔ پھر مایوسانہ انداز میں سر کو خفیف جنبش دے کر رہ گیا!

"یعنی بس وہ بہت خوبصورت تھی لیکن اس کے خدوخال کی بناوٹ تمہارے ذہن سے محو ہو چکی ہے۔!"

"تم شاید ٹھیک ہی کہہ رہے ہو۔ میں اس کا حلیہ بیان نہ کر سکوں گا.... عجیب چیز تھی۔!"

"اور وہ اسی عمارت میں موجود ہے۔!"

"یہیں موجود ہوتی تو میں اس سے گفتگو کس طرح کرتا۔" مشابہا جھنجھلا کر بولا۔

"معاف کرنا میرے دوست۔!" عمران دردآمیز لہجے میں بولا۔ "اس عورت کا ذکر سن کر ے حواس کھو بیٹھتا ہوں۔!"

ریٹا اور سارہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اُسے دیکھنے لگیں۔!

"کیا تم اُسے جانتے ہو۔!" اسٹیچرو نے سوال کیا۔

"وہ.... وہ....!" عمران کانپتی ہوئی سی آواز میں بولا "وہ خون بن کر میری رگ رگ میں ڑتی ہے....!"

"کس کی بات کر رہے ہو....!" ریٹا آخر پوچھ بیٹھی۔

"اسی کی جس کو لوگ گھنٹوں دیکھتے ہیں لیکن حلیہ یاد نہیں رکھ سکتے۔!"

"وہ کون ہے....؟"

"ی.... تھری.... بی....!"

"نہیں....!" ریٹا اچھل پڑی۔

مران پھر اسی گوشے میں جا بیٹھا جہاں سے اٹھ کر آیا تھا۔!

"تم بار بار اس کے نام کی تصدیق کیوں کر رہی ہو۔؟" سارہ نے ریٹا سے پوچھا۔ آواز سرگوشی ے نہیں بڑھی تھی۔

"وہ تم شاید اسے نہیں جانتیں! مجھے یقین ہے کہ ہمارے محکمے کا سربراہ اس سے لاعلم تھا۔!"

"س سے لاعلم تھا۔!"

"ی سے کہ اس آدمی کے ساتھ ہمیں کام کرنا پڑے گا۔!"

"خرابی ہے اس میں....!"

"ا ہی خطرناک آدمی ہے۔ ایس ڈی سی ای کے کئی بہترین دماغ اس کی وجہ سے ناکارہ ... اور عورت تو مجھے کبھی نہیں بھولے گی جو اس کی وجہ سے اٹلی میں پاگل ہو گئی تھی۔ ایڈالاوا ہیں یاد ہی ہو گا۔!"

"وہ.... تو یہ وہ آدمی ہے....!" سارہ اچھل پڑی.... چند لمحے عمران کی طرف دیکھتی لی۔ "نہیں مجھے یقین نہیں آتا۔ صورت سے ایسا لگتا ہے جیسے ماں باپ بچپن ہی میں مر

گئے ہوں۔!"

"پی۔ تھری۔ بی کو مختلف ملکوں میں متعدد بار شکست دے چکا ہے۔!"

"تب تو وہ اسے ہرگز زندہ نہیں چھوڑے گی۔ اب آیا ہے اس کی گرفت میں۔!"

"ہو..... ختم کرو..... یہ سوچو کہ ہمارا کیا حشر ہونے والا ہے۔!"

سارہ کچھ نہ بولی۔ اُدھر جوزف اور جیمسن عمران کے قریب جا بیٹھے تھے اور ان کے د سرگوشیاں شروع ہو گئیں تھیں۔!

ٹھیک اسی وقت کمرے کی محدود فضا میں ایک آواز گونجی جو ان میں سے کسی کی نہ تھی۔

"غور سے سنو قیدیو۔!" کوئی کہہ رہا تھا۔ آواز مردانہ تھی۔

"غور سے سنو قیدیو! اپنے ذہنوں میں مایوسی کو راہ نہ دو۔ ہم مجرموں کو سزا نہیں د انہیں کام کے آدمی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تمہیں آج سے زیرو لینڈ کی شہریت عطا ہو جاتی ہے۔ تم وہاں ضرور پہنچو گے۔ جہاں پہنچنا چاہتے تھے۔ لیکن تمہارے دلوں میں ہوگا۔ تمہارے تخریبی رجحانات ہمیشہ سلب کر لئے جائیں گے۔ فی الحال بے فکر ہو گذارو۔!"

اس طویل گفتگو کے اختتام میں عجیب سا سناٹا چھا گیا۔ وہ خاموشی سے ایک د شکلیں دیکھے جا رہے تھے۔ عمران ریتا کو آنکھ مار کر مسکرایا۔ وہ جھنجھلا کر دوسری طرف دیکھ

"پوری عمارت بجنگ معلوم ہوتی ہے۔!" شیپرو آہستہ سے بولا۔

"سارا کھیل برقی توانائی کا ہے۔" مشامبا نے کہا۔

"تو وہ ہمیں اس مقام تک خود ہی پہنچائیں گے جہاں سے طیارے جاتے کے نے کہا۔

"پتہ نہیں کس مقام پر لے جائیں گے۔ لیکن اب جانوروں کی طرح زندگی بسر ک ہو جاؤ.....!" مشامبا نے کہا۔

"کک..... کیا مطلب.....؟"

"بیگار کے مزدوروں کی طرح تمہیں دن رات کام کرنا پڑے گا اور وہ وقت جائے گی۔!"

اس دوران میں عمران پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر مشامبا کے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔ شیپرو کے کچھ کہنے سے قبل بولا۔ "دشمنوں کو فوری طور پر مار ڈالنے کے قائل نہیں ہیں بلکہ وہ ان سے ایسے کام کرتے کرتے مر جاتے ہیں۔ اس طرح وہ گولیوں کے دام بھی وصول کرتے ہیں۔!"

"سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔!" شیپرو بھنا کر بولا "اگر تم مسٹر مشامبا کی بات مان لیتے تو ہم کوما میں ہوتے اور شائد اب تک دار السلام بھی پہنچ چکے ہوتے۔!"

"اسے بھول جاؤ..... موسیو شیپرو..... وہ محض بلف تھا۔ موقع پاتے ہی میں تم سبھوں کو مار ڈالنے کی کوشش کرتا۔!" مشامبا نے زہر خند کے ساتھ کہا۔

ریتا اور سارہ بھی ان کے قریب پہنچ گئی تھیں۔!

"تم نے سنا۔!" سارہ ریتا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

"سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا ہو گا۔!" ریتا نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

"مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔ اپنی عقل استعمال کرو۔ میں تو تم لوگوں کے چکر میں پڑ کر مفت میں مارا گیا۔!"

"تم شائد ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تمہیں تو وہ لوگ ہرگز نہیں بخشیں گے۔!"

"کیا دم نکل آئی ہے میرے۔!"

ریتا بھنا کر کچھ کہنے ہی والی تھی کہ دروازہ کھلا اور دو آدمی باہر کھڑے نظر آئے جن کے ہاتھوں میں اسٹین گنیں تھیں۔!

"خواہ مخواہ۔!" عمران ہاتھ نچا کر بولا۔ "اب ان کی کیا ضرورت ہے جب ہم زیرو لینڈ کے قیدی بنا لئے گئے ہیں۔ ان اسٹین گنوں کے بغیر بھی ہم تمہاری سنیں گے۔!"

"ان پر اعتراض نہ کرو۔!" وہی آواز پھر سنائی دی جو کچھ دیر پہلے ان کے لئے جاں بخشی کا وائی تھی۔!

"یہ اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اسی طرح ان کے ساتھ چل پڑو اگر تم نے امن پسندی کا ثبوت دیا تو تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔!"

ان دونوں کے اشارے پر وہ ایک ایک کر کے اس کمرے سے نکلے اور ایک لائن میں کھڑے ہو گئے۔ پھر وہاں سے ایک بڑے کمرے میں لائے گئے۔ یہاں نشستوں کی ترتیب سے ایسا معلوم

ہوتا تھا جیسے کمرہ مشاورت ہو۔ اُن سے بیٹھنے کو کہا گیا۔ سامنے چھوٹا سا اسٹیج تھا۔

وہی آواز پھر آئی۔ "خوش آمدید دوستو۔ یہ نئے شہریوں کی درسگاہ ہے۔ تم یہاں ایک معلوماتی فلم دیکھو گے جس کا عنوان "زیبرا مین" ہے۔"

ریٹا اور سارہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئیں۔ جوزف عمران اور جیمسن ساتھ بیٹھے تھے۔ دفعتاً ہلکی سی سرسراہٹ سنائی دی اور اسٹیج والی دیوار پر ایک اسکرین نمودار ہوئی۔ پھر عقب سے پروجیکٹر چلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔ اسکرین پر بڑے بڑے حروف میں زیبرا مین لکھا ہوا نظر آیا۔۔۔۔ حروف دھندلکے میں مدغم ہو گئے۔۔۔۔ اور اسی دھندلکے سے ایک منظر ابھرا۔

کسی گھنے جنگل کا منظر تھا جو آہستہ آہستہ اسکرین پر پھیلاؤ اختیار کرتا رہا۔ جگہ جگہ مختصر سی جھونپڑیاں دکھائی دیں۔ پھر نیم برہنہ جنگلیوں کی ٹولیاں نظر آئیں۔۔۔۔ اور ساتھ ہی کمنٹری شروع ہو گئی۔ "یہ وہ علاقہ ہے جہاں وانظیری قبائل آباد ہیں۔۔۔۔ راستے اتنے دشوار گزار ہیں کہ ہم سے پہلے کسی مہذب آدمی کے قدم یہاں نہیں پہنچے اور نہ یہ وانظیری ہی مہذب دنیا تک پہنچ سکے۔ ان پر قابو پانا مشکل تھا۔ لہٰذا ان کے علاقوں میں سب سے پہلے زیبرا مین بھیجا گیا۔۔۔۔"

مبصر خاموش ہو گیا۔ فلم چلتی رہی۔۔۔۔ اسکرین پر زیبرا مین دکھائی دیا۔ جو بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ کر گراتا جا رہا تھا۔ وانظیری قبائل اس سے خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

مبصر کی آواز پھر آئی۔

"اس کا مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ وانظیریوں کو قابو میں کر کے انہیں اپنے کارآمد بنایا جائے۔ کچھ وانظیری خائف ہو کر مہذب لوگوں کی طرف بھاگنے۔ ہم نہیں چاہتے تھے کہ ایسا ہو۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ وانظیری زیبرا مین کی برتری تسلیم کر لیں اور جہاں ہیں وہیں رکے رہیں۔ یہ بے حد دشوار کام تھا۔۔۔۔ انہیں کس طرح سمجھایا جاتا کہ زیبرا مین سے بھاگنے کی بجائے اس کے آگے سر جھکائیں۔ اس کے لئے ہمیں کچھ نقلی وانظیری لانے پڑے جو مہذب دنیا سے فراہم کئے گئے تھے۔ انہوں نے زیبرا مین کی پوجا شروع کر دی اور زیبرا مین ان کی خوراک کے لئے بڑے بڑے ہاتھی شکار کرنے لگا۔ بس ان نقلی جنگلیوں کی دیکھا دیکھی اصلی وانظیری بھی راہ پر لگ گئے اور وہی کرنے لگے جو ہم چاہتے تھے۔ آہستہ آہستہ ہم انہیں اپنا

کے قابل بناتے رہے اور اب وہ ہمارے لئے دن رات انتھک محنت کر رہے ہیں۔۔۔۔"

اسکرین پر وانظیری درخت کاٹتے اور پتھر توڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پھر منظر بدلا۔۔۔۔ یک انگلو نما بہت بڑی عمارت تعمیر ہو رہی تھی۔ وانظیری اس کیلئے کام کر رہے تھے اور زیبرا مین ان کی نگرانی کر رہا تھا۔ پھر منظر بدلا اور زیبرا مین پہاڑ سے بڑے بڑے پتھر لڑھکاتا ہوا نظر آیا۔

مبصر کی آواز پھر آئی۔

"یہ مقصد ہے زیبرا مین کی تخلیق کا۔ مہذب دنیا کو زیبرا مین کے بارے میں کچھ بھی نہ علوم ہو سکتا اگر کچھ وانظیری خوفزدگی کے عالم میں جنگل سے فرار نہ ہو گئے ہوتے۔ ہم قطعی ہیں چاہتے تھے کہ زیبرا مین کی پبلسٹی ہو۔ اور ہم خاموشی سے اپنا کام کرتے رہیں۔ یاد رکھو! ہم یہ ب کچھ اس لئے کر رہے ہیں کہ زمین سے فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے اور یہ اسی صورت میں کن ہے جب سارے بنی نوع انسان ایک ہی نظریہ حیات کو تسلیم کریں۔ کیونکہ فتنہ و فساد کی صل وجہ نظریات کا تضاد اور اختلاف ہے۔ اگر ایک ہی نظریہ حیات پر سب متفق ہو جائیں تو دنیا ت بن جائے گی۔ اس کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں گورے کالے کا فرق جائے گا اور وہ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے اپنی منزل کی طرف گامزن ں گے۔ ہماری ایجادات حیرت انگیز ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہم نے مسٹر علی عمران کے تعاون پے ایک انتہائی چونکن حربے کا تجربہ کیا تھا۔ ہم مسٹر علی عمران کے بے حد شکر گزار ہیں۔ س حربے کا تجربہ کرنے کے لئے دس عدد جنگی طیارے کہاں سے فراہم کرتے۔۔۔۔ ہم تو اپنے ے تباہ کرنے سے رہے۔ زیرو لینڈ کا سرمایہ بہت قیمتی ہے اور احتیاط سے صرف کیا جاتا ہے۔ حال مسٹر علی عمران کی کوششوں کے نتیجے میں متوازیہ کی ہوائی فوج کے دس عدد طیارے۔۔۔۔ پ خود ہی ملاحظہ فرمائیے۔۔۔۔"

صر کے خاموش ہوتے ہی اسکرین پر منظر بدل گیا! پھر اس نیلگوں آسمان پر کیمرہ حرکت تا۔۔۔۔ دفعتاً طیاروں کا شور سنائی دیا۔ اور دس عدد طیارے اسکرین پر دکھائی دیئے اور مبصر کی آئی۔ "اب دیکھئے کہ یہ طیارے ایک ایک کر کے کس طرح غائب ہوتے ہیں۔ وہ دیکھئے ایک ارہ۔۔۔۔ وہ دوسرا۔۔۔۔ وہ تیسرا۔۔۔۔ وہ چوتھا۔۔۔۔ وہ پانچواں۔۔۔۔"

کرین پر ایک ایک طیارہ غائب ہوتا رہا۔ پھر آخر میں ایک ہی رہ گیا۔۔۔۔"

مبصر کی آواز آئی۔

"بس یہی بیچ کر واپس کیا تھا ہم نے اسے جلا نہیں کیا تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ اس حیوان کا پمفلٹ ہماری دھمکی بڑی طاقتوں تک پہنچا دے۔ بہت بہت شکریہ مسٹر علی عمران.....!"

فلم رک گئی اور کمرہ دوبارہ روشن ہو گیا۔ عمران ہونقوں کی طرح ایک ایک کی شکل دیکھے جا رہا تھا۔ جیمسن کی نظر مشامبا کی طرف گھوم گئی۔ اس کے دانت بھینچے ہوئے تھے۔ آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں اور اس قہرناکی کا رخ عمران ہی کی طرف تھا۔ جیمسن نے جوزف کو اس کی طرف متوجہ کیا ہی تھا کہ مشامبا عمران کو گھونسہ دکھا کر غرایا "تو یہ ہے تمہاری اصلیت۔"

جوزف اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اور مشامبا کی طرف دیکھ کر بولا۔ "اگر کسی نے میرے باس کو بری نظر سے دیکھا بھی تو میں اس کی گردن نرخرے سمیت جسم سے کھینچ لوں گا۔!"

"اوہ نہیں.....!" عمران آہستہ سے بولا۔ "بیٹھ جاؤ..... یہ لوگ اتنے احمق نہیں ہیں کہ اس الزام کو سچ سمجھ لیں گے۔!"

"میں جانتا ہوں..... اچھی طرح جانتا ہوں۔!" مشامبا سر ہلا کر بولا۔

"کیا جانتے ہو۔!" عمران نے پوچھا۔

"مپانڈا کے قریب تم ہی بیہوش پڑے ملے تھے۔!"

"اس سے کیا ہوتا ہے..... کیا ثابت کرنا چاہتے ہو.....!"

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مپانڈا کے قریب کبھی کوئی ہڈیوں کا ایسا ڈھانچہ نہیں ملا تھا جس کے قبضے میں کسی قسم کی تصویریں رہی ہوں۔!"

"تو پھر یہ جنرل کیوکا کا بھوت رہا ہوگا۔ مجھ سے کیوں الجھ رہے ہو۔ ویسے یہ حرکت اسی سالے کی ہے کہ فلم کے ختم ہوتے ہی تم لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑو۔!" اس نے خاموش ہو کر ریتا کی طرف دیکھا اور بولا "تمہیں یاد ہوگا میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس سفر کے دوران میں تم لوگ میرے خلاف شکوک و شبہات میں مبتلا ہوتے رہو گے۔!"

"کیونکہ..... تھری..... بی تم سے نفرت کرتی ہے۔!" ریتا نے طنزیہ لہجے

اور عمران طویل سانس لے کر رہ گیا۔ تھری بی ایسا ہی وار کر گئی تھی کہ دفاع کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

"مشامبا.....!" اس نے کھنکار کر کہا۔ "تم یہی کہنا چاہتے ہو ناکہ میں بھی زیرو لینڈ

ں۔!"

"ہاں..... میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔" مشامبا میز پر ہاتھ مار کر بولا۔

"ضرور کہو۔ میں مزید صفائی پیش نہیں کروں گا۔!"

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔!"

"کیوں بھونک رہا ہے۔!" جوزف غرایا۔

"تو اپنا دماغ ٹھنڈا رکھ جوزف۔ یہ شخص قاتل اور تم ذہنی حالت سے دوچار ہے۔!"

"مجھ پر رحم نہ کھاؤ۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔!"

یتا اور اس کے ساتھی وہیں موجود تھے..... جیمسن نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن وہ دونوں آدمی کہیں نہ دکھائی دیے۔ جو انہیں اس کمرے تک لائے تھے۔!

"کیا اب ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔!" ریتا نے کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ شائد وہ بھی انہی سلح آدمیوں کو تلاش کر رہی تھی۔

"وہ دونوں کہاں گئے۔!" اس نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہ تو نہیں جانتا..... لیکن ان کی عدم موجودگی کی وجہ ضرور بتا سکوں گا۔!" عمران بولا۔

انے ناگواری سے منہ پھیر لیا۔ لیکن سارہ بولی۔ "کیا وجہ ہے؟۔"

"وہ اس لئے ہٹا دیے گئے ہیں کہ تم لوگوں کو مجھ پر اچانک ٹوٹ پڑنے میں آسانی ہو۔!"

شامبا نے پھر دانت پیسے۔ اور بولا "تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔!"

"اس..... بس.....!" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "اپنے قومی جذبات کا بہت زیادہ مظاہرہ ..... خدا کی قدرت..... کل کا غدار..... آج کا محب وطن..... کیا ان کے دونوں ساتھی ان غداری کا شکار نہیں ہو چکے۔ ان کے کی گولو کے میدان میں اترنے کی صد فیصد ذمہ ہی پر عائد ہوتی ہے۔!"

"اس معاملے کا ذکر نہ کرو.....!" ریتا نے کہا "ہم قطعی غیر جانبدار رہنا چاہتے ہیں۔!"

"اس طرح چھ افراد کے درمیان تم بالکل تنہا رہ گئے ہو۔!" عمران مشامبا کی طرف دیکھ کر

"مجھے اس کی قطعی پروا نہیں ہے۔!"

وفعتاً کمرے کی روشنی دوبارہ بجھ گئی۔ اور اسکرین روشن ہو گیا۔ پھر وہی زیر اثین۔۔۔ اس
اس کی کارکردگی تفصیل سے دکھائی جارہی تھی۔ کہیں وہ کام کرنے والے جنگیوں کی نگرانی کر
تھا کہیں بڑے بڑے اور بہت وزنی کارٹونز ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پہنچا رہا تھا۔ اور
اچانک وہ کسی خوابگاہ میں ایک بستر کے قریب کھڑا نظر آیا۔ اور پھر بستر پر سونے والے شخص کو
اپ دیکھ کر ہر فرد اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ خود اس کی بھی یہی حالت ہوئی تھی جس کا کلوز اپ لیا

"خدا غارت کرے۔۔۔۔!" عمران اردو میں بڑبڑایا۔ کیونکہ یہ خود اسی کی اپنی تصویر تھی۔
بے خبر سو رہا تھا اور زیر اثین سینے پر ہاتھ باندھے مودبانہ کھڑا اس کے بیدار ہونے کا منتظر تھا۔

"اب کہو کہ یہ فوٹو گرافی کا کمال ہے۔!" مشاھیا کی آواز کمرے میں گونجی۔ لیکن عمران
خاموش ہی رہا۔!

کمرے میں پھر روشنی ہو گئی۔ فلم ختم ہو چکی تھی۔ ایک بار پھر وہ سب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
عمران کو دیکھنے لگے۔ لیکن عمران شانوں کو جنبش دے کر بولا "اگر تم لوگ جھگڑا ہی کرنا چاہتے ہو تو
میں تیار ہوں۔۔۔۔!"

کوئی کچھ نہ بولا۔ جوزف اور جیمسن پہلے سے زیادہ چاق و چوبند نظر آنے لگے تھے۔ لیکن
تو مشاھیا نے بھی خاموشی اختیار کر لی تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ زیرولینڈ میرا ذاتی مسئلہ بھی ہے۔!" عمران نے ریتا کو مخاطب

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔!" ریتا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ تم خواہ مخواہ انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔!" جوزف جھلا کر بولا
بات ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔!"

عمران اٹھ گیا۔ جوزف اور جیمسن بھی اٹھے۔ لیکن وہ چاروں بیٹھے رہے۔ کمرے
راہداری میں پہنچ کر عمران ان کی طرف مڑا۔۔۔ اور آہستہ سے بولا "سیدھے اسی کمرے
جہاں سے ہم لائے گئے تھے۔!"

انہوں نے سروں کو جنبش دی اور اس کے پیچھے چل پڑے۔ عمارت پر سناٹا طاری تھا
لگتا تھا جیسے وہاں ان کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو کمرے میں پہنچ کر عمران نے اونچی آواز

"تم لوگوں کو میری کہانی یاد ہو گی کہ کس طرح میں سنگ ہی سے لڑتا رہا ہوں

یا وہ منظر میری بیہوشی ہی کے کسی مرحلے پر فلم بند کیا گیا ہو گا۔!"

"لیکن اس کا مقصد واضح نہیں ہوا اور جیمسن۔ آخر وہ کہنا کیا چاہتے ہیں۔!"

"میں بتا تو چکا ہوں۔ تحریر یا بڑی ستم ظریف ہے۔ ہمیں آپس میں لڑا کر محظوظ ہونا چاہتی
ہو۔۔۔۔ لیکن نہیں ٹھہرو۔۔۔۔!" عمران یک بیک خاموش ہو گیا۔ پھر وہ تیزی سے
کی طرف جھپٹا اب وہ پھر اسی کمرے کی طرف جا رہا تھا جہاں فلم دیکھی تھی۔

جوزف اور جیمسن بھی اس کے پیچھے تھے۔۔۔۔ کمرہ خالی پڑا تھا۔۔۔۔ وہ چاروں نظر نہ آئے۔ اس
بعد انہوں نے پوری عمارت چھان ماری لیکن نہ وہ چاروں مل سکے اور نہ وہیں کا کوئی فرد دکھائی
پوری عمارت خالی پڑی تھی اور باہر نکلنے کے سارے دروازے بند تھے۔ دیواروں کے اندر میکانکی
پر سرکنے والے فولادی دروازے۔ جنہیں توڑا بھی نہیں جا سکتا تھا۔!

"یہ کیا چکر ہے باس۔!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"کاش پہلے ہی عقل آ جاتی۔!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔

"کچھ بتاؤ بھی تو۔۔۔۔!"

"تم مقصد پوچھ رہے تھے۔!" عمران نے جیمسن سے کہا۔ "اب سنو۔ مجھے یقین کامل ہے کہ
فرانسیسی واپس بھجوا دیے جائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ گوما ہی بھیجے جائیں۔ کیونکہ جنرل کیو
مقیم ہے۔ اگر انہوں نے جنرل کیو کو ان دستاویزی فلموں کے بارے میں بتا دیا تو جانتے ہو کیا
"

"کک۔۔۔۔ کیا ہو گا۔!"

"میں زیرولینڈ کا ایجنٹ قرار دے دیا جاؤں گا۔ بات ہمارے ملک تک پہنچے گی۔ اور پھر۔۔۔۔
تو۔۔۔۔!"

"اور ہم جنگل میں پہنچا دیے جائیں گے۔ بن جائیں گے زیرولینڈ کے شہری اور دوبارہ اپنی
پہنچنے کی بجائے جنگل ہی میں مر کھپ جائیں گے۔!" جیمسن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اور مشاھیا کا کیا ہو گا باس۔!" جوزف نے سوال کیا۔

"اسے واپس نہیں بھیجا جا سکے گا۔ وہ خود ہی نہ جانا چاہے گی۔ کیونکہ اس پر غداری کا الزام ثابت
ہے۔!"

"تب تو ہم واقعی دشواری میں پڑ گئے ہیں۔!"

"اوہ... دیکھا جائے گا۔!" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"سچ مچ ہماری پوزیشن خراب ہو گئی ہے۔!" جیمسن بولا! "جنرل کیو اسے حقیقت ہی سمجھے گا کیونکہ وہ آپ ہی کی فراہم کردہ معلومات سے متاثر ہو کر اپنے نو عدد طیارے تباہ کرا چکا ہے۔ یا پلٹ دیا ہے۔ تقریباً سارے...!"

"ہم اس لئے آئے تھے کہ ان لوگوں کے درمیان چھپے ہوئے غداروں کو بے نقاب کریں۔ لیکن اب ہم بھی انہی میں شامل کئے جائیں گے۔!"

"بہت برا ہوا باس۔!" جوزف بولا۔

"اب بے بس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس صورت حال سے بھی نپٹ لیا جائے گا۔ شروع ہی سے دعویٰ کرتی ہے کہ مجھے زیرولینڈ کا شہری بنا کر ہی دم لے گی اور میں اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دینے کا عہد کرتا آیا ہوں۔ لہٰذا ان میں سے کوئی نہ کوئی حادثہ ہو کر ہی رہے گا۔"

"خدا کی پناہ...!" جیمسن کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولا "ذرا میرے آرٹسٹک جذبات والے باس کو دیکھئے۔ کیا یہ پتھر توڑنے کے قابل ہیں۔!"

"ہو سکتا ہے تمہیں زیرولینڈ کی نوکری نصیب ہو جائے۔!"

"اپنے لئے بھی کوئی عہدہ منتخب کر لو مسٹر عمران۔!" وہی آواز پھر آئی۔ "ورنہ تمہیں واپس بھجوا دیئے جائیں گے تاکہ جنرل کیو کو تمہاری حیثیت سے آگاہ کر سکیں۔ تم خود تصور کرو۔ کیا اس کے بعد تم جنگل سے واپسی کی ہمت کر سکو گے۔!"

"یار تم جو کوئی بھی ہو سامنے آؤ۔ آخر اکڑ کیوں رہے ہو۔!"

"ہم احکامات کے پابند ہیں۔ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ورنہ تمہاری یہ خواہش ضرور پوری کی جاتی۔!" نادیدہ آدمی کی آواز آئی۔

"ہمیں کب تک یہاں رہنا پڑے گا۔!" عمران نے سوال کیا۔

"جب تک کوئی حکم نہ آئے۔!"

"کیا حکم دینے والا یہاں سے جا چکا ہے...؟"

"اس سوال کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا۔" آواز آئی۔

"میں اس عورت کی بات کر رہا ہوں جس نے شامیا سے کچھ دیر گفتگو کی تھی۔!"

"میں اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔!"

"پھر ہماری یہاں سے روانگی کا حکم کون دے گا...؟"

"ہیڈ کوارٹر سے حکم آئے گا۔ میں اس مخصوص فرد کو نہیں جانتا جو حکم دے گا۔!"

"اچھا تو اب اور کتنی دیر تک دماغ چاٹو گے...؟"

"اب تم میری آواز نہیں سنو گے۔ ویسے ایک وارننگ دے رہا ہوں۔ راہِ فرار تلاش کرنے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔!"

"اور اگر کوشش کر ہی ڈالی تو کیا ہوگا۔!"

"تمہاری ہڈیوں تک کا پتہ نہیں چلے گا۔ بے بسی کی موت مر جاؤ گے۔!"

"کھانے پینے کا کیا انتظام ہے... بھوک خاصی چمک اٹھی ہے۔!"

"کچن تلاش کر لو وہاں سب کچھ موجود ہے۔!"

"شکریہ اب تم آرام کرو۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔ اور جیمسن کو آنکھ مار کر مسکرایا بھی...! آواز پھر نہیں آئی تھی... وہ جانتے تھے کہ کچن کہاں ہے... کچھ ہی دیر پہلے جب وہ ان چاروں کو تلاش کرتے پھر رہے تھے، کچن بھی دیکھ لیا تھا لیکن اس وقت وہاں میز پر گرما گرم کھانوں کی قابیں موجود نہیں تھیں۔

"کمال ہے۔!" جیمسن ایک قاب کا ڈھکنا اٹھاتا ہوا بولا "آثار اچھے ہیں... زیرولینڈ کی شہریت مہنگی نہیں پڑے گی۔!"

"بوتلوں کے بارے میں بھی پوچھ لیتے باس...!" جوزف گلوگیر آواز میں بولا۔!

"تو خود ہی دوڑ کر پوچھ آ...!"

پھر انہوں نے کھانا شروع کر دیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عمران نے محسوس کیا جیسے ہاتھ پیروں کی جان نکل گئی ہو۔ جوزف اور جیمسن نے بھی ہاتھ روک لئے تھے اور خلاء میں گھورے جا رہے تھے۔ گویا کھانے میں کسی ایسی شے کی آمیزش تھی جس نے ان کے اعصاب کو مفلوج کر دیا تھا۔ عمران نے اٹھنا چاہا۔ لیکن جنبش بھی نہ کر سکا۔ کچھ بولنا چاہا تو حلق سے آواز بھی نہ نکلی... نکلتی کیسے ہونٹ تک تو ہلے نہیں تھے۔!

تھوڑی دیر بعد وہی دونوں آدمی کچن میں داخل ہوئے جو انہیں [illegible] اٹھا کر پروجیکشن روم میں لے گئے تھے۔ عمران سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سمجھ بھی رہا تھا۔ لیکن ہاتھ پیر نہیں ہلا سکتا تھا۔ دونوں نے اس کی بغلوں میں ہاتھ دے کر اٹھایا اور ٹانگا ٹولی کر کے راہداری میں لائے۔ یہاں تین عدد مریضوں والی کرسیاں پہلے سے موجود تھیں۔ ایک پر عمران کو بٹھا کر کچن میں واپس چلے گئے..... پھر یہی برتاؤ جوزف اور جیمسن کے ساتھ بھی ہوا۔!

جوزف اور جیمسن کی کرسیاں دونوں آگے دھکیل لے گئے۔ عمران نے انہیں کرسیوں سمیت اسی راہداری کے ایک کمرے میں داخل ہوتے دیکھا! عمران کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہوتی جا رہی تھیں اور کانوں پر سیٹیاں سی بج رہی تھیں۔ اور پھر وہ گہری نیند سو گیا۔

دوبارہ آنکھ کھلی تو آسمان نظر آیا۔ چمکیلی دھوپ دکھائی دی۔ لیکن یہ کیا..... کیا وہ فضا میں اڑ رہا ہے۔ بوکھلا کر اٹھ بیٹھا..... جوزف اور جیمسن قریب ہی پڑے ہوئے نظر آئے۔ پھر بات جلد ہی سمجھ میں آ گئی۔ وہ کسی کیبل کار میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف سفر کر رہا تھا۔ اتنی بڑی اور کشادہ کیبل کار پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ کسی ریلوے ٹرین کا ڈبہ معلوم ہوتی تھی۔ اس نے کھڑکی سے سر نکال کر نیچے دیکھا اور سرد سی لہر ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی۔ ہزاروں فٹ کی گہرائی نظر آ رہی تھی۔

اس نے جوزف اور جیمسن کو جھنجھوڑنا شروع کیا۔ اور بالآخر وہ دونوں بھی اٹھ بیٹھے۔!

"ارے..... ارے..... یہ کیا.....!" جیمسن بوکھلا کر بولا۔

"کیبل کار میں سفر ہو رہا ہے۔!"

"اف فوہ... ہم شائد مفلوج ہو گئے تھے۔!" جیمسن نے کہا اور زور زور سے ہاتھ ہلانے لگا۔!

"اب تو ٹھیک ہے۔!" وہ اپنے بازوؤں اور کلائیوں کا جائزہ لیتا ہوا بولا۔!

کیبل کار رکی تھی اور اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا تھا۔

"اترو... میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔!" عمران نے دونوں سے کہا۔

"سوچ لو اچھی طرح باس۔!" جوزف نے کہا۔ "شائد ہم جنگل میں پہنچ گئے ہیں۔!"

"میں اسے آپریٹ کر کے واپس بھی لے جا سکتا ہوں۔!" جیمسن نے کہا۔

"ایسی کوشش بھی نہ کرنا۔!" کیبل کار کے ایک اسپیکر سے آواز آئی۔ "ورنہ کار سمیت تمہارے پرخچے اڑ جائیں گے۔ چپ چاپ اتر جاؤ۔ زیرو لینڈ کا انڈسٹریل یونٹ تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔!"

وہ چپ چاپ اتر گئے۔ اور حیران نگاہوں سے گرد و پیش کا جائزہ لینے لگے۔ کسی پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے تھے۔ لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ انجن دوسری جانب کی ڈھلان پر لڑھکتا ہے یا آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔

"برے پھنسے۔!" جیمسن کراہا۔

"بکواس مت کرو..... نیچے اترنے کا راستہ تلاش کرو۔!" عمران بولا۔

"نن..... نیچے تو گھنا جنگل ہے..... اوم..... مجھے شیر کی دہاڑ قطعی پسند نہیں آتی۔!"

"ادھر سے باس۔!" جوزف نے ایک جانب اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے۔!" عمران نے کہا اور جیمسن کی گدی پکڑ کر بولا۔ "اب کھسکو بھی.....!"

ختم شد